دوسرا حصہ

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام ابواب	صفحہ نمبر
۲۸	غور و فکر	237
۲۹	عقل	247
۳۰	علم	260
۳۱	علماء	282
۳۲	علماء کے روپ میں بھر وپئے	286
۳۳	ولی	296
۳۴	مرشد	302
۳۵	وسیلہ	304
۳۶	الہام	307
۳۷	غیب کا علم	311
۳۸	اعوذ۔ تعوذ	314
۳۹	سحر۔ جادو	317
۴۰	ذکر	321
۴۱	تسبیح	324
۴۲	تقوے	332
۴۳	اعمال صالح	346
۴۴	صراط مستقیم	367
۴۵	تقلید	376
۴۶	جہالت	388
۴۷	اللہ کی مشیت	392
۴۸	من یشاء	402
۴۹	ان اللہ علی کل شیءقدیر	409
۵۰	رضائے خداوندی	412
۵۱	تقدیر	430
۵۲	توکل	448
۵۳	لا الہ الا اللہ	455
۵۴	اللہ کے قوانین	468
۵۵	سنت اللہ	475
۵۶	اللہ اور انسان کا تعلق	478
۵۷	مغفرت	485

غور و فکر

مادہ : ف ک ر

فَکَرَ ، اَفْکَرَ ،فکَّرَ ، تَفَکَّرَ فِیْہِ کے معنی ہیں کسی چیز یا معاملہ میں اطمینان سے اور ایک خاص ترتیب کے ساتھ غور کرنا اور عقل و نظر سے کام لینا اور اس سے صاف نتیجہ اخذ کرنا۔

قرآن حکیم میں دیکھئے کہ غور و فکر پر کس قدر زور دیا گیا ہے وہ اپنے ہر دعوے کو دلیل و بُرہان کے ساتھ پیش کرتا اور اسے فکر و تدبر کے بعد ماننے کی تاکید کرتا ہے۔

غور و فکر بجائے خویش ایک عمل ہے جس میں ذہن کو بڑی محنت و مشقت کرنا پڑتی ہے غور و فکر سے زندگی کی نئی نئی راہیں سامنے آتی ہیں جنہیں حرکت و عمل سے طے کیا جا سکتا ہے لیکن بے عمل قوم اس سے گھبراتی ہے اور اندھی تقلید ہی میں عافیت سمجھتی ہے۔

غور و فکر سے بھاگنے کی اصل وجہ تو یہی ہوتی ہے لیکن انسان کی خوئے بہانہ سازی اسے سلف صالحین کا اتباع قرار دیکر جھوٹے اطمینان کا موجب بنا دیتی ہے۔

جو قوم غور و فکر سے محروم رہ جاتی ہے وہ انسانیت کی سطح سے گر کر حیوانوں کی سطح پر آجاتی ہے کیونکہ انسان اور حیوان میں فرق ہی یہ ہے کہ انسان کو غور و فکر کی استعداد دی گئی ہے اور حیوان اس سے محروم ہے لہٰذا ہم اسلاف کے غور و فکر کے نتائج سے مستفید تو ہو سکتے ہیں لیکن ان کا غور و فکر

ہمارے لئے حرف آخر نہیں ہو سکتا کہ اس سے اختلاف کو الحاد و بے دینی قرار دیا جائے۔

زمانہ کی علمی اور فکری سطح ہر لحظہ بلند ہوتی رہتی ہے۔ لہٰذا ہر آنے والی نسل سابقہ نسل سے عمل و فکر میں آگے ہوتی ہے اور قرآن حکیم چونکہ قیامت تک کے انسانوں کیلئے ضابطۂ حیات ہے لہٰذا اس پر مسلسل غور و فکر ہوتے رہنا ضروری ہے کیونکہ قرآن حکیم نے جو غور و فکر کا حکم دیا ہے وہ کسی خاص زمانہ کے انسانوں تک محدود نہیں ہے وہ تمام زمانوں کے انسان کے لئے یکساں حکم ہے لہٰذا جس طرح ہم سے پہلے گزرے ہوئے لوگ (اسلاف) غور و فکر کے مکلّف تھے۔ اسی طرح ہم پر بھی غور و فکر لازم ہے اگر ہم غور و فکر نہیں کرتے اور اسلاف کے غور و فکر کو ہی کافی سمجھتے ہیں تو یہ روش قرآن حکیم کے احکام کی واضح خلاف ورزی ہے۔

اللہ کے لئے رُک جاؤ اور پھر معاملات پر غور کرو

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ	کہو میں تمہیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ
اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ	اللہ کے لئے اپنی موجودہ روش سے رُک جاؤ
مَثْنٰى وَفُرَادٰى	اور پھر معاملات پر اجتماعی اور انفرادی طور پر
ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۳۴/۴۶	غور کرو، سوچو۔

دنیا کے معاملات پر بھی غور کرو اور آخرت کے معاملات پر بھی

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ	اللہ اپنے قوانین اس وضاحت سے اس لئے بیان کرتا ہے
لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ فِى الدُّنْيَا	تاکہ تم غور و فکر سے کام لو دنیا کے معاملات میں بھی
وَالْاٰخِرَةِ ط ۲/۲۱۹-۲۲۰	اور آخرت کے معاملات میں بھی۔

اللہ نے اپنے قوانین کو دُہرا دُہرا کے بیان کیا ہے تاکہ لوگ ان پر غور کریں

اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ	دیکھو کہ ہم اپنے قوانین کو کس طرح مختلف پہلوؤں سے سامنے

لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ۝ ٦/٦٥ — لاتے ہیں تاکہ لوگ ان پر غور و فکر کریں اور صحیح صحیح معنی اخذ کرسکیں۔

ہمارے نازل کردہ ضابطۂ قوانین کو نوعِ انسان پر واضح کردو تاکہ وہ اس پر غور و فکر کریں

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۭ
وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ
لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ
وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ١٦/٤٤

ہم نے رسولوں کو واضح دلائل اور قوانین دیکر بھیجا تھا اسی طرح تمہاری طرف بھی یہ ضابطۂ قوانین نازل کیا گیا ہے لہٰذا اللہ نے جو کچھ نازل کیا ہے وہ نوعِ انسان پر واضح کردو تاکہ وہ اس پر غور و فکر کریں۔

مثالیں بیان کرنے کا مقصد غور و فکر کی دعوت دینا ہے

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ
لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ٥٩/٢١

لوگوں کے سامنے یہ مثالیں اس لئے بیان کی جاتی ہیں تاکہ وہ غور و فکر سے کام لیں۔

قوانین فطرت پر غور کرنے کی دعوت

وَهُوَالَّذِي مَدَّ الْاَرْضَ
وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ
وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ
اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

غور کرو کہ اللہ نے کس طرح زمین کو پھیلا دیا ہے اور اس میں پہاڑ بنا دیئے ہیں اور ان سے دریاؤں کا سلسلہ جاری کیا ہے اور ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے پیدا کئے ہیں اور اس کے قانون کے مطابق رات کی تاریکی دن کی روشنی کو ڈھانپ لیتی ہے ان تمام امور میں ہمارے قوانین کی نشانیاں موجود ہیں

لِقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ۝ ۱۳/۳	ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

پانی کے برسنے، درختوں اور فصلوں کے اُگنے پر غور و فکر کی دعوت

ھُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّکُمۡ	وہی ہے جس نے آسمان سے تمہارے لئے پانی برسایا
مِّنۡہُ شَرَابٌ وَّمِنۡہُ شَجَرٌ	جسے تم پیتے ہو اور اس سے جنگل بھی پیدا ہوتے ہیں جہاں
فِیۡہِ تُسِیۡمُوۡنَ ۝ یُنۡۢبِتُ لَکُمۡ بِہِ الزَّرۡعَ	تم اپنے مویشی چراتے ہو اسی پانی سے وہ تمہارے لیے کھیتیاں اگاتا ہے
وَالزَّیۡتُوۡنَ وَالنَّخِیۡلَ وَالۡاَعۡنَابَ	اور زیتون، کھجور اور انگور وغیرہ
وَمِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ	اور طرح طرح کے دوسرے پھل پیدا کرتا ہے دیکھو
اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً	ان تمام امور میں ہمارے قوانین کی نشانیاں موجود ہیں
لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ۝ ۱۶/۱۰-۱۱	ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

اللہ کے قانون رزّاقیت پر غور و فکر کی دعوت

وَاَوۡحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحۡلِ	تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھی کے اندر جبلی طور پر
اَنِ اتَّخِذِیۡ مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا	یہ رہنمائی رکھ دی ہے کہ وہ چھتے بنائے پہاڑوں میں درختوں
وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعۡرِشُوۡنَ ۝	میں اور ان مصنوعی گھروں میں جو اس غرض سے بنائے جاتے ہیں
ثُمَّ کُلِیۡ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ	اور پھر ہر طرح کے پھولوں اور پھلوں کا رس چوستی پھرے
فَاسۡلُکِیۡ سُبُلَ رَبِّکِ ذُلُلًا ؕ	اور اللہ کے قانونِ ربوبیت کے تجویز کردہ راستے پر چلتی جائے
یَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِہَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُہٗ	اس کے اندر سے مختلف رنگوں کا رس (شہد) نکلتا ہے
فِیۡہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ	جس میں لوگوں کیلئے غذائیت کے علاوہ شفاء بھی ہے

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً	ان تمام امور میں ہمارے قوانین کی نشانیاں موجود ہیں
لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ○ ۶۹۔ ۱۶/۶۸	ان لوگوں کیلئے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

اہلِ فکر و نظر جو ہر وقت قوانینِ خداوندی پر غور و فکر کرتے رہتے ہیں

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	تخلیق کائنات میں
وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّھَارِ	اور دن رات کی گردش میں اہل فکر و نظر
لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ○	کیلئے قوانین خداوندی کی بڑی نشانیاں ہیں یہ لوگ
الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ	زندگی کے ہر گوشے میں ان قوانین کو اپنے سامنے رکھتے ہیں اور
قِیَامًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِھِمۡ وَیَتَفَکَّرُوۡنَ	کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہوئے ان قوانین پر غور و فکر کرتے رہتے ہیں
فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ	اور تخلیق کائنات پر غور و فکر کے بعد پکار اٹھتے ہیں کہ
رَبَّنَا مَاخَلَقۡتَ ھٰذَا بَاطِلًا ۚ ۱۹۱۔ ۳/۱۹۰	پروردگار آپ نے یہ سب کچھ بے مقصد اور بے کار نہیں بنایا۔

تسخیر کائنات پر غور و فکر

وَسَخَّرَلَکُمۡ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ	اللہ نے تمہارے تابع تسخیر کر دیا ہے
وَمَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا مِّنۡہُ ؕ	ہر اس چیز کو جو آسمانوں اور زمین کے اندر موجود ہے
اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ	بلا شبہ ان امور میں اللہ کے قوانین کی نشانیاں موجود ہیں
لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ○ ۴۵/۱۳	ان لوگوں کیلئے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

حیاتِ انسانی پر غور فکر کی دعوت

وَھُوَالَّذِیۡۤ اَنۡشَاَ کُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وہی ہے جس نے تمہاری زندگی کی ابتدا ایک جرثومۂ حیات

فَمُسْتَقَرٌّ	سے کی پھر یہ قافلۂ حیات منزل بہ منزل بڑھتا،
وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ	ارتقائی منازل طے کرتا، مقام آدمیت تک پہنچ گیا۔ اس
قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ	سلسلہ میں ہم نے اپنے قوانین کو اس قدر نکھار کر بیان کر دیا ہے
لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝ ۶/۹۸	ان لوگوں کے لئے جو سوچ سمجھ سے کام لیتے ہیں۔

ازدواجی زندگی کے معاملات پر غور و فکر کی دعوت

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ	اللہ کے قوانین میں سے ہے کہ اس نے تم میں سے ہی
لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا	تمہارے رفیق حیات بنا دیئے
لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا	جن کی رفاقت سے تم تسکین قلب حاصل کرتے ہو
وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ	اور تمہارے درمیان ایک دوسرے
مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ	کے لئے محبت ورحمت کے جذبات رکھ دیئے گئے
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ	ان امور میں قوانینِ خداوندی کی نشانیاں موجود ہیں
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ ۳۰/۲۱	ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

فلسفۂ موت وحیات پر غور و فکر کی دعوت

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ	اللہ کے قانون کے مطابق انسانی شعور معطل ہو جاتا ہے
حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ	موت کی صورت میں اور نیند کی حالت میں موت کی صورت
فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ	میں تو یہ شعور واپس اپنے طبعی جسم میں نہیں جاتا لیکن نیند
وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ	سے بیداری کے بعد ایک مدت معینہ کیلئے واپس چلا جاتا ہے
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ	دیکھو ان امور میں ہمارے قوانین کی نشانیاں موجود ہیں

لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ ۳۹/۴۲ — ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

افرادِ معاشرہ کو معاشی ضمانت دینے والے نظام پر غور و فکر

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ — کیا تم میں سے کوئی اس طرح کے حالات کو پسند کرے گا کہ
اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ — اس کے پاس کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ — جسے سیراب کرنے کے لئے اس میں نہریں جاری ہوں
لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ — اور کثرت سے پھل آتا ہو جس پر اس گھرانے کی گذران ہو
وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ — پھر جب باغبان بوڑھا ہو جائے اور بچے اسکے ابھی چھوٹے
فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ — ہوں کہ ایسے میں جھلسا دینے والی ایک آندھی چلے جو باغ کو تباہ و
نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۭ — برباد کر کے رکھ دے سوچو اگر ایسا نظام موجود نہ ہو جو ان حالات
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ — میں انکے سروں پر ہاتھ رکھ لے تو اس گھرانے کا کیا بنے گا اللہ
لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ۲/۲۶۶ — اپنے قوانین اسی لیے اتنی وضاحت سے بیان کرتا ہے کہ تم غور و فکر کرو۔

تم قرآن میں غور و تدبّر کیوں نہیں کرتے

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ — دیکھو تم نے اگر نظامِ خداوندی سے روگردانی شروع کر دی
اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ — تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ دنیا میں فساد کی حالت پیدا ہو
وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝ — جائیگی اور معاشرہ میں نفسا نفسی پھیل جائے گی اور اسطرح
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ — سے تم اپنے آپ کو اللہ کی عنایات سے محروم کر لو گے

فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ۝	اور تمہاری غور و فکر کی صلاحیتیں سلب ہو کر رہ جائیں گی
اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ	کیا تم قرآن میں غور و تدبر نہیں کرتے ہو
اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ۝	کیا تمہارے ذہنوں پر قفل لگ گئے ہیں یاد رکھو جو
اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ	لوگ قرآنی تعلیمات سے اسطرح پیٹھ پھیر لیں بعد اسکے
مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ	کہ انہیں اس قدر واضح رہنمائی مل چکی تھی تو ہوتا یہ ہے کہ
الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ	انکے مفاد پرستانہ جذبات انکی مفاد پرستیوں کو بڑا خوشنما بنا کر
وَاَمْلٰى لَهُمْ ۝۲۵۔ ۴۷/۲۲	دکھاتے ہیں اور انہیں طرح طرح کی فریب انگیز امیدوں میں
	الجھائے رکھتے ہیں۔

دنیاوی زندگی کی بے ثباتی پر غور و فکر کی دعوت

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	دنیاوی زندگی کی مثال یوں سمجھو
كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ	جیسے ہم نے بادلوں سے بارش برسائی
فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ	تو اس سے ہر طرح کی نباتات زمین سے اُگ آئیں
مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ	جو انسانوں اور مویشیوں کیلئے خوراک کا کام دیتی ہیں
حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ	اور زمین پھول و پھل کی
زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ	آرائش سے مزین ہو کر پر بہار ہو گئی اور کھیت والوں
وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ	نے سمجھا کہ اب فصل ہمارے قابو میں آگئی ہے کہ اتنے
اَتٰهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا	میں رات یا دن کے کسی حصہ میں ہمارے قانون کی ایک گردش آئی
فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا	اور وہ سب کچھ بیخ و بن سے اکھڑ کر یوں ہو گیا

كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ　جیسے وہاں کچھ تھا ہی نہیں اسی طرح
كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ　سے اللہ اپنے قوانین و حقائق کھول کر بیان کرتا ہے
لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ ۱۰/۲۴　ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں۔

اس قوم کی حالت پر غور کرو جسکی کیفیت زبان لٹکائے ہانپنے والے کتے کی سی ہو گئی

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ　اس قوم کا حال بیان کرو جسے ہم نے
اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا　اپنے قوانین دیئے وہ ان پر عمل پیرا بھی ہوئی لیکن پھر
فَانْسَلَخَ مِنْهَا　ایسا ہوا کہ وہ ان قوانین کے حلقہ سے صاف نکل گئی
فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ　اور انفرادی مفاد پرستیوں کے شیطانی چکر میں پھنس گئی
فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۝　لہٰذا سیدھے راستہ سے بھٹک گئی، ہم چاہتے تھے کہ اپنے
وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا　قوانین کے ذریعہ سے اسے عروج وارتقاء کی بلندیوں پر لے جائیں
وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ　لیکن وہ اپنے جذبات کی پیروی میں پستیوں سے ہی چمٹ کر رہ
فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ　گئی اور اس کی حالت اس کتے کی سی ہو گئی
اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ　جو ہر حال میں زبان لٹکائے ہانپتا ہی رہتا ہے یہ مثال
ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ　اس قوم کی ہے جس نے ہمارے قوانین کو عملاً جھٹلا دیا
فَاقْصُصِ الْقَصَصَ　لہٰذا انہیں ان کی عبرت ناک داستان سناؤ
لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ۷/۱۷۵-۱۷۶　ہو سکتا ہے وہ اس پر غور و فکر کریں۔

زبان سے ایمان کا دعویٰ اور عمل سے خلاف ورزی کرنیوالے سوچ سمجھ سے عاری ہیں

وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ　جو لوگ زبان سے ایمان کا دعویٰ اور عمل اس کے خلاف

لَایَفۡقَهُوۡنَ ۝ ۶۳/۷ کرتے ہیں وہ ایسے لوگ ہیں جو سوچ سمجھ سے کام نہیں لیتے۔

فتح و شکست کا انحصار سوچ سمجھ سے کام لینے نہ لینے پر ہے

اِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ عِشۡرُوۡنَ دیکھو حق و باطل کے ٹکراؤ میں اگر تمہارے بیس افراد بھی

صٰبِرُوۡنَ صبر و استقامت والے ہوئے

یَغۡلِبُوۡا مِائَتَیۡنِ ۚ تو وہ مخالفین کے سو آدمیوں پر غالب رہیں گے

وَاِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ مِّائَةٌ اور اگر تمہارے اسطرح کے سو افراد ہوئے تو

یَّغۡلِبُوۡۤا اَلۡفًا مِّنَ الَّذِیۡنَ منکرین حق کے ہزار افراد پر غالب ہوں گے کیونکہ

کَفَرُوۡا بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا یَفۡقَهُوۡنَ ۝ ۸/۶۵ وہ ایسے لوگ ہیں جو سوچ سمجھ سے کام لینے والے نہیں۔

غور و فکر سے کام نہ لینے والے اللہ سے زیادہ انسانوں سے ڈرتے ہیں

لَاَنۡتُمۡ اَشَدُّ رَهۡبَةً ان لوگوں کے دلوں میں تمہارا یعنی انسانوں کا ڈر زیادہ ہے

فِیۡ صُدُوۡرِهِمۡ مِّنَ اللّٰهِ ؕ اللہ کے قانون کے ڈر سے یہ اس لئے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا یَفۡقَهُوۡنَ ۵۹/۱۳ ہوا کہ ان لوگوں نے غور و فکر سے کام لینا چھوڑ دیا ہے۔

غور فکر سے کام نہ لینے والوں کے ذہن اللہ کی جانب سے پھر جاتے ہیں

صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ اللہ کی جانب سے انکے ذہن پھر گئے

بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا یَفۡقَهُوۡنَ۝ ۹/۱۲۷ کیونکہ انہوں نے غور و فکر سے کام لینا چھوڑ دیا ہے۔

****

عقل

مادہ: ع ق ل

عقل کے بنیادی معنی کسی چیز کو غور و تدبّر کے ذریعہ سے سمجھنا ہے۔

عَقَلَ الشَّیْ ءَ کسی چیز میں غور و تدبّر کیا اور اسے سمجھا عَقَلَ اس نے عقل سے کام لیا۔

قرآن کریم میں عقل و فکر سے کام لینے کی بڑی تاکید آئی ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے انہیں حیوانات سے بدتر قرار دیا گیا ہے اور ان کا مقام جہنم بتایا گیا ہے قرآنی حقائق کو نہ ماننے والوں سے بار بار کہا گیا ہے کہ تم عقل و فکر سے کام کیوں نہیں لیتے تم قرآن میں غور و تدبّر کیوں نہیں کرتے۔

عقل کا صحیح منصب یہ ہے کہ وہ انسان کو نامناسب باتوں سے روکے لیکن یہی عقل اگر جذبات کے تابع ہو جائے تو تباہیوں اور بربادیوں کا موجب بن جاتی ہے جس طرح نشے کی حالت میں انسان کے حواس صحیح کام نہیں کرتے۔ اسی طرح جذبات سے مغلوب ہو کر اس کی عقل صحیح کام نہیں کرتی وہ جذبات کی لونڈی بن جاتی ہے اور جو کچھ وہ چاہتے ہیں عقل اسکے حصول کا ذریعہ بن جاتی ہے اور اس طرح انسان کو اسکی انفرادی مفاد پرستیوں کی زنجیروں میں جکڑ کر اسے عالمگیر انسانیت کی پرورش و نشوونما سے روک دیتی ہے۔

عقل کو اپنی رہنمائی کے لئے وحی کی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح آنکھ کو روشنی کی

ضرورت ہے لہٰذا عقل کا صحیح مقام یہ ہے کہ اسے وحی کے تابع رکھا جائے جو عقل وحی کے تابع نہیں چلتی قرآن میں اسے شیطان والبلیس کہا گیا ہے۔

o

صاحبان عقل وبصیرت کے لئے قوانین خداوندی کی نشانیاں

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	غور کرو کہ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کی تخلیق میں
وَا خۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّهَارِ	اور رات اور دن کی گروش مدام میں
وَالۡفُلۡكِ الَّتِیۡ تَجۡرِیۡ فِی الۡبَحۡرِ	اور سینۂ بحر پر تیرتے ہوئے جہازوں میں
بِمَا یَنۡفَعُ النَّاسَ	جو منفعت انسانی کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں
وَمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ	اور آسمان سے برسنے والی بارش میں
فَاَحۡیَابِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا	جس سے زمین مردہ کو حیات تازہ حاصل ہو جاتی ہے
وَبَثَّ فِیۡهَا مِنۡ کُلِّ دَآبَّةٍ ص	اور صفحۂ ارض پر پھیلی ہوئی ذی حیات مخلوق میں
وَّتَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ	اور سمتیں بدلتی ہوئی ہواؤں میں
وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ	اور بادلوں میں جو قانون فطرت کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے
بَیۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ	زمین وآسمان کی درمیانی فضا میں کھینچے چلے جاتے ہیں ان سب میں
لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ o ۲/۱۶۴	صاحبانِ عقل وبصیرت کیلئے قوانین خداوندی کی نشانیاں ہیں۔

قوانینِ فطرت کے سمجھنے میں عقل وفکر سے کام لو

وَفِی الۡاَرۡضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ	غور کرو کہ زمین کے مختلف قطعات ایک دوسرے سے ملحق
وَّجَنّٰتٌ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّزَرۡعٌ	ہوتے ہیں کسی میں انگور کے باغ ہیں کسی میں کھیتیاں

وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَیْرُ صِنْوَانٍ کہیں کھجور کے درخت ہیں، کچھ دوہرے اور کچھ اکہرے
یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ یہ سب ایک ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں لیکن
وَّنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی خوبیوں میں
بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں
اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ ان تمام امور میں اللہ کے قوانین کی نشانیاں موجود ہیں
لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ○ ۱۳/۴ عقل و فکر سے کام لینے والے لوگوں کے لئے۔

اللہ اپنے قوانین کی نشانیاں اسلئے دکھاتا ہے کہ تم عقل و شعور سے کام لو

وَیُرِیْکُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ○ ۲/۷۳ اللہ اپنے قوانین کی نشانیاں دکھاتا رہتا ہے تاکہ تم عقل و شعور سے کام لو

کائناتی قوانین کے سمجھنے میں عقل و شعور سے کام لو

وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ دیکھو رات اور دن کی گردش میں
وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ اور آسمان سے برسنے والی بارش میں
فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا جو زمین مردہ کو حیاتِ تازہ بخشتی ہے اور
وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ سمتیں بدلتی ہوئی ہواؤں میں، اللہ کے قوانین کی نشانیاں ہیں
لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ○ ۴۵/۵ ان لوگوں کے لئے جو عقل و فکر سے کام لیتے ہیں۔

قوانینِ فطرت کی سمجھ صاحبان عقل و بصیرت کو ہی ہو سکتی ہے

وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً بلاشبہ تمہیں مویشیوں پر غور کرنا چاہئے کہ

نُسۡقِيۡكُمۡ مِّمَّا فِيۡ بُطُوۡنِهٖ	کس طرح ان کے جسموں سے
مِنۡۢ بَيۡنِ فَرۡثٍ وَّدَمٍ	خون اور کثافت کے درمیان سے
لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيۡنَ ۝	پینے والوں کے لئے خالص اور صاف دودھ مہیا کر دیا جاتا ہے
وَمِنۡ ثَمَرٰتِ النَّخِيۡلِ وَالۡاَعۡنَابِ	اسی طرح کھجور اور انگور کے درختوں کے پھل ہیں جن سے
تَتَّخِذُوۡنَ مِنۡهُ سَكَرًا وَّ رِزۡقًا حَسَنًا ؕ	تم نشہ آور عرق تیار کرتے ہو اور تمہارے لیے بڑی خوشگوار غذا
اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً	بھی ہیں دیکھو اس سارے نظام کے پیچھے جو قوانین کارفرما ہیں
لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ۝ ۱۶/۶۶-۶۷	ان کی سمجھ صاحبانِ عقل وبصیرت کو ہی ہو سکتی ہے۔

عقل سے کام لو یہ سب کچھ تمہارے تابع تسخیر کر دیا گیا ہے

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيۡلَ	اور تمہارے تابع تسخیر کر دیا گیا ہے رات اور
وَالنَّهَارَ وَالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ	دن کو اور سورج و چاند کو اور ستارے
وَالنُّجُوۡمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمۡرِهٖ ؕ	بھی اسکے حکم سے تمہارے تابع تسخیر کر دیئے گئے ہیں
اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ	یہ سارا نظام جن قوانین کے تحت چلتا ہے
لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ۝ۙ ۱۶/۱۲	اس کی سمجھ صاحبان عقل وبصیرت کو ہی ہو سکتی ہے۔

اللہ کے دیئے ہوئے معاشی نظام کو سمجھنے کیلئے عقل وبصیرت کی ضرورت

اَلشَّيۡطٰنُ يَعِدُكُمُ الۡفَقۡرَ	تمہارے مفاد پرستانہ جذبات تمہیں ناداری سے ڈرا کر
وَيَاۡمُرُكُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ ۚ	دولت سمیٹنے اور بخل جیسی فحاشی کی ترغیب دیتے ہیں
وَاللّٰهُ يَعِدُكُمۡ مَّغۡفِرَةً مِّنۡهُ وَفَضۡلًا ؕ	اور نظام خداوندی تمہیں ہرطرح کے تحفظ اور خوشحال زندگی کی ضمانت

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝	دیتا ہے کیونکہ یہ نظام اس اللہ کا دیا ہوا ہے جو بڑی وسعتوں کا
يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ	مالک ہے یہ حکیمانہ نظام اللہ کے قانونِ مشیّت کی رو سے ملتا ہے
وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ	اور جس قوم کو یہ حکمتِ ربانی مل جائے
فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ	اسے زندگی کی خوش حالیاں بے حد و حساب مل جاتی ہیں
وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ۲/۲۶۸-۲۶۹	لیکن یہ باتیں صاحبان عقل و بصیرت کو ہی سمجھ میں آسکتی ہیں۔

عارضی خوشحالیوں اور مستقل خوشحالیوں کے سلسلہ میں عقل و فکر سے کام لو

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ	دیکھو تمہیں اس وقت جو کچھ حاصل ہے وہ صرف
فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ	تمہاری دنیاوی زندگی کی متاع اور اس کی زیب و زینت ہے
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ	اور جو کچھ تمہیں قوانین خداوندی کی رو سے ملے گا
خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ	وہ اس سے بہتر اور اگلی زندگی تک باقی رہنے والا ہے
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ۲۸/۶۰	کیا تم ان امور میں عقل و فکر سے کام نہیں لو گے۔

تاریخی شواہد سے عقل سیکھو

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ	کیا لوگ تاریخی شواہد پر غور نہیں کرتے
كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ	قبل ازیں کتنی قومیں تھیں جو تباہی کے گھاٹ اُتر گئیں
يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ	جن کی بستیوں میں لوگ اب چلتے پھرتے ہیں
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ	ان تاریخی حقائق سے وہی لوگ عبرت حاصل کر سکتے ہیں
لِّاُولِي النُّهٰى ۝ ۲۰/۱۲۸	جو عقل و فکر سے کام لیں۔

مفاد پرستانہ جذبات کے متعلق عقل و فکر سے کام لو

اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَیۡکُمۡ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ — اے بنی آدم کیا ہم نے تمہیں ہدایت نہیں کی تھی کہ
اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّیۡطٰنَ ۚ — اپنے مفاد پرستانہ جذبات کی اطاعت نہ کرنا
اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ۙ — کیونکہ یہ جذبات تمہارے کھلے ہوئے دشمن ہیں
وَّاَنِ اعۡبُدُوۡنِیۡ ؕ — اور یہ کہ صرف میرے قوانین کی اطاعت کرنا
ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ۚ — یہی متوازن روش زندگی ہے لیکن
وَلَقَدۡ اَضَلَّ مِنۡکُمۡ جِبِلًّا کَثِیۡرًا ؕ — مفاد پرستانہ جذبات کی پیروی میں تمہاری اکثریت گمراہ ہو گئی
اَفَلَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡقِلُوۡنَ ۚ ۳۶/۶۲-۶۰ — کیا تم عقل و فکر سے کام نہیں لیتے۔

دنیا و آخرت کے سلسلہ میں عقل و فکر سے کام لینے کی دعوت

وَمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَھۡوٌ ؕ — دیکھو دنیاوی زندگی اسکے سوا کچھ نہیں کہ محض کھیل تماشے کی
وَلَلدَّارُ الۡاٰخِرَۃُ — مانند ہے حقیقی اور مستقل ٹھکانہ تو آخرت کا گھر ہے جو
خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ یَتَّقُوۡنَ ؕ — قوانین خداوندی کی پیروی کرنے والوں کیلئے بہترین مقام ہے
اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۚ ۶/۳۲ — تو پھر کیا تم اس معاملہ میں عقل و شعور سے کام نہیں لو گے۔

تم دوسروں کو تو نیکی کی تاکید کرتے ہو لیکن اپنے آپ کو بھول جاتے ہو

اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبِرِّ — دیکھو تم دوسروں کو تو تاکید کرتے ہو کہ وہ بھلائی اور کشاد کی راہ اختیار
وَتَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ — کریں لیکن اس سلسلہ میں اپنے آپ کو بھول جاتے ہو
وَاَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡکِتٰبَ ؕ — حالانکہ تم قرآن کا اتباع کرنے کے مدعی بھی ہو
اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ۚ ۲/۴۴ — تو کیا تم اس معاملہ میں عقل و فکر سے کام نہیں لو گے۔

صاحبانِ عقل وبصیرت کو قرآن کے دئے ہوئے قوانین پر غور وفکر کرنے کی دعوت

كِتٰبٌ اَنزَلْنٰهُ اِلَيكَ مُبٰرَكٌ	یہ بابرکت کتاب ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے
لِيَدَّبَّرُوٓا اٰيٰتِهٖ	تاکہ صاحبان عقل وبصیرت اسکے قوانین پر غور کریں
وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلبَابِ ٥ ٣٨/٢٩	اور انہیں سمجھنے کی کوشش کریں۔

قرآن کو عربی میں اسلئے نازل کیا کہ اوّلین مخاطب قوم اسے سمجھ سکے اور عقل وشعور سے کام لے

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ٥	یہ ایک واضح ضابطۂ قوانین کی آیات ہیں
اِنَّآ اَنزَلْنٰهُ قُرْاٰ نًا عَرَبِيًّا	ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اس لئے نازل کیا ہے
لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ٥ ١٢/١-٢	تاکہ اوّلین مخاطب قوم اسے سمجھ سکے اور عقل وشعور سے کام لے۔

کتاب اللہ میں عقل و فکر سے کام لو اس میں تمہارے ہی مسائل کا ذکر ہے

لَقَدْ اَنزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا	لوگو! یہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے
فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ط	اس میں تمہارے ہی مسائل کا ذکر ہے کیا تم اس میں
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ٥ ٢١/١٠	عقل و فکر سے کام نہیں لو گے۔

کیا کتاب اللہ کی اطاعت کرنے والے اور خلاف ورزی کرنے والے برابر ہوسکتے ہیں

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	کیا ایسے لوگ برابر ہو سکتے ہیں جو اللہ کا نظام قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اس کے مطابق اصلاح معاشرہ کے کام کرتے ہیں اور وہ جو
كَالْمُفْسِدِيْنَ فِى الْاَرْضِ ز	معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر کے فساد کی حالت بپا کر دیتے ہیں

اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ	عقل سے کام لو کیا اللہ کے قوانین کی پابندی کرنیوالے
كَالْفُجَّارِ ۝ ۳۸/۲۸	اور انکی خلاف ورزی کرنے والے برابر ہو جائینگے ؟

نا خلف

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ	پھر ان کے بعد ایسے نا خلف لوگ
وَّرِثُوا الْكِتٰبَ	کتاب اللہ کے وارث بنے
يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى	جو دنیاوی مفادات سمیٹنے میں مصروف ہیں
وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُلَنَا ۚ	اور کہتے ہیں یہ ہمیں معاف ہو گا لہٰذا جب بھی اس
وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ	قسم کا کوئی مفاد سامنے آجاتا ہے تو اسے جھپٹ لیتے ہیں
اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ	کیا ان سے کتاب اللہ کے مطابق عہد نہیں لیا گیا تھا کہ
اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ	تم اللہ کے متعلق حق کے سوا کچھ نہیں کہو گے
وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ	یہ لوگ اس کتاب میں لکھے ہوئے کو پڑھتے بھی رہتے ہیں
وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ	یاد رکھو آخرت کا ٹھکانا انہی کا بہتر ہو گا
يَتَّقُوْنَ ؕ	جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کریں گے
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ ۷/۱۶۹	کیا تم عقل و شعور سے کام نہ لو گے۔

اسلاف کی تقلید

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	ان لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ کے نازل کردہ قرآن کا اتباع
قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ	کرو تو کہتے ہیں ہم تو اس کا اتباع کریں گے جس پر اپنے
اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا	اسلاف کو پایا خواہ انکے اسلاف نے نہ تو عقل و فکر سے کچھ

وَّلَا یَھۡتَدُوۡنَ ۝ ۲/۱۷۰	کام لیا ہو اور نہ اللہ کی دی ہوئی رہنمائی سے۔

عقل و فکر سے کام نہ لینے والے

وَیَجۡعَلُ الرِّجۡسَ عَلَی الَّذِیۡنَ	وہ لوگ شک، اضطراب اور التباس میں مبتلا ہو جاتے ہیں
لَایَعۡقِلُوۡنَ ۝ ۱۰/۱۰۰	جو عقل و فکر سے کام نہیں لیتے۔

جانوروں کا ریوڑ

وَمَثَلُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا	آنکھیں بند کر کے غلط نظامِ زندگی پر چلتے چلے جانے والوں کی مثال
کَمَثَلِ الَّذِیۡ یَنۡعِقُ	ایسی ہے جیسے جانوروں کا ریوڑ اور اس کے پیچھے چرواہا
بِمَا لَا یَسۡمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ	چرواہے نے ہانک پکار کی کچھ آوازیں سیکھ رکھی ہیں اور وہ
صُمٌّۢ بُکۡمٌ عُمۡیٌ	ریوڑ اندھوں بہروں اور گونگوں کی طرح ان آوازں پر ہانکا چلا
فَھُمۡ لَا یَعۡقِلُوۡنَ ۝ ۲/۱۷۱	جاتا ہے اور ذرا بھی عقل و فکر سے کام نہیں لیتا۔

جانوروں سے بھی بدتر

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنۡدَ اللّٰہِ	اللہ کے نزدیک جانوروں سے بھی بدتر ہیں وہ لوگ
الصُّمُّ الۡبُکۡمُ الَّذِیۡنَ	جو زندگی کی راہ پر بہروں اور گونگوں کی طرح چلے جارہے ہیں
لَایَعۡقِلُوۡنَ ۝ ۸/۲۲	اور عقل و فکر سے کام نہیں لیتے۔

جو عقل و فکر سے کام ہی نہ لیں

اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ	کیا ایسے بہروں کو تم بات سنا سکتے ہو

وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ ۞ ۱۰/۴۲ جو عقل و فکر سے کام ہی نہ لیتے ہوں

خواہشات کے پجاری

أَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ ط انکی حالت پر غور کیا جنھوں نے اپنے جذبات و خواہشات کو ہی اپنا خدا

أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ۞ بنایا ہے کیا تم ایسے لوگوں کی وکالت کر سکتے ہو

أَمْ تَحْسَبُ کیا تم سمجھتے ہو کہ ان کی اکثریت میں

أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ حق بات سننے کی صلاحیت ہے

أَوْ يَعْقِلُونَ ط یا یہ لوگ عقل و فکر سے کام لیتے ہیں ؟

إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ یہ تو جانوروں کی سطح پر زندگی بسر کرنیوالے لوگ ہیں

بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ۞ ۴۴ ۲۵/۴۳ بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔

عقل کے اندھے

فَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا تاریخ شاہد ہے کہ کتنی ہی آبادیاں تھیں جو تباہ و برباد ہو گئیں

وَهِيَ ظَالِمَةٌ کیونکہ ان کے رہنے والے لوگ ظالم تھے

فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وہ ایسی اُجڑیں کہ ان کی سر بفلک عمارتیں اوندھی ہو کر گر

وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ ۞ پڑیں ان کے کنویں ویران اور مستحکم قلعے و محلات کھنڈرات بن

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ کر رہ گئے یا یہ لوگ زمین پر چلتے پھرتے نہیں

فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا اور تاریخی شواہد سے اپنی عقل و فکر کو بیدار نہیں کر لیتے

أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ج تاکہ انکے کانوں میں حق بات سننے کی صلاحیت پیدا ہو جائے

فَاِنَّهَالَا تَعۡمَی الۡاَبۡصَارُ اصل میں ایسے لوگوں کی ماتھے والی آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں
وَلٰکِنۡ تَعۡمَی الۡقُلُوۡبُ بلکہ انکی وہ آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں
الَّتِیۡ فِی الصُّدُوۡرِ ۝ ۲۲/۴۵-۴۶ جن کا تعلق عقل وفکر سے ہے۔

جہنمی زندگی بسر کرنے والے

وَلَقَدۡ ذَرَاۡنَا لِجَہَنَّمَ کَثِیۡرًا انسانوں کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ وہ جہنمی زندگی بسر کرتے
مِّنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ ۫ۖ ہیں خواہ پسماندہ اقوام ہوں اور خواہ ترقی یافتہ اقوام
لَہُمۡ قُلُوۡبٌ لَّا یَفۡقَہُوۡنَ بِہَا ۫ وہ دل ودماغ تو رکھتے ہیں لیکن ان سے غور وفکر کا کام نہیں لیتے
وَلَہُمۡ اَعۡیُنٌ لَّا یُبۡصِرُوۡنَ بِہَا ۫ بظاہر ان کی آنکھیں بھی ہیں لیکن ان سے حقائق کو دیکھتے نہیں
وَلَہُمۡ اٰذَانٌ لَّا یَسۡمَعُوۡنَ بِہَا ؕ وہ کان بھی رکھتے ہیں لیکن ان سے حقائق کو سنتے نہیں
اُولٰٓئِکَ کَالۡاَنۡعَامِ وہ محض حیوانی سطح کی زندگی بسر کرتے ہیں
بَلۡ ہُمۡ اَضَلُّ ؕ بلکہ ان سے بھی زیادہ راہ گم کردہ
اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡغٰفِلُوۡنَ ۝ ۷/۱۷۹ فرائض زندگی سے غافل لوگ۔

پچھتاوہ

وَقَالُوۡا لَوۡ کُنَّا نَسۡمَعُ اَوۡ نَعۡقِلُ اہل جہنم کہیں گے کاش ہم بگوش ہوش بات سنتے اور عقل سے کام
مَا کُنَّا فِیۡۤ اَصۡحٰبِ السَّعِیۡرِ ۝ ۶۷/۱۰ لیتے تو آج اس جہنم میں نہ ہوتے۔

قرآن میں دی گئی مثالوں سے عقل وعلم کا تعلق

وَتِلۡکَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُہَا لِلنَّاسِ ۚ قرآن حکیم میں یہ مثالیں لوگوں کے سمجھانے کیلئے بیان کی جاتی ہیں

وَمَایَعۡقِلُهَآ اِلَّا الۡعٰلِمُوۡنَ ۝ ۲۹/۴۳ لیکن ان سے عقل وہی لوگ حاصل کرتے ہیں جو اہل علم ہیں۔

قوانینِ خداوندی میں عقل و فکر کی دعوت

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمۡ اٰيٰتِهٖ — اللہ اپنے قوانین اس وضاحت سے اس لئے بیان کرتا ہے

لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ۝ ۲/۲۴۲ — تاکہ تم عقل و فکر سے کام لو۔

صاحبانِ عقل و بصیرت

فَبَشِّرۡ عِبَادِ ۝ الَّذِيۡنَ يَسۡتَمِعُوۡنَ الۡقَوۡلَ میرے ان بندوں کو خوشخبری دو جو قرآن کو غور سے سنتے ہیں

فَيَتَّبِعُوۡنَ اَحۡسَنَهٗ ؕ — اور پھر نہایت متوازن انداز سے اس پر عمل کرتے ہیں

اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ هَدٰهُمُ اللّٰهُ — یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کے بتائے ہوئے راستہ پر ہیں

وَاُولٰٓئِكَ هُمۡ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۝ ۱۸۔۳۹/۱۶ اور یہی ہیں جنہیں صاحبان عقل و بصیرت کہا جاسکتا ہے۔

عقل جو جذبات و خواہشات کی لونڈی بن جاتی ہے

اَفَرَءَيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ — انکی حالت پر غور کیا جنہوں نے اپنے جذبات و خواہشات کو ہی اپنا خدا بنا

وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلۡمٍ ۴۵/۲۳ — لیا ہے اور علم و عقل کے باوجود کس طرح غلط راستوں پر چلے جاتے ہیں۔

جذبات کے تابع عقل انسان کو انتہائی گمراہیوں کیطرف لے جاتی ہے

وَمَنۡ اَضَلُّ مِمَّنِ — ان سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا

اتَّبَعَ هَوٰهُ — جن کی عقل جذبات اور خواہشات کے تابع ہو جائے

بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ ۲۸/۵۰ بجائے اللہ کی طرف سے ملی ہوئی رہنمائی کے۔

عقل فریب کار

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ	تم سے قبل بھی ہم قوموں کی طرف اپنی رہنمائی بھیجتے رہے ہیں
فَاَخَذْنٰهُمْ	وہ جب ہمارے قوانین پر عمل کرنا چھوڑ دیتے
بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ	تو نتیجتاً مشکلات و مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے
لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ○	چاہئے تو یہ تھا کہ وہ اس ابتدائی تنذیر پر محتاط ہو جاتے اور اپنی
فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا	اصلاح کر کے قانونِ خداوندی کے سامنے جھک جاتے لیکن اس
وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ	تنذیر سے عبرت حاصل کرنے کے بجائے ان کے دل اور بھی سخت ہو
وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ	جاتے اس لئے کہ انکی عقل فریب کار نے انکے کاموں کو
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ۴۳-۴۲/۶	ان کی نظروں میں بڑا خوشگوار بنا کر دکھا دیا تھا۔

عقل خود بین

٭اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ	تمہاری عقل خود بین ناداری کا خوف دلا کر تمہیں
وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ ۲/۲۶۸	بخل اور زراندوزی جیسی فحاشی کی ترغیب دیتی ہے۔

٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭

عِلمٌ

مادہ : ع ل م

عِلمٌ کے معنی ہیں۔ کسی چیز کو کماحقہ جاننا، پہچاننا، حقیقت کا ادراک کرنا، یقین حاصل کرنا، محسوس کرنا، محکم طور معلوم کرنا۔

قرآن حکیم نے سمع، بصر اور قلب کو حصول علم کے ذرائع قرار دیا ہے ۔ اس میں علم بذریعہ حواس اور تصورات دونوں آجاتے ہیں۔ اور فواد کی نسبت سے اس میں احساسات بھی آجاتے ہیں۔ لیکن علم چونکہ اس وقت عِلمٌ کہلا سکتا ہے۔ جب وہ یقین کے درجہ تک پہنچ جائے اسی لئے قرآن کریم نے وحی کو عِلمٌ کہا ہے۔ جو کہ یقینی ہے اور اس کی ضد کو۔ اَھوَاءُ یعنی انسان کے خود ساختہ تصورات یا جذباتی عقیدت مندیاں جن کے لئے اس کے پاس کوئی دلیل و برہان نہیں ہوتی۔

قرآن کریم میں ہے۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسمَآءَ کُلَّھَا ۲/۳۱ اللہ نے آدم (آدمی) کو تمام اشیائے کائنات کا علم عطا کر دیا۔ یا عَلَّمَ الْاِنسَانَ مَالَمْ یَعلَمْ ۹۶/۵ اس نے انسان کو وہ کچھ سکھایا۔ جسے وہ نہیں جانتا تھا یا عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۹۶/۴ انسان کو قلم سے لکھنا سکھایا یا عَلَّمَہُ الْبَیَانَ ۵۵/۴ اسے بولنا یعنی اپنے آپ کو

Express کرنا سکھایا ان مقامات کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہر انسان کو اس طرح سکھایا جس طرح ایک استاد بچے کو تعلیم دیتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے انسان کے اندر ان باتوں کی صلاحیت رکھ دی۔ اسے ان کی استعداد عطا کر دی اس کی واضح مثال سورۃ مائدۃ میں ملے گی جہاں فرمایا کہ تم اپنے شکاری کتوں کو (شکار پکڑنا) سکھاتے ہو۔ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۵/۴ "اس علم کی رو سے جو تمہیں اللہ نے دیا ہے" ظاہر ہے کہ اللہ کسی انسان کو شکاری کتوں کو سدھانے کا طریقہ نہیں سکھاتا ہے۔ اس نے انسان میں اس کی استعداد رکھ دی ہے جس سے انسان اس علم کو خود حاصل کرتا ہے۔

ایک علم تو وہ ہے جس کی استعداد تمام انسانوں میں رکھ دی گئی ہے۔ اور جو انسان چاہے اسے حاصل کر سکتا ہے دوسرا علم وہ ہے جو نبی کو اللہ کی طرف سے براہ راست ملتا ہے اسے وحی کہتے ہیں۔ قرآن کریم کے ان مقامات میں اس فرق کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے یعنی یہ فرق کہ کس مقام پر علم سے مراد وحی کا علم ہے اور کس مقام پر عام انسانی استعداد یہی فرق ایک نبی کے علم میں بھی ہوتا ہے ایک علم اسے بذریعہ وحی ملتا ہے جس میں کوئی غیر از نبی شریک نہیں ہوتا اور اس کا دوسرا علم انسانی استعداد سے ملتا ہے۔ جس میں اس کی حیثیت نبی کی نہیں ہوتی بشر کی ہوتی ہے یہی وہ حیثیت ہے جس میں اسے دوسروں سے مشورہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

قرآن حکیم خارجی کائنات کے متعلق علم حاصل کرنے پر زور دیتا ہے۔ اس لیے کہ اس علم کی بنیاد دلائل وبراہین اور حقائق و شواہد پر ہوتی ہے جذباتی عقیدت مندی کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ چنانچہ اللہ بھی اپنے دعویٰ کو دلیل وبرہان کے زور پر پیش کرتا ہے اور ان دعاوی سے انکار کرنے والوں سے بھی دلائل وبراہین طلب کرتا ہے۔

o

انسانی ممکنات

اِنَّا خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَةٍ اَمۡشَاجٍ ۖ ہم نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا جو گونا گوں مخلوط ممکنات کا مجموعہ
نَّبۡتَلِيۡهِ ہے اور ایسا انتظام کیا کہ رحم مادر میں اسکے مضمر جوہروں کی نمود
فَجَعَلۡنٰهُ سَمِيۡعًا ۢ بَصِيۡرًا ۝ ہوتی جائے اور اسے ذرائع علم سماعت وبصارت سے لیس کر دیا
اِنَّا هَدَيۡنٰهُ السَّبِيۡلَ اور اس کے علم کو اپنی طرف سے رہنمائی دی
اِمَّا شَاكِرًا اور پھر اسے اختیار دیا کہ وہ چاہے تو اس رہنمائی کو قبول کر لے
وَّاِمَّا كَفُوۡرًا ۝ ۲-۳/۷۶ اور چاہے تو اس سے انکار کر دے۔

ذرائع علم

وَاللّٰهُ اَخۡرَجَكُمۡ مِّنۡۢ بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ جب تم شکم مادر سے پیدا ہوتے ہو
لَا تَعۡلَمُوۡنَ شَيۡـًٔا ۙ تو تمہیں کچھ بھی علم حاصل نہیں ہوتا
وَّجَعَلَ لَـكُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ اللہ تمہیں ذرائع علم سماعت وبصارت دیتا ہے اور ان
وَالۡاَفۡـئِدَةَ ۙ ذرائع سے حاصل شدہ علم پر غور وفکر کرنیوالا قلب عطا کرتا ہے
لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۝ ۱۶/۷۸ تاکہ تم بتدریج اپنی ممکنات کو ظاہر کر سکو۔

سورج اور چاند کی منازل میں ماہ و سال کی گنتی کا علم

هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ الشَّمۡسَ ضِيَآءً وہی ہے جس نے سورج کو ایسا درخشندہ
وَّالۡقَمَرَ نُوۡرًا اور چاند کو ایسا تابندہ بنادیا
وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ اور اس کی منازل متعین کر دیں

لِتَعۡلَمُوۡاعَدَدَ السِّنِیۡنَ وَالۡحِسَابَ ؕ تاکہ تم ان سے ماہ وسال کی گنتی اور حساب معلوم کر لیا کرو

مَاخَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالۡحَقِّ ۚ اللہ نے سب کچھ تعمیری مقاصد کے لئے بنایا ہے

یُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ اور اپنے قوانین کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے

لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ۝ ۱۰/۵ ان لوگوں کے لئے جو علم وبصیرت سے کام لیتے ہیں۔

آفاقی قوانین میں علم وبصیرت کے سامان

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ تم نے غور کیا ہے کہ کس طرح اللہ کے قانون کے مطابق

یُزۡجِیۡ سَحَابًا بادل آہستہ آہستہ اِدھر اُدھر چلتے رہتے ہیں پھر ان

ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیۡنَهٗ ثُمَّ یَجۡعَلُهٗ رُکَامًا کے ٹکڑے باہم مدغم ہو کر گہرے بادل بن جاتے ہیں پھر تم دیکھتے

فَتَرَی الۡوَدۡقَ یَخۡرُجُ مِنۡ خِلٰلِهٖ ۚ ہو کہ اسکے خول سے بارش کے قطرے ٹپکتے چلے جاتے ہیں

وَیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ جِبَالٍ یہی بادل جب پہاڑوں کی چوٹیوں پر آتے ہیں

فِیۡهَا مِنۡۢ بَرَدٍ تو برف بن کر جم جاتے ہیں اس جمع شدہ پانی

فَیُصِیۡبُ بِهٖ مَنۡ یَّشَآءُ سے جو چاہے قانون فطرت کے مطابق فائدہ حاصل کرسکتا ہے اور جو

وَیَصۡرِفُهٗ عَنۡ مَّنۡ یَّشَآءُ ؕ ان سے فائدہ نہ اٹھانا چاہے تو اس سے یہ پانی منہ پھیر کر چل دیتا ہے

یَکَادُ سَنَا بَرۡقِهٖ یَذۡهَبُ بِالۡاَبۡصَارِ ۝ انہی بادلوں سے برق کی تیز چمک پیدا ہوتی ہے جو نگاہ کو خیرہ کر دیتی

یُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّیۡلَ وَالنَّهَارَ ؕ ہے اسی اللہ کا قانون رات اور دن کو گردش دیتا رہتا ہے دیکھو

اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّاُولِی الۡاَبۡصَارِ ۝ ۲۴/۴۳-۴۴ ان تمام آفاقی قوانین میں سامان بصیرت موجود ہے اہل نظر کیلئے

صاحبان علم وبصیرت کیلئے سوچنے اور سمجھنے کیلئے فطرت کی نشانیاں

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً تم نے غور کیا کہ اللہ کسطرح آسمان سے پانی برساتا ہے

فَسَلَكَهٗ يَنَابِيعَ فِي الْاَرْضِ — پھر اسکو زمین میں سوتوں چشموں اور دریاؤں کی شکل میں جاری

ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ — کرتا ہے اس پانی سے رنگارنگ کی کھیتیاں اُگتی ہیں

ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرٰهُ مُصْفَرًّا — پھر وہ کھیتیاں پکنے پر آجاتی ہیں پھر تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد پڑ گئیں

ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ط — اور پھر چورہ چورہ ہو جاتی ہیں

اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَذِكْرٰى — دیکھو ان تمام امور میں سوچنے اور سمجھنے کی بڑی نشانیاں ہیں

لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ع ۳۹/۲۱ — صاحبان علم وبصیرت کے لئے۔

انسانی علم کے سامنے ملائکہ کا سجدہ (تمثیلی انداز)

وَعَلَّمَ اٰدَمَ — انسان میں حصول علم کی امکانی استعداد رکھ دی گئی تھی کہ یہ ان

الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا — قوانین کا علم حاصل کر سکے جنکے مطابق اشیائے کائنات سرگرم عمل ہیں

ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ لا — پھر ملائکہ سے دریافت کیا گیا کہ

فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِيْ بِاَسْمَآءِ — کیا تم اشیائے کائنات کے متعلق قوانین کا علم رکھتے ہو

هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ — بتاؤ اگر تم انسان پر برتری کے دعوے میں سچے ہو

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ — انہوں نے کہا آپ کی ذات بہت بلند ہے

لَا عِلْمَ لَنَآ — ہم میں تو اکتساباً علم حاصل کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہمیں تو

اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ صرف اتنا علم حاصل ہے جتنا آپ نے دیدیا بلاشبہ آپ علیم وحکیم ہیں

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ج — چنانچہ انسان سے کہا گیا کہ وہ اشیائے کائنات کے قوانین بیان

فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ لا — کرے لہٰذا اس نے وہ قوانین بیان کر دیئے اس پر ان

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ — سے کہا گیا کہ ہم کائنات اور اس میں پیدا کی جانے والی

غَیۡبَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۙ	مخلوق کے متعلق وہ کچھ جانتے ہیں جو تمہاری نگاہ سے پوشیدہ ہے
وَاَعۡلَمُ مَا تُبۡدُوۡنَ	ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ تم سے سردست کیا کچھ ظہور میں آرہا ہے
وَمَا کُنۡتُمۡ تَکۡتُمُوۡنَ ○ وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ	اور تمہاری مضمر صلاحتیں کیا ہیں لہٰذا ہم نے ملائکہ کو حکم دیا کہ
اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ ۲/۳۱-۳۴	وہ انسان کے آگے سربسجود ہو جائیں اسکے مطیع و فرمانبردار بن جائیں۔

اہل ایمان کے علم کی شان

وَالَّذِیۡنَ اِذَا	اہل ایمان ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ
ذُکِّرُوۡا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمۡ	ان کے سامنے جب قوانین خداوندی بھی پیش کئے جاتے ہیں
لَمۡ یَخِرُّوۡا عَلَیۡہَا	تو وہ ان پر علم و بصیرت سے غور کرتے ہیں
صُمًّا وَّ عُمۡیَانًا ○ ۲۵/۷۳	وہ جذباتی طور پر بہروں اور اندھوں کی طرح ان پر گر نہیں پڑتے۔

قلم کی عظمت

وَالۡقَلَمِ وَمَا یَسۡطُرُوۡنَ ○ۙ ۶۸/۱	قسم ہے قلم کی اور جو کچھ اس سے لکھتے ہیں اس کی۔

قلم کے ذریعہ سے علم پھیلا

اِقۡرَاۡ وَرَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ○ۙ	پڑھو اور تمہارا پروردگار بڑا ہی کریم ہے جس
الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ○ۙ	نے انسان کو قلم کے ذریعہ سے علم حاصل کرنے کی استعداد دی

عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ○ؕ ۹۶/۳-۵ اور اسطرح انسان نے وہ وہ علوم حاصل کئے جن سے وہ بے بہرہ تھا۔

آیات متشابہات کو وہ لوگ سمجھ سکتے ہیں جنہیں علم میں پختگی حاصل ہے

هُوَالَّذِیٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ	وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب نازل کی اس میں ایک
مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ	حصہ تو وہ ہے جو مستقل اقدار اور قوانین و احکام پر مشتمل ہے اور یہی
هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ	وہ حصہ ہے جو اس ضابطہ کی اصل و بنیاد ہے دوسرے حصہ میں بعض
وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ	حقائق کو سمجھانے کے لئے استعارات و تشبیہات سے کام لیا گیا ہے
فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ	سو جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ اور ذہنوں میں کجی ہے
فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ	وہ ان تشبیہوں اور استعاروں کے الفاظ کے پیچھے پڑے رہتے ہیں
مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ	اور معاشرہ میں فتنہ پیدا کرنے کے لئے
وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ	ان الفاظ کو مختلف معانی پہنانے کی کوشش کرتے ہیں
وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ؔ	حالانکہ ان کا حقیقی مفہوم یا اللہ کو معلوم ہے
وَالرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ ۳/۷	اور یا وہ لوگ معلوم کر سکتے ہیں جنہیں علم میں پختگی حاصل ہو۔

اہل علم

قرآن کے قوانین اہل علم کے لئے

كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ	دیکھو قرآن ایسی کتاب ہے جس کے قوانین و حقائق
قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا	اچھی طرح نکھار کر وضاحت سے بیان کر دیئے گئے ہیں
لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۙ ۴۱/۳	ان لوگوں کے لئے جو علم والے ہیں۔

اللہ کے نازل کردہ کی حقیقت کو اہل علم ہی پا سکتے ہیں

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ جنہیں علم حاصل ہے انہیں نظر آجاتا ہے کہ
الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ تمہارے رب نے جو کچھ تمہاری طرف نازل کیا وہ حق پر مبنی ہے
وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ اور اس منزل کیطرف رہنمائی کرتا ہے
الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ ۳۴/۶ جو خدائے عزیز و حمید کی متعین کردہ ہے۔

اللہ کے قوانین کی اہمیت اہل علم پر ہی واضح ہو سکتی ہے

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ اسطرح سے ہم اپنے قوانین کے مختلف پہلوؤں کو سامنے لاتے
وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ رہتے ہیں تاکہ لوگ تسلیم کریں کہ تم نے انہیں دل نشین انداز
وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ میں بیان کر دیا ہے بہر حال ان قوانین کی اہمیت ان پر ہی واضح ہو
يَّعْلَمُوْنَ ۝ ۶/۱۰۵ سکتی ہے جو علم وبصیرت سے کام لیتے ہیں۔

اللہ نے اپنے قوانین اہل اعلم کے لئے وضاحت سے بیان کئے ہیں

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ ہم نے اپنے قوانین بڑی وضاحت سے بیان کر دیئے ہیں
لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝ ۶/۹۸ سوچنے سمجھنے والوں کیلئے۔

بغیر علم کے کسی بات کے پیچھے مت لگو

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ دیکھو بغیر علم کے کسی بات کے پیچھے مت لگو
اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ اور یاد رکھو کہ تمہارے ذرائع علم، سماعت وبصارت

وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ | اور ان ذرائع سے حاصل شدہ علم پر غور و فکر کرنیوالے قلب
كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝ ۱۷/۳۶ | وغیرہ سب سے باز پرس ہونی ہے۔

جن کے علم کی حدیں مفاد دنیا تک محدود ہیں

فَاَعْرِضْ عَنْ | ایسے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو
مَّنْ تَوَلّٰی ﴵ عَنْ ذِكْرِنَا | جو ہمارے اس ضابطہ حیات سے پہلو تہی کرتے ہیں
وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ | اور جنہیں مفاد دنیا کے سوا اور کچھ سوجھتا ہی نہیں
ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ۳۰-۵۳/۲۹ انکے علم کی حدیں یہیں پہنچ کر ختم ہو گئی ہیں۔

وحی کے تابع علم

بلند تر صاحب علم

وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝ ۱۲/۷۶ ہر صاحب علم سے بلند تر ایک اور صاحب علم بھی ہے۔

قرآن کا تعلق علم اللہ سے ہے

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ | جان لو کہ یہ قرآن علم اللہ کی رو سے نازل ہوا ہے
وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ | اس اللہ کے علم کی رو سے جس کے سوا کوئی اور اللہ نہیں
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ۱۱/۱۴ | کیا اب بھی تم اس کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرو گے۔

وحی آجانے کے بعد بھی اگر خود ساختہ عقائد کی پیروی کرتے رہے

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا	اسی مقصد کے لئے ہم نے اس ضابطہ قوانین کو
عَرَبِيًّا ؕ	نہایت واضح اور صاف طور پر نازل کیا ہے
وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ	اگر تم لوگوں کے پست خیالات و خواہشات کی پیروی کرنے لگے
بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ	علم وحی آجانے کے بعد بھی
مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ	تو یاد رکھو اللہ کے قانون مکافات کی گرفت سے
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا وَاقٍ ۧ ۱۳/۳۷	تمہیں نہ کوئی بچانے والا ملے گا اور نہ تمہارا کوئی مددگار ہی ہوگا۔

جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر علم کی روشنیوں میں لانے کے لئے

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ	یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف اس لئے نازل کی ہے
لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ	کہ تم نوع انسان کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر
اِلَى النُّوْرِ ۙ ۱۴/۱	علم کی روشنیوں میں لے آؤ۔

علم قرآن کی طرف سے آنکھیں بند رکھنے کا نتیجہ

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ	دیکھو تمہارے پروردگار کی جانب سے تمہاری طرف بصیرت آگئی
فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ	اب جو کوئی اس کیلئے آنکھیں کھلی رکھے گا وہ اپنا ہی فائدہ کرے گا
وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ ۶/۱۰۴	اور جو اسکی طرف سے آنکھیں بند کرلے گا تو اسکا نقصان بھی وہ خود اٹھائے گا۔

رہنمائی وہی درست ہے جو اللہ نے دی

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ	کہو رہنمائی وہی درست ہے جو اللہ نے دی

وَلَئِنِ اتَّبَعۡتَ اَهۡوَآءَ هُمۡ	تم اگر لوگوں کے پست خیالات و خواہشات کی پیروی کرو گے
بَعۡدَ الَّذِیۡ جَآءَكَ مِنَ الۡعِلۡمِ ۙ	علم وحی کے آجانے کے بعد بھی
مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ	تو یاد رکھو اللہ کے قانون مکافات کی پکڑ سے بچانے کیلئے
مِنۡ وَّلِیٍّ وَّلَانَصِیۡرٍ ۝ ۲/۱۲۰	تمہیں کوئی ولی اور مددگار نہیں ملے گا۔

کتاب اللہ کی تعلیم سے ذہنی وروحانی صلاحیتوں کی نشوونما (ابراہیمؑ کی دعا)

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ	پروردگار، انہی میں سے ایک ایسا رسول اٹھائیو
یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِكَ	جو ان کے سامنے آپ کے قوانین پیش کرے
وَیُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ	اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے
وَیُزَكِّیۡهِمۡ ؕ ۲/۱۲۹	ان کی ذہنی وروحانی صلاحیتوں کی نشوونما کا انتظام کرے۔

فروغ علم اور لوگوں کی ذہنی وروحانی نشوونما کا انتظام فرائض رسالت میں شامل تھا

كَمَآ اَرۡسَلۡنَا فِیۡكُمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡكُمۡ	اس طرح ہم نے تمہاری طرف تم سے ہی ایک رسولؐ بھیجا ہے
یَتۡلُوۡا عَلَیۡكُمۡ اٰیٰتِنَا	جو تمہارے سامنے ہمارے قوانین پیش کرتا ہے
وَیُزَكِّیۡكُمۡ	اور تمہاری ذہنی وروحانی نشوونما کا انتظام کرتا ہے
وَیُعَلِّمُكُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ	اور تمہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے

وَیُعَلِّمُكُمۡ مَّالَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ۝ؕ ۲/۱۵۱ اور تمہیں ان علوم کی تعلیم بھی دیتا ہے جنہیں تم نہیں جانتے تھے۔

اضافہ علم کے لئے دعا

وَقُلۡ رَّبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا ۝ ۲۰/۱۱۴	اور کہو اے پروردگار، میرے علم میں اضافہ فرما دیجئے۔

اور جاہلوں سے کنارہ کش رہو

وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰهِلِيۡنَ ۝ ۷/۱۹۹ اور کنارہ کش رہو جاہل لوگوں سے۔

علم و عقل سے کام نہ لینے والے

بغیر علم کے جھگڑے

وَمِنَ النَّاسِ بعض لوگوں کی حالت یہ ہے کہ
مَنۡ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ وہ قوانین خداوندی کے بارے میں جھگڑے نکالتے رہتے ہیں
بِغَيۡرِ عِلۡمٍ بغیر علم کے، بغیر وحی کی رہنمائی
وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيۡرٍ ۝ ۲۲/۸ اور بغیر کسی روشن ضابطہ حیات کے۔

حدیث کا تماشہ

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡتَرِىۡ لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ اور ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے حدیث کا تماشہ رچا رکھا ہے
لِيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ۖ تاکہ لوگوں کو اللہ کے راہ سے بہکا دیں بغیر علم کے
وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ ۳۱/۶ اور دین کو مذاق بنا ڈالیں۔

بغیر علم کے گمراہ کن باتیں

وَاِنَّ كَثِيۡرًا لوگوں کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ وہ محض اپنے جذبات
لَّيُضِلُّوۡنَ بِاَهۡوَآئِهِمۡ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ ۶/۱۱۹ اور خواہشات کی بنا پر گمراہ کن باتیں کرتے ہیں بغیر علم کے۔

بغیر علم کے اللہ سے باتیں منسوب کرنے والے

اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَالَاتَعْلَمُوْنَ ○ ۱۰/۶۸ کیا تم اللہ سے وہ باتیں منسوب کرتے ہو جن کا تمہیں کچھ علم نہیں۔

جہالت کی تاریکیوں میں بھٹکنے والے

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا — جو لوگ ہمارے قوانین کی تکذیب کرتے ہیں وہ عقل و فکر

صُمٌّ وَّ بُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ۶/۳۹ — کے دیئے گل کر کے جہالت کی تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں

اللہ کے قوانین کو جو لوگ علم و بصیرت سے سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے

قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ — ان لوگوں سے کہا جائیگا تم ہمارے قوانین کی اندھا دھند تکذیب

وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا — کرتے رہے اور انہیں کبھی علم و بصیرت سے سمجھنے کی کوشش نہ کی

اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ۲۷/۸۴ — اب اس کے نتائج دیکھ کر بتاؤ کہ کیا کرتے رہے تھے۔

انسان اپنی جہالت میں خود اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ — ایسے لوگ بھی ہیں جو بظاہر معلوم ہو گا کہ تمہاری بات سن رہے

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ — ہیں لیکن وہ دل کے کانوں سے نہیں سنتے

وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ○ — بھلا ایسے عقل کے بہروں کو تم کیسے سنا سکتے ہو

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ — بعض لوگوں کو تم سمجھو گے کہ تمہاری طرف متوجہ ہیں

اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ — لیکن وہ حقیقتاً تمہاری طرف متوجہ نہیں ہیں

وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ○ — ایسے بصیرت کے اندھوں کو تم راستہ کیسے دکھا سکتے ہو

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا — دیکھو اللہ انسانوں پر کبھی بھی کوئی ظلم نہیں کرتا

وَّلٰكِنَّ النَّاسَ بلکہ انسان خود

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ○ ۴۴-۱۰/۴۲ اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔

جن کی علمی سطح قوانین خداوندی کا احاطہ نہ کر سکی

بَلْ كَذَّبُوْا یہ لوگ ضابطہ خداوندی کی تکذیب اس لیے کرتے ہیں کہ

بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ ان کی علمی سطح اس کے حقائق کا احاطہ نہیں کر سکی

وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ اور نہ اس کے محسوس نتائج ہی ہنوز سامنے آئے ہیں

كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ بہر حال جن قوموں نے قبل ازیں اصولوں کو جھٹلایا تھا

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ○ ۱۰/۳۹ تاریخی شواہد کا مطالعہ کر کے دیکھو کہ ان ظالموں کا انجام کیا ہوا۔

انکی اطاعت کرتے ہو جنکے متعلق نہ اللہ نے کوئی سند اتاری ہے اور نہ علمی دلیل ہی ہے

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ تم قوانین خداوندی کو چھوڑ کر ان کی اطاعت کرتے ہو

مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا جن کے لئے نہ تو اللہ نے کوئی سند نازل کی ہے

وَّ مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ اور نہ ان کے بارے میں کوئی علمی دلیل ہی تمہارے پاس ہے

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ○ ۲۲/۷۱ یاد رکھو ایسے ظالموں کیلئے کوئی مددگار نہیں ہو سکتا ہے۔

تقدیر کے متعلق خلاف علم باتیں

وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ یہ لوگ کہتے ہیں یہاں تو سب کچھ اللہ کی مرضی اور تقدیر سے ہوتا ہے

مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ لہٰذا اگر اللہ نہ چاہتا تو ہم ان کی اطاعت نہ کرتے

مَالَهُمۡ بِذٰلِكَ مِنۡ عِلۡمٍۚ — دراصل یہ لوگ ایسی باتیں علم کی بنا پر نہیں کرتے
اِنۡ هُمۡ اِلَّا یَخۡرُصُوۡنَ ۝ ۴۳/۲۰ — محض قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔

جن کے مسلک کی بنیاد علم پر نہیں ہے

وَمَالَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍؕ — دیکھو ان کے مسلک کی بنیاد علم پر نہیں ہے
اِنۡ یَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّۚ — یہ لوگ محض ظن و قیاس کی پیروی کرتے ہیں
وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغۡنِیۡ — اور ظن و قیاس جہالت میں تو چل سکتے ہیں
مِنَ الۡحَقِّ شَیۡـًٔا ۝ ۵۳/۲۸ — لیکن علم و حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتے۔

جنہوں نے دلوں پر غلاف چڑھا لئے

وَقَالُوۡا قُلُوۡبُنَا — یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے دلوں پر غلاف چڑھا لئے ہیں لہٰذا
غُلۡفٌؕ بَلۡ — تمہاری کسی بات کا اثر قبول نہیں کریں گے، نہیں بلکہ تم نے اپنے آپکو
لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ ۲/۸۸ — اللہ کی طرف سے دی گئی علم کی فطری استعداد سے محروم کر لیا ہے۔

جن کے ذہن منجمد ہو جاتے ہیں

كَذٰلِكَ یَطۡبَعُ اللّٰهُ — اللہ کے قانون کے مطابق منجمد ہو جاتے ہیں
عَلٰى قُلُوۡبِ الَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ۝ ۳۰/۵۹ ان لوگوں کے ذہن جو علم و بصیرت سے کام نہیں لیتے۔

خسارہ میں رہنے والے والے

قَدۡ خَسِرَ الَّذِیۡنَ — بلاشبہ خسارے میں رہے وہ کم عقل لوگ

قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۶/۱۴۰ — جنہوں نے اپنی اولاد کو تعلیم وتربیت سے بے بہرہ رکھ کر ہلاکت میں ڈال دیا اپنی بے علمی کی وجہ سے۔

علم سے بے بہرہ لوگوں کی پیروی نہ کرو

وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۱۰/۸۹ — دیکھو ایسے لوگوں کے طریق کی ہرگز پیروی نہ کرو جو علم سے بے بہرہ ہیں۔

علم و جذبات جو وحی کے تابع نہ ہوں

اللہ کی شریعت کو چھوڑ کر بے علموں کی شریعت کی پیروی نہ کرو

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۴۵/۱۸ — دیکھو اللہ نے تمہیں اپنے قوانین پر مبنی شریعت پر قائم کیا ہے تم اسی شریعت کا اتباع کرو اور ان لوگوں کی خود ساختہ شریعت کی پیروی نہ کرو جو علم سے بے بہرہ ہیں۔

ہوشیار رہو

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۵/۴۹ — دیکھو لوگوں کے درمیان نظام حکومت اللہ کے نازل کردہ قرآن کے مطابق قائم کرو اور اس میں لوگوں کے ذاتی مفاد اور خواہشات کی قطعاً رعایت نہ کرو اور ہوشیار ہو کہ یہ لوگ تمہیں فتنہ میں ڈال کر اللہ کے نازل کردہ سے ذرہ برابر بھی ادھر اُدھر نہ لے جائیں۔

جو خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر گئے

وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ دیکھو ان لوگوں کے جذبات و تصورات کی پیروی نہ کرو جو اس سے
قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا پہلے خود بھی گمراہ ہوئے اور اپنے ساتھ اور بہت سوں کو گمراہ کر دیا
وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ۠ ۵/۷۷ اور سیدھے راستہ سے بھٹک کر کہیں سے کہیں چلے گئے۔

ظالمین میں شمار

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ اگر تم نے لوگوں کے پست جذبات و خواہشات کی پیروی کی
مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ علم وحی کے آجانے کے بعد
اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۘ ۲/۱۴۵ تو تمہارا شمار بھی ظالمین میں ہونے لگے گا۔

جو علم کے باوجود گمراہ ہو گئے

اَفَرَءَيْتَ مَنِ ان کی حالت پر غور کیا
اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ جنہوں نے اپنے جذبات اور خواہشات کو ہی اپنا خدا بنالیا ہے
وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰي عِلْمٍ دیکھو کہ کس طرح وہ علم کے باوجود گمراہ ہو گئے
وَّخَتَمَ عَلٰي سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ ان کی سننے اور سمجھنے کی صلاحیتوں پر مہریں لگ گئی ہیں
وَجَعَلَ عَلٰي بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۭ اور ان کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں ان
فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۭ حالات میں وحی خداوندی کے سوا اور کون انکی رہنمائی کر سکتا ہے
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۴۵/۲۳ کیا تم اس حقیقت پر غور کرو گے۔

جو وحی کی روشنی چھوڑ کر جذبات کے اندھیروں میں گم ہو گئے

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا یہ ظالم لوگ علم وحی کی روشنی کو چھوڑ کر

اَھوَآءَ ھُمۡ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ ۚ فَمَنۡ یَّھۡدِیۡ لپنے جذبات وخواہشات کے پیرو بن گئے اب ایسے لوگوں کی رہنمائی کون کر
مَنۡ اَضَلَّ اللّٰہُ ؕ سکتا ہے جنہوں نے اپنے آپ کو وحی کی روشنی سے محروم کر لیا
وَمَا لَھُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِیۡنَ ۝ ۳۰/۲۹ ایسے لوگوں کا تو کوئی مددگار نہیں ہو سکتا۔

جن کے جذبات ان کی غلط روش کو خوشنما بنا کر دکھاتے تھے

وَعَادًا وَّثَمُوۡدَا وَقَدۡ قوم عاد و ثمود کی تباہی کے حالات تم
تَّبَیَّنَ لَکُمۡ مِّنۡ مَّسٰکِنِھِمۡ ۟ ان کے مکانوں کے کھنڈرات سے معلوم کر سکتے ہو
وَزَیَّنَ لَھُمُ الشَّیۡطٰنُ اَعۡمَالَھُمۡ ان کے سرکش جذبات ان کی غلط روش کو خوشنما بنا کر دکھاتے تھے
فَصَدَّھُمۡ عَنِ السَّبِیۡلِ اور انہیں صحیح راستے کی طرف آنے سے روکتے تھے
وَکَانُوۡا مُسۡتَبۡصِرِیۡنَ ۝ۙ ۲۹/۳۸ حالانکہ سب کچھ سمجھتے سوچتے اور دیکھتے بھالتے تھے۔

مفاد پرستیوں کے تابع علم و دانش انکے کسی کام نہ آیا

وَلَقَدۡ مَکَّنّٰھُمۡ فِیۡمَاۤ اِنۡ مَّکَّنّٰکُمۡ فِیۡہِ جس قدر جلال اور غلبہ اس قوم کو حاصل تھا ویسا تمہیں بھی حاصل
وَجَعَلۡنَا لَھُمۡ سَمۡعًا وَّاَبۡصَارًا وَّاَفۡئِدَۃً ۫ۖ نہیں انہیں علم و دانش کے تمام ذرائع حاصل تھے
فَمَاۤ اَغۡنٰی عَنۡھُمۡ سَمۡعُھُمۡ وَلَاۤ اَبۡصَارُھُمۡ لیکن انکا علم و دانش اور فہم و فراست ان کے کسی کام نہ آئے کیونکہ
وَلَاۤ اَفۡئِدَتُھُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ انکی مفاد پرستیوں کے جذبات نے ان پر غلبہ حاصل کر لیا تھا
اِذۡ کَانُوۡا یَجۡحَدُوۡنَ ۙ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ جسکی وجہ سے وہ قوانین خداوندی کی مخالفت کرتے گئے
وَحَاقَ بِھِمۡ مَّا کَانُوۡا بِہٖ لہٰذا ان نتائج نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا
یَسۡتَھۡزِءُوۡنَ ۝ؑ ۴۶/۲۶ جن کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔

محض جذبات و خواہشات کے تابع قوم سے اللہ کی رہنمائی گم ہو جاتی ہے

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ	ان سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا
اتَّبَعَ هَوٰهُ	جو اپنے جذبات و خواہشات کی پیروی کرنے لگیں
بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؕ	اللہ کی طرف سے دی ہوئی رہنمائی کے خلاف
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی	یاد رکھو اللہ کی رہنمائی سے محروم ہو جاتی ہے
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۵۰ ۲۸/۵۰	وہ قوم جو ایسی ظالم ہو۔

انسانیت کے کھلے ہوئے دشمن

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ	اے نوع انسان تم رزق کے سرچشموں کو
حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ	خوشگوار انداز سے استعمال میں لاؤ اور اس
وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ	سلسلہ میں معاشرہ کے مفاد پرست عناصر کے پیچھے نہ لگ جانا
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝	یاد رکھو یہ مفاد پرست عناصر انسانیت کے کھلے ہوئے دشمن ہوتے ہیں
اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ	یہ تمہیں معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے کا سبق دیتے ہیں
وَالْفَحْشَآءِ	اور زیادہ سے زیادہ دولت جمع کرنے کی فحاشی سکھاتے ہیں
وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ	اور اللہ کی طرف ایسی باتیں منسوب کرنے کی ترغیب دیتے ہیں
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ	جن کا تمہیں علم ہی نہیں ان سے جب کہا جاتا ہے کہ
اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ	اللہ کی نازل کردہ وحی کا اتباع کریں تو کہتے ہیں
قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ	ہم تو اس کا اتباع کریں گے جس پر اپنے اسلاف کو پایا ہے
اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا	خواہ ان کے اسلاف نے نہ تو کچھ عقل و فکر سے کام لیا ہو

وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ○ ۱۷۰۔۲/۱٦٨ | اور نہ اللہ کی دی ہوئی رہنمائی سے فائدہ اٹھایا ہو۔

علم جہالت

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ | جب انکے رسول انکے پاس اللہ کی جانب سے واضح احکام و قوانین لے
فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ | کر آئے تو وہ اسی علم میں مگن رہے جو ان کے پاس تھا
وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ | لہٰذا ان نتائج نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا
يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ۴۰/۸۳ | جنہیں وہ ہنسی میں اُڑا دیا کرتے تھے۔

وہ مارے گئے

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ○ ۵۱/۱۰ | مارے گئے وہ جو اپنے معاملات کے فیصلے قیاس و گمان پر کرتے ہیں

انسانی علم کی محدودیت

اللہ کے علم کا احاطہ

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ | اللہ ہی کے علم میں ہے جو کچھ کہ اس کائنات کے سامنے ہے
وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ | اور جو کچھ کہ اسکے پیچھے ہے
وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ | کوئی بھی اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتا
اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ ۲/۲۵۵ | اِلّا یہ کہ جو اس کے قانون مشیت کے مطابق ہو۔

اشیائے کائنات کی تسبیح جسے تم سمجھ نہیں سکتے

وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ	اس کائنات میں ہر شے
اِلَّا یُسَبِّحُ	اپنے اپنے فرائض کی ادائیگی میں سرگرم عمل ہے جس سے
بِحَمۡدِہٖ	ایسے نتائج پیدا ہو رہے ہیں جو اللہ کی تعریف کا زندہ ثبوت ہے
وَلٰکِنۡ لَّا تَفۡقَهُوۡنَ	لیکن تم سمجھ نہیں سکتے کہ اشیائے کائنات
تَسۡبِیۡحَهُمۡ ط ۱۷/۴۴	اپنی تسبیح یا اپنے فرائض کی ادائیگی کس طرح کرتی ہیں۔

جس زندگی کا فی الحال تمہیں علم نہیں

وَمَا نَحۡنُ بِمَسۡبُوۡقِیۡنَ O	ہم قطعاً اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہارے
عَلٰۤی اَنۡ نُّبَدِّلَ اَمۡثَالَکُمۡ وَنُنۡشِئَکُمۡ فِیۡ	ان پیکروں کو بدل کر تمہیں ایک ایسی نئی شکل میں پیدا کر دیں
مَالَا تَعۡلَمُوۡنَ ۶۱-۶۰/۵۶	جس کا فی الحال تمہیں علم نہیں۔

انسان کا علم بہت محدود ہے

وَمَاۤ اُوۡتِیۡتُمۡ مِّنَ الۡعِلۡمِ	انسان کو جو علم حاصل ہے
اِلَّا قَلِیۡلًا O ۱۷/۸۵	وہ تھوڑا ہے۔

غیب کا علم

وَمَاتَدۡرِیۡ نَفۡسٌ	کوئی فرد یہ نہیں جان سکتا ہے کہ
مَّاذَا تَکۡسِبُ غَدًا ط	کل وہ کیا کرنے والا ہے

وَمَا تَدۡرِیۡ نَفۡسٌ ۢ	نہ کسی فرد کو یہ معلوم ہے کہ
بِاَیِّ اَرۡضٍ تَمُوۡتُ ؕ	اس کی موت کس جگہ واقع ہو گی
اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ ۞ ۳۱/۳۴	اللہ سب کچھ جاننے والا اور ہر بات سے باخبر ہے۔

جس زندگی کا انسان کو شعور نہیں

وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ یُّقۡتَلُ	جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں
فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَمۡوَاتٌ ؕ	انہیں مردہ مت کہو
بَلۡ اَحۡیَآءٌ	ایسے لوگ حقیقت میں زندہ ہیں
وَّلٰکِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ۞ ۲/۱۵۴	لیکن تمہیں انکی زندگی کا شعور نہیں۔

جس حد تک اللہ کا علم پہنچ سکتا ہے وہاں تک انسان کا علم نہیں پہنچ سکتا

وَعَسٰۤی اَنۡ تَکۡرَہُوۡا شَیۡئًا	ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناگوار ہو
وَّ ہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ۚ	لیکن وہی چیز تمہارے لئے خیر وبرکت کا موجب ہو
وَعَسٰۤی اَنۡ تُحِبُّوۡا شَیۡئًا	اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں بے حد پسند ہو
وَّہُوَ شَرٌّ لَّکُمۡ ؕ	لیکن وہی چیز تمہارے لئے شر کا موجب ہو لہٰذا دیکھو
وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ	جس حد تک اللہ کا علم پہنچ سکتا ہے
وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۞ ۲/۲۱۶	وہاں تک تمہارا علم نہیں پہنچ سکتا۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

عُلماء

علم کے ذریعہ سے ادراک حقیقت کرنے والے کو عَالِمٌ کہتے ہیں جس کی جمع عَالِمُوْنَ آتی ہے اور عَلِیْمٌ کی جمع عُلَمَاءُ یعنی گہرا اور پختہ علم رکھنے والے۔

ریگستان یا دوسرے راستوں میں راہ کی پہچان کے لئے جو چیزیں کھڑی کردی جاتی ہیں۔ انہیں عَلَامَۃٌ یا عَلَمٌ کہتے ہیں نیز وہ اثر یا نشان جس سے راستہ کا پتہ چلایا جا سکے۔ مَعْلَمٌ کہلاتا ہے۔

قرآن کریم میں اکثر مقامات پر ان علوم کا ذکر کیا گیا ہے۔ جنہیں دور حاضر کی اصطلاح میں خالصتاً علوم سائنس کہا جاتا ہے اور ان علوم کے ذکر کے بعد کہا گیا ہے کہ اس کے بندوں میں صرف وہی اسکی عظمت و قدرت کے سامنے جھکتے ہیں جو علماء ہیں یعنی جو ان علوم کا علم رکھتے ہیں (سائنس دان) دیکھئے کہ قرآن حکیم میں ان مقامات پر علماء کا لفظ ٹھیک ان معنوں میں استعمال کیا گیا ہے جن معنوں میں آجکل سائنس دان کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

عُلماء یعنی سائنس دان

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ تم نے غور کیا کہ اللہ کس طرح بادلوں سے پانی برساتا ہے
فَاَخۡرَجۡنَا بِہٖ ثَمَرٰتٍ مُّخۡتَلِفًا اَلۡوَانُہَا ؕ اور اس سے پھل اور فصلیں پیدا ہوتی ہیں مختلف انواع واقسام
وَمِنَ الۡجِبَالِ جُدَدٌۢ بِیۡضٌ وَّحُمۡرٌ کی اسی طرح پہاڑوں پر غور کرو کہ ان میں مختلف رنگوں کے
مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُہَا وَغَرَابِیۡبُ سُوۡدٌ خطے ہیں کوئی سفید ہے کوئی سرخ ہے اور کوئی کالا بھجنگ
وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ اسی طرح انسانوں، دیگر جانداروں
وَالۡاَنۡعَامِ مُخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُہٗ اور مویشیوں میں مختلف انواع واقسام ہیں
کَذٰلِکَ ؕ اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ اللہ کی ان تخلیقی عظمتوں کے سامنے صرف وہ لوگ جھکتے ہیں
مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ ۲۸-۲۷/۳۵ اس کے بندوں میں سے جو علماء ہیں یعنی ان علوم کو سمجھتے ہیں۔

مظاہر فطرت پر غور کرنیوالے علماء یا سائنسدانوں کو اللہ کی حقانیت نظر آجاتی ہے

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ دیکھو کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کی تخلیق میں
وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّہَارِ اور رات اور دن کے باری باری آنے میں
لَاٰیٰتٍ قوانینِ خداوندی کی محکمیت کی نشانیاں موجود ہیں
لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ۚ ان صاحبانِ عقل وبصیرت وارباب فکر ونظر کے لئے
الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ جو زندگی کے ہر گوشے میں قوانینِ خداوندی کو سامنے رکھتے ہیں
قِیٰمًا وَّقُعُوۡدًا وَّعَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ اور کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہوئے
وَیَتَفَکَّرُوۡنَ غور وفکر میں مصروف رہتے ہیں
فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کی تخلیق میں

رَبَّنَا	اور اپنی علمی تحقیق کے بعد پکار اٹھتے ہیں کہ پروردگار
مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ	آپ نے اس کارگاہ ہستی کو بے کار و بے مقصد پیدا نہیں کیا
سُبْحٰنَكَ	آپکی ذات اس سے بہت بلند ہے کہ کسی چیز کو بے مقصد پیدا کر دے
فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○	لہٰذا ہمیں جہالت و پسماندگی کے عذاب سے بچنے کی توفیق عطا
رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ	فرمائیے اے پروردگار ہماری جو قومیں جہالت و پسماندگی کے عذاب میں
فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ	مبتلا ہو جاتی ہیں وہ دنیا میں ذلت و خواری کی زندگی بسر کرتی
وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ ۳/۱۹۰-۱۹۲	ہیں اور ایسے ظالمین کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔

قوانین فطرت پر غور و فکر سے اللہ ان کے سینے علم کے لئے کھول دیتا ہے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً	تم نے غور کیا کہ کس طرح اللہ بادلوں سے پانی برساتا ہے پھر
فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى الْاَرْضِ	اس کو زمین میں سوتوں، چشموں اور دریاؤں کی شکل میں جاری کرتا
ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ	ہے پھر اس سے فصلیں اگاتا ہے مختلف اور رنگارنگ کی
ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ	پھر فصلیں پک کر خشک ہو جاتی ہیں اور پھر چور چور ہو جاتی ہیں
اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى	ان سارے معاملات میں سوچنے سمجھنے کی بڑی نشانیاں موجود
لِاُولِى الْاَلْبَابِ ○	ہیں صاحبان عقل و بصیرت کے لئے
اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ	اس طرح کے غور و فکر سے اللہ ان کے سینے کھول دیتا ہے
لِلْاِسْلَامِ	نظام خداوندی کی حقانیت کو تسلیم کرنے کے لئے
فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ	لہٰذا وہ اپنے پروردگار کی دی ہوئی روشنی میں اپنا سفر زندگی طے کرتے
فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ	ہیں لیکن خرابی ہے ان کیلئے جنکے ذہن جامد ہو جاتے ہیں

مِّنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ　　اللہ کے ان علوم کی طرف سے اور وہ

اُولٰٓئِكَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۝ ۲۲/۳۹ جہالت و پسماندگی کے اندھیروں میں زندگیاں بسر کرتے ہیں۔

علوم سائنس پر غور و فکر کرنے والے علماء

وَمِنۡ اٰيٰتِهٖ　　اللہ کے قوانین کی نشانیاں موجود ہیں

خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ　　کائنات کی بلندیوں و پستیوں کی تخلیق میں

وَاخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِكُمۡ وَاَلۡوَانِكُمۡ ؕ اور انسانوں کے زبان اور رنگ وغیرہ کے اختلاف میں

اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ　　دیکھو ان امور میں بڑے نکات موجود ہیں

لِّلۡعٰلِمِيۡنَ ۝ ۳۰/۲۲　　اہل علم کے غور و فکر کے لئے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

علماء و مشائخ کے روپ میں بہروپئے

اَحبَارٌ

مادہ: ح ب ر

خود ساختہ مذاہب کی اصطلاح میں علماء کہلانے والے پنڈت' پادری' مولوی وغیرہ

اَلْحِبرُ روشنائی جس سے لکھا جاتا ہے۔ مذہب کی اصطلاح میں مذہبی عالم یا پیشوا کو کہتے ہیں جمع اَحبَارٌ دنیا میں خود ساختہ مذاہب کا سارا کاروبار اسی مفاد پرست طبقہ کے ذریعہ سے چلتا ہے۔ اور اللہ کے دین و نظام کے مخالفین میں یہی طبقہ ہے جو ازل سے لیکر اب تک پیش پیش رہا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے قرآن میں نوع انسان کو اس طبقہ سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا ہے

وَ لَا یَغُرَّنَّکُمۡ بِاللّٰہِ الۡغَرُوۡرُ ۝ ۳۱/۳۳

''اور دیکھو ان دغابازوں کے فریب میں نہ آجانا جو اللہ کے نام پر دھوکا دیتے ہیں''۔

رُھبَانٌ

مادہ : ر ھ ب

مذہب کی اصطلاح میں درویش کہلانے والے راہب، سادھو، پیر وغیرہ

اس مادہ کے بنیادی معنوں میں خوف اور کمزوری شامل ہیں وَالرُّھبٰی اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو سفر میں تھک کر لاغر ہو گئی ہو ۔ رَھِبَ الجَمَلُ کے معنی ہیں۔ اونٹ اٹھا لیکن کمزور ہونے کی وجہ سے پھر بیٹھ گیا ۔ اَلرَّھبَانِیَّۃُ میں مسلک خانقاہیت کے خوف اور کمزوری وغیرہ کے تمام پہلو آجاتے ہیں یعنی بزعمِ خویش خوفِ خدا کی وجہ سے لذائذ دنیا کو ترک کر دینا اور اس طرح کمزور اور لاغر ہو جانا اس قسم کے زاہد کو اَلرَّاھِبُ کہتے ہیں رُھبَانٌ اس کی جمع ہے۔

قرآن حکیم رہبانیت کے متعلق کہتا ہے کہ اسے اللہ نے تجویز نہیں کیا تھا۔ لوگوں نے خود ہی مسلکِ خانقاہیت کو وضع کر لیا اور پھر اسے نباہ بھی نہ سکے۔

مذہبی پیشوا اللہ کے نظام کے سامنے رکاوٹ بنے رہتے ہیں

يٰاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا اِنَّ — اے اہل ایمان خبردار رہنا ان

كَثِيۡرًا مِّنَ الۡاَحۡبَارِ وَالرُّهۡبَانِ — مذہبی پیشواؤں سے جن کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ

لَيَاۡكُلُوۡنَ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ — لوگوں کا مال باطل ذرائع سے کھا جاتے ہیں

وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ ۹/۳۴ — اور نظامِ خداوندی کے سامنے رکاوٹ بنے رہتے ہیں۔

ان لوگوں نے مذہب کو ذریعہ معاش بنایا ہوا ہے

فَلَاۤ اُقۡسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوۡمِ ۙ‏ — ہم ستاروں کے مدار اور منزلوں کو بطور شہادت پیش کرتے ہیں

وَاِنَّہٗ لَقَسَمٌ لَّوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عَظِيۡمٌ ۙ اگر علم کی بارگاہ سے پوچھو تو یہ بڑی عظیم شہادت ہے

اِنَّہٗ لَقُرۡاٰنٌ کَرِيۡمٌ ۙ — کہ یہ بلند پایہ قرآن ایک

فِیۡ کِتٰبٍ مَّکۡنُوۡنٍ ۙ — محفوظ کتاب کے اندر نوعِ انسان کے حوالے کیا گیا ہے اس

لَّا يَمَسُّہٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ ؕ — سے وہی لوگ مستفیض ہو سکتے ہیں جنہیں قلب و نگاہ کی پاکیزگی نصیب ہو

تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ — یہ رب العلمین کی جانب سے نازل ہوا ہے

اَفَبِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ — تو کیا یہ مذہبی پیشوا حدیث کے افسانے بیان کر کے

اَنۡتُمۡ مُّدۡهِنُوۡنَ ۙ — لوگوں کو انکے صحیح مقام سے پھسلانا چاہتے ہیں ۔

وَتَجۡعَلُوۡنَ رِزۡقَکُمۡ — تاکہ اس سے ان کی روزی کا سلسلہ چلتا رہے

اَنَّکُمۡ تُکَذِّبُوۡنَ ٨٢-٧٥/٥٦ — اس طرح تکذیبِ کتاب کو اپنے لئے ذریعہ معاش بناتے ہیں۔

تفسیر کے نام پر یہ لوگ اپنی باتیں کتاب اللہ میں شامل کر دیتے ہیں

وَاِنَّ مِنۡهُمۡ لَفَرِيۡقًا — مذہبی پیشواؤں کا ایسا گروہ بھی ہے

يَّلۡوٗنَ اَلۡسِنَتَهُمۡ بِالۡكِتٰبِ — کہ وہ اپنی باتوں کو کتاب کے ساتھ اس طرح بٹ دیتے ہیں

لِتَحۡسَبُوۡهُ مِنَ الۡكِتٰبِ — کہ معلوم ہو کہ جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ اللہ کی کتاب میں سے

وَمَا هُوَ مِنَ الۡكِتٰبِ ۚ — ہے حالانکہ وہ اللہ کی کتاب میں سے نہیں ہوتا

وَيَقُوۡلُوۡنَ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ — وہ پوری دیدہ دلیری سے اپنی خود ساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کر

وَمَا هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ ۚ — دیتے ہیں حالانکہ ان کی خرافات کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں

وَيَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ — یہ لوگ اپنے جھوٹ کو اللہ سے منسوب کرتے ہیں

وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ٧٨/٣ — جانتے بوجھتے ہوئے۔

یہ لوگ احکامِ خداوندی میں ایسی تبدیلیاں کر دیتے ہیں کہ بات کچھ کی کچھ بن جاتی ہے

اَفَتَطۡمَعُوۡنَ اَنۡ یُّؤۡمِنُوۡا لَکُمۡ	کیا ان کے متعلق سمجھتے ہو کہ راہِ راست پر آ جائینگے
وَقَدۡ کَانَ فَرِیۡقٌ مِّنۡهُمۡ	حالانکہ یہ اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں
یَسۡمَعُوۡنَ کَلٰمَ اللّٰهِ	جو اللہ کے احکام و قوانین کو سننے اور سمجھنے کے بعد
ثُمَّ یُحَرِّفُوۡنَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا عَقَلُوۡهُ	ان میں ایسی تبدیلیاں کر دیتے ہیں کہ بات کچھ کی کچھ بن جاتی
وَهُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ٥ ۲/۷۵	ہے اور یہ سب کچھ وہ جان بوجھ کر کرتے ہیں۔

اللہ کی سیدھی راہ میں پیچ و خم پیدا کر دینے والے ظالم

اَلَا لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیۡنَ ٥	اللہ کی لعنت ہے ان ظالم لوگوں پر
الَّذِیۡنَ یَصُدُّوۡنَ	جو اپنی خود ساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کر کے
عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ	لوگوں کو اللہ کے سچے راستہ کی طرف آنے سے روکتے ہیں
وَیَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ؕ	اور اس کی صاف و سیدھی راہ میں پیچ و خم پیدا کر دیتے ہیں
وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ کٰفِرُوۡنَ ۱۱/۱۸-۱۹	(مذہب کو انہوں نے پیشہ بنالیا ہے) اور آخرت پر انہیں یقین نہیں رہا

اللہ کے خلاف جھوٹ باندھنے والے فتویٰ باز

وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَا تَصِفُ	اور مت بیان کیا کرو
اَلۡسِنَتُکُمُ الۡکَذِبَ	ہر اس جھوٹی بات کو جو تمہاری زبانوں پر آجائے
هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ	اور نہ حلال و حرام کے فتوے دیا کرو
لِّتَفۡتَرُوۡا عَلَی اللّٰهِ الۡکَذِبَ	دین کے نام پر خود ساختہ فتوے اللہ کے خلاف افتراپردازی ہے
اِنَّ الَّذِیۡنَ یَفۡتَرُوۡنَ عَلَی اللّٰهِ الۡکَذِبَ	اور جو لوگ اللہ کے خلاف جھوٹ باندھتے ہیں

لَا یُفۡلِحُوۡنَ ۝ ۱۶/۱۱۶	وہ کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔

انہوں نے اللہ کے دین کو کفر میں بدل ڈالا ہے

اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ	ان مذہبی پیشواؤں کی حالت پر غور کیا
بَدَّلُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ کُفۡرًا	جنہوں نے اللہ کی دی ہوئی نعمت کو کفر میں بدل ڈالا
وَّاَحَلُّوۡا قَوۡمَھُمۡ دَارَ الۡبَوَارِ ۝ۙ	اور کاروان ملت کو تباہیوں کے گھاٹ جا اتارا
جَھَنَّمَ یَصۡلَوۡنَھَا ؕ	اور اسے بربادیوں کے جہنم میں جھونک دیا
وَبِئۡسَ الۡقَرَارُ ۝ ۲۹-۲۸/۱۴	کیا برا ٹھکانا ہے جو انہوں نے پسند کیا۔

انکے پاس نہ علم وبصیرت ہے اور نہ اللہ کی دی ہوئی رہنمائی سے ہی کام لیتے ہیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ	اور ایسے لوگ بھی ہیں
یُّجَادِلُ فِی اللّٰہِ	جو قوانینِ خداوندی کے بارے میں جھگڑے نکالتے ہیں حالانکہ
بِغَیۡرِ عِلۡمٍ وَّلَا ھُدًی	انکے پاس نہ علم وبصیرت ہے اور نہ اس رہنمائی سے ہی کام لیتے ہیں
وَّلَا کِتٰبٍ مُّنِیۡرٍ ۝ۙ	جو اس روشن اور واضح کتاب میں دی گئی ہے اس کے
ثَانِیَ عِطۡفِہٖ	باوجود یہ لوگ تکبر و نخوت سے گردن اکڑائے رکھتے ہیں
لِیُضِلَّ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ	اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے گمراہ کرتے رہتے ہیں
لَہٗ فِی الدُّنۡیَا خِزۡیٌ	ایسے لوگوں کیلئے دنیاوی زندگی میں بھی ذلت ورسوائی ہے
وَّنُذِیۡقُہٗ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ	اور آخرت کی زندگی میں
عَذَابَ الۡحَرِیۡقِ ۝ ۹-۸/۲۲	جھلسا دینے والا عذاب ہے۔

یہ لوگ کھوکھلی رسومات اور بے حقیقت معتقدات کے پیچھے لگے ہوئے ہیں

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ	ان کی حالت پر غور کیا
اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ	جنہیں کتاب کی بھی کچھ شدبد ہے یہ لوگ کھوکھلی
یُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ	رسومات اور بے حقیقت معتقدات کے پیچھے لگے ہوئے ہیں
وَالطَّاغُوْتِ ۴/۵۱	اور خود ساختہ باطل قوانین کی پیروی کرتے ہیں۔

ان کی مسجدیں تفرقہ بازی کے گڑھ ہیں

وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا	یہ لوگ مسجد تعمیر کرتے ہیں کہ نظام خداوندی کو نقصان پہنچائیں اور
وَّکُفْرًا وَّتَفْرِیْقًا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ	کفر کی راہ کشادہ کریں اور مومنین کے درمیان تفرقہ بازی پیدا کر
وَاِرْصَادًا لِّمَنْ	دیں اور کمین گاہ مہیا کریں ان کیلئے
حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ	جو پہلے سے ہی نظام خداوندی کے دشمن ہیں
وَلَیَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰی ؕ	یہ لوگ ہزار قسمیں کھائینگے کہ ان کا مقصد نیک ہے
وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَکٰذِبُوْنَ ۝ ۹/۱۰۷	لیکن اللہ شہادت دیتا کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔

اور ان کے متبعین جہلا ہیں

وَمِنْهُمْ اُمِّیُّوْنَ	ان کے متبعین وہ جہلا ہیں جو خود تو
لَا یَعْلَمُوْنَ الْکِتٰبَ	اللہ کے احکام و قوانین کے متعلق کچھ جانتے نہیں
اِلَّآ اَمَانِیَّ	اور خوش عقیدگی کی جھوٹی آرزوؤں کو پلے باندھے رکھتے ہیں
وَاِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ ۝	اور توہم پرستیوں، اور قیاس آرائیوں میں مست رہتے ہیں

فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ	لہٰذا ہلاکت ہے ان بد انجام لوگوں کے لئے
یَکۡتُبُوۡنَ الۡکِتٰبَ بِاَیۡدِیۡہِمۡ ۙ	جو اپنے ذہن سے شریعت کے احکام وضع کرتے ہیں
ثُمَّ یَقُوۡلُوۡنَ ہٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ	اور ان سے کہتے ہیں کہ "یہ اللہ کی طرف سے ہیں"
لِیَشۡتَرُوۡا بِہٖ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؕ	اسطرح اپنے لئے حقیر حقیر فائدے حاصل کرتے ہیں افسوس
فَوَیۡلٌ لَّہُمۡ مِّمَّا کَتَبَتۡ اَیۡدِیۡہِمۡ	ہے اس شریعت پر جسے یہ اس طرح وضع کرتے ہیں اور صد
وَوَیۡلٌ لَّہُمۡ مِّمَّا یَکۡسِبُوۡنَ ۝ ۲/۷۹	افسوس ہے اس کمائی پر جسے یہ اسکے بدلے میں حاصل کرتے ہیں۔

ان سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی	ان سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اپنے پاس سے شریعت
عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ؕ ۱۱/۱۸	گھڑتے ہیں اور اس جھوٹ کو اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں۔

ان کے ہاتھ کی صفائی

وَجَعَلُوۡا لِلّٰہِ مِمَّا ذَرَاَ	یہ مذہبی پیشوا اللہ کے نام پر حصے ٹھہراتے ہیں
مِنَ الۡحَرۡثِ وَالۡاَنۡعَامِ نَصِیۡبًا	لوگوں کے مال میں انکی فصلوں اور مویشیوں وغیرہ میں
فَقَالُوۡا ہٰذَا لِلّٰہِ بِزَعۡمِہِمۡ	یہ لوگ اپنے طور پر ایک حصہ اللہ کا ٹھہراتے ہیں
وَہٰذَا لِشُرَکَآئِنَا ۚ	اور ایک حصہ اس کے شریکوں کا
فَمَا کَانَ لِشُرَکَآئِہِمۡ فَلَا یَصِلُ اِلَی اللّٰہِ ۚ	شریکوں والا حصہ تو خیر اللہ کو کیا ملنا تھا
وَمَا کَانَ لِلّٰہِ فَہُوَ یَصِلُ اِلٰی شُرَکَآئِہِمۡ	بلکہ اللہ والا حصہ بھی یہ شریک ہڑپ کر جاتے ہیں
سَآءَ مَا یَحۡکُمُوۡنَ ۝ ۶/۱۳۶	کیا خوب بندر بانٹ ہے۔

اگر مذہبی پیشوائیت کو اقتدار مل جائے تو لوگوں کو بھوکا مار دیں

أُولَٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنتیں برستی ہیں اور

وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ۝ جن پر اللہ کی لعنت ہو جائے ان کا حامی و ناصر اور کون ہو سکتا ہے

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ یہ بھی غنیمت ہے کہ انہیں ملکوں میں اقتدار نصیب نہیں

فَاِذًا اگر کہیں انہیں اقتدار مل جاتا

لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ۝ۙ تو یہ لوگوں کو بھوکا مار دیتے اور کسی کو کچھ نہ دیتے

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى یہ لوگوں سے اس بات پر بھی حسد کرتے ہیں کہ

مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ج ۵۴-۵۲/۴ اللہ انہیں اپنے فضل و کرم سے نواز تا کیوں ہے۔

اہل طریقت

روحانیت اور تزکیہ نفس کے غلط دعوے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ ان اہل طریقت کی حالت پر غور کیا جن کا دعویٰ ہے کہ انکا

يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ تزکیہ نفس ہو رہا ہے اور وہ روحانیت کی منزلیں طے کر رہے ہیں

بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ حالانکہ تزکیہ نفس مشیت ایزدی سے طے ہوئے نظام کے اندر ہوتا

وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ ہے اس نظام کے تحت ہر کسی کا تزکیہ نفس ہو جاتا ہے کسی کیساتھ

اُنْظُرْ كَيْفَ ذرا سی بھی زیادتی نہیں ہوتی، دیکھو کس طرح یہ مدعیان روحانیت

يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اپنے خود ساختہ مسلک و مشرب کو اللہ سے منسوب کر کے اللہ پر

وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ ۵۰-۴۹/۴ جھوٹ اور افترا باندھتے ہیں جس سے انکی ذات میں بجائے تزکیہ کے

اور بھی ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔

رہبانیت لوگوں کی اپنی ایجاد ہے

وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوهَا — رہبانیت اور خانقاہیت لوگوں نے خود ہی ایجاد کر لی
مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ — ہم نے انہیں ایسا کرنے کے لئے ہرگز نہیں کہا تھا انہوں
إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ — نے اپنے طور پر اسے اللہ کی رضا جوئی سمجھ کر اختیار کیا تھا
فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ ۵۷/۲۷ لیکن اسے بھی جیسا نباہنا چاہئے تھا نباہ نہ سکے۔

یہ لوگ اپنے سروں پر دہرا بوجھ لاد رہے ہیں

لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ یہ مذہبی پیشوا قیامت کے روز اپنے اعمال کا بوجھ بھی پورا پورا
وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ — اٹھائینگے اور ان لوگوں کے اعمال کا کچھ حصہ بھی
يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ — جنہیں یہ علم کی روشنی کے بغیر گمراہ کرتے رہے
أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ۝ ۱۶/۲۵ — کیسا برا بوجھ یہ اپنے اوپر لادے جا رہے ہیں۔

لوگوں نے انہیں خدائی کا درجہ دے رکھا ہے

اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ — لوگوں نے ان ملاؤں اور پیروں کو
أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ ۹/۳۱ — خدائی کا درجہ دے رکھا ہے اللہ کے نظام و قانون کو چھوڑ کر۔

اپنی خود ساختہ شریعت کو وحی کا درجہ دینے والے مفاد پرستوں کے پیچھے مت چلو

وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ — دیکھو ان مفاد پرستوں کے پیچھے مت چلو جو ہمارے
كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا — قوانین کی خلاف ورزی کر کے انکی تکذیب کرتے ہیں

وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ	اور جنہیں اللہ کے قانونِ مکافات پر یقین ہی نہیں
وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝ ۶/۱۵۰	اور اپنی خود ساختہ شریعت کو وحیِ خداوندی کا درجہ دیتے ہیں۔

دیکھو اللہ کے نام پر دھوکا دینے والوں کے جال میں نہ پھنس جانا

وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ	دیکھو ان فریب کاروں کے جال میں نہ پھنس جانا
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ ۳۱/۳۳	جو اللہ کے نام پر دھوکا دیتے ہیں۔

اللہ کے متعلق ان کے گھٹیا تصورات

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ	یہ لوگ جو تصورات اللہ کے متعلق پیش کرتے ہیں
مَايَكْرَهُوْنَ	وہ اس قدر گھٹیا ہیں کہ خود انہیں اپنے لئے پسند نہیں
وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ	انکی زبانوں پر ہر وقت جھوٹ رہتا ہے
اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ	یہ اپنے متبعین کو خوشگواریوں کی بشارت دیتے ہیں
لَاجَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ	حالانکہ یہ پستیوں کی آگ میں جلنے والے ہیں
وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ۱۶/۶۲	دوسروں سے پیچھے رہ جانے والے پسماندہ لوگ۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

ولی، ولایت۔ اولیاء

مادہ : و ل ی

اَلْوَلِیُ کے بنیادی معنی ہیں کسی کے قریب ہونا۔ قرب کے اعتبار سے اَلْوَلِیُ دوست اور مددگار کو کہتے ہیں۔ اَلْمُوَالَاۃُ ایک دوسرے سے محبت اور دوستی کرنا معاہدہ کرنا ایک دوسرے کے قریب ہونا۔ نیز اس کے معنی دو لڑنے جھگڑنے والوں کے درمیان صلح صفائی کے لئے دخل اندازی کرنا بھی ہیں۔

وَلّٰی کے متضاد معنی آتے ہیں کسی کی طرف رجوع کرنا بھی اور کسی سے اعراض کرنا بھی۔ وَلّٰی ھَارِبًا "پیٹھ موڑ کر بھاگا" اور فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ "اپنا رخ مسجد الحرام کی طرف کرو" قرآن مجید میں یہ مادہ ان تمام مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً کسی کی طرف رخ کرنا۔ ۲/۱۱۵ روگردانی کرنا ۲/۱۴۲ حاکم بن جانا۔ ۲/۲۰۵ غلبہ واقتدار ۱۸/۴۵ مددگار حمائتی۔ ۷/۱۱۱ وارث ۱۷/۳۳ دورکارشتہ دار ۱۹/۵۔ قرآن حکیم نے اللہ اور انسان کا تعلق اس قسم کا قرار دیا ہے۔ جسے عام طور پر رفاقت کا تعلق کہتے ہیں اگر انسان قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرے۔ تو اللہ انسان کا ولی یا رفیق بن جاتا ہے اور اس کے قانون کے حیات بخش نتائج اس کے شامل حال ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف ان قوانین کی اطاعت سے انسان کے ہاتھوں اللہ کے کائناتی پروگرام کی تکمیل ہوتی جاتی

ہے اور کائنات میں حسن و نکھار پیدا ہو جاتا ہے اس طرح انسان اللہ کا رفیق بن جاتا ہے چنانچہ قرآن کریم نے ایک طرف اللہ کو مومنین کا ولی کہا ہے اور دوسرے طرف مومنین کو اولیاء اللہ کہا ہے۔

لہٰذا قرآن کی رو سے اولیاء اللہ کا کوئی خاص گروہ نہیں ہوتا۔ تمام اہل ایمان اولیاء اللہ کہلاتے ہیں یہ جو ہمارے ہاں خاص خاص انسانوں کو اولیاء اللہ سمجھا جاتا ہے اور ان کی خصوصیات فوق الفطرت کرامات کا ظہور قرار دی جاتی ہیں تو یہ تصور غیر قرآنی ہے اور دوسرے مذاہب سے مستعار لیا ہوا۔

انسان کا ولی تو صرف اللہ ہے

اَمِ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءَ	کیا انہوں نے غیر اللہ کو اولیاء ہمار کھا ہے
فَاللّٰهُ هُوَ الۡوَلِىُّ ۴۲/۹	حالانکہ ولی تو صرف اللہ ہے۔

کتاب نازل کرنے والا اللہ ہی انسان کا ولی ہے

اِنَّ وَلِىَّ اللّٰهُ	کہو میرا ولی تو اللہ ہے
الَّذِىۡ نَزَّلَ الۡكِتٰبَ ۷/۱۹۶	جس نے یہ کتاب نازل کی۔

مومنین کا ولی اللہ ہے

اَللّٰهُ وَلِىُّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا	اہل ایمان کا ولی تو اللہ ہے
يُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	جو انہیں جہالت و گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر
اِلَى النُّوۡرِ ۲/۲۵۷	علم و بصیرت کی روشنیوں میں لے آتا ہے۔

متقین کا ولی اللہ ہے

وَاللّٰهُ وَلِىُّ	اللہ ولی یا رفیق ہے ان لوگوں کا

الْمُتَّقِيْنَ ۴۵/۱۹ جواس کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں۔

انسان کے لئے اللہ کے سوا کوئی اور ولی نہیں

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور اللہ کے سوا تمہارے لئے

مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۲/۱۰۷ نہ تو کوئی ولی ہے اور نہ مددگار ہے۔

اللہ کے نازل کردہ کے سوا کسی اور ولی کا اتباع مت کرو

اِتَّبِعُوْا مَآ دیکھو تم صرف اس کا اتباع کرو

اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ جو تمہارے پروردگار کی جانب سے تمہاری طرف نازل کیا گیا

وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۷/۳ اور اس کے سوا دیگر اولیاء کا ہرگز اتباع مت کرو۔

نظام خداوندی ہی تمہارا ولی اور مددگار ہے

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ تمہارا ولی اور مددگار

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۵/۵۵ نظام خداوندی ہے۔

اللہ انسان کے اعمال کی وجہ سے اس کا ولی بنتا ہے

وَهُوَ وَلِيُّهُمْ اور اللہ ان لوگوں کا ولی ہے

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ۶/۱۲۷ ان کے اچھے اعمال کی وجہ سے۔

اور تمام اہل ایمان اولیاء اللہ یا اللہ کے رفیق ہوتے ہیں

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ یاد رکھو اولیاء اللہ یا اللہ کے رفیقوں کے

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ تمام خوف ختم ہو جاتے ہیں

وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ۝	اور وہ ہر طرح کی پریشانیوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں
اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا	یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے قوانین کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں
وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ۝	اور ان کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
لَهُمُ الۡبُشۡرٰى فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا	ان کے لئے دنیاوی زندگی میں بھی خوشگواریاں و سرفرازیاں ہیں
وَفِى الۡاٰخِرَةِ	اور اخروی زندگی میں بھی شادابیاں و کامرانیاں
لَاتَبۡدِيۡلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۱۰/۶۲-۶۴	یہ اللہ کا قانون ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں آسکتی۔

اللہ کا قرب حاصل کرنے کے سلسلہ میں غلط فہمی

وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ	جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کو
اَوۡلِيَآءَ	اولیاء بنالیتے ہیں
مَانَعۡبُدُهُمۡ اِلَّا	وہ ان کی اطاعت اس غلط فہمی میں کرتے ہیں کہ
لِيُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلۡفٰى ۳۹/۳	ان کے ذریعہ سے انہیں اللہ کا قرب حاصل ہو جائے گا۔

یہ خود ساختہ ولی تو اپنے نفع نقصان کا اختیار بھی نہیں رکھتے

قُلۡ اَفَاتَّخَذۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهٖۤ	کہو کیا تم اللہ کے بجائے ان کو اپنے
اَوۡلِيَآءَ	اولیاء بناتے ہو
لَايَمۡلِكُوۡنَ لِاَنۡفُسِهِمۡ	جو تمہارے تو کیا اپنے
نَفۡعًا وَّلَا ضَرًّا ۱۳/۱۶	نفع نقصان کا اختیار بھی نہیں رکھتے۔

مکڑی کا جالا

مَثَلُ الَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	جن لوگوں نے اللہ کے بجائے دوسروں کو

اَوۡلِیَآءَ	اولیاء بنالیا
کَمَثَلِ الۡعَنۡکَبُوۡتِ	یوں سمجھو جیسے وہ مکڑی کے جالے میں پھنس گئے
اِتَّخَذَتۡ بَیۡتًا وَاِنَّ اَوۡهَنَ	بہر حال مکڑی دوسروں کو پھانسنے کے لئے جالا تنتی تو ہے
الۡبُیُوۡتِ لَبَیۡتُ الۡعَنۡکَبُوۡتِ	لیکن سب جانتے ہیں کہ کمزور ترین گھر مکڑی کا ہوتا ہے
لَوۡ کَانُوۡا یَعۡلَمُوۡنَ ۲۹/۴۱	کاش یہ لوگ ان امور کو علم کی بارگاہ میں پیش کرتے۔

کوئی ایسا ولی نہیں جو اللہ کی گرفت سے بچا سکے

مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِیٍّ	دیکھو اللہ کے سامنے کوئی ولی ایسا نہیں
وَّلَا وَاقٍ ۱۳/۳۷	جو اس کی گرفت سے تمہیں بچا سکے۔

یہ اولیاء تمہارے کسی کام نہیں آسکیں گے

وَلَا یُغۡنِیۡ عَنۡهُمۡ	جو کچھ دنیا میں انہوں نے کمایا
مَّا کَسَبُوۡا شَیۡئًا	ان میں سے کوئی چیز ان کے کسی کام نہیں آسکے گی نہ ان کے
وَّلَا مَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	وہ سرپرست ہی ان کے لئے کچھ کر سکیں گے جنہیں اللہ کے
اَوۡلِیَآءَ ۴۵/۱۰	بجائے انہوں نے اپنے اولیاء بنا رکھا ہے۔

جن کافروں کے لئے جہنم تیار رکھی گئی ہے

اَنۡ یَّتَّخِذُوۡا عِبَادِیۡ مِنۡ دُوۡنِیۡۤ	کیا ان لوگوں نے اللہ کے بجائے اس کے بندوں کو
اَوۡلِیَآءَ	اولیاء بنالیا ہے
اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا جَهَنَّمَ	یاد رکھو ہم نے جہنم تیار کر رکھی ہے
لِلۡکٰفِرِیۡنَ نُزُلًا ۱۸/۱۰۲	ایسے کافروں کی ضیافت کے لئے۔

ولایت کے مروجہ تصور کی تردید

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ	کہو تعریف ہے اس اللہ کی
لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا	جس نے نہ کسی کو اپنا بیٹا بنایا
وَّلَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ	نہ اس نے اپنی حکومت میں کسی کو شریک کیا
وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ	نہ اس نے اس غرض سے کسی کو اپنا ولی بنایا
مِّنَ الذُّلِّ ۱۷/۱۱۱	کہ وہ اتنا کمزور اور عاجز ہے کہ اسے کسی مددگار کی ضرورت ہو۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋

رُشد۔مُرشد

مادہ : ر ش د

اس لفظ کے بنیادی معنی ہیں معاملہ کا صحیح حل یا صحیح راستہ پالینا، اَلرُّشْدُ ۔ سختی سے راہ راست پر استقامت کو کہتے ہیں اور یہ صحیح رہنمائی اور ہدایت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اس کے معانی میں صحیح راستے کی طرف رہنمائی کے علاوہ منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے ضروری تدابیر اور ان کی کامیابی کے لئے آسانیاں بہم پہنچانا بھی ہے۔ چنانچہ المراشد ۔ان راستوں کو کہتے ہیں جو منزل مقصود تک پہنچادیں۔

لہذا رُشد ایک جامع لفظ ہے جس میں ہدایت 'حکمت ، بصیرت سے لے کر منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لئے عملی تدابیر اور راستے کے خطرات اور نقصانات سے بچنے کے سامان سب آجاتے ہیں اور یہ سب کچھ قوانین خداوندی کی اطاعت سے ملتا ہے۔اسی لئے قرآن کریم نے اس کی تصریح کر دی ہے کہ اللہ اور اس کے قوانین کے سوا نہ کوئی ولی ہے نہ مرشد ۱۸/۱۷۔

o

اللہ نے وحی کے ذریعے ہدایت ورشد بھی واضح کر دیا ہے اور گمراہی بھی

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قف لا	دیکھو دین کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں
قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ	وحی کے ذریعہ سے راہ رشد وہدایت بھی واضح کر دی گئی ہے
مِنَ الْغَیِّ ج ۲/۲۵۶	اور گمراہی بھی لہٰذا ہر کسی کو انتخاب راہ کی آزادی ہے۔

اللہ ہر انسان کے قریب ہے اس تک پہنچنے کیلئے کسی ولی یا مرشد کی ضرورت نہیں

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ	جب میرے بندے تم سے میرے متعلق دریافت کریں
فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط	تو انہیں بتاؤ کہ میں ہر وقت انکے قریب ہوتا ہوں
اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ	قرآن میں دیا گیا میرا قانون ہر متلاشی کی رہنمائی کرتا ہے
اِذَا دَعَانِ لا	جب بھی وہ رہنمائی کیلئے اس کی طرف رجوع کرے لہٰذا
فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ	چاہئے کہ لوگ میری اس دعوت کو قبول کر لیں اور میرے
وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ	قانون کی صداقت پر ایمان لاتے ہوئے اسکی اطاعت کریں
لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ ۲/۱۸۶	اس طرح وہ زندگی کی صحیح اور متوازن راہ پالیں گے۔

اللہ کی دی ہوئی رہنمائی ہی انسان کو منزل مقصود تک پہنچاتی ہے

مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ	جسے اللہ کی رہنمائی میسر آجائے
فَھُوَ الْمُھْتَدِ ج	وہی منزل مقصود تک پہنچتا ہے
وَمَنْ یُّضْلِلْ	اور جو اس راہ سے بھٹک جائے

فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا ۝ ۱۸/۱۷ تو اسے کوئی اور ولی یا مرشد منزل مقصود تک نہیں پہنچا سکتا۔

وسیلہ

مادہ: و س ل

اَلْوَسِیْلَۃُ کسی چیز کی طرف رغبت کے ساتھ پہنچنا۔ لہٰذا مفہوم کے اعتبار سے یہ لفظ اَلْوَصِیْلَۃُ سے زیادہ خاص ہے کیونکہ وَصِیْلَۃُ' کے معنی کسی چیز تک پہنچنا ہیں اور وَسِیْلَۃُ' کے معنی رغبت کے ساتھ پہنچنا ہیں۔ نیز اس کے معنی منزلت، مقام و مرتبہ کے ہیں اور ہر وہ چیز جس کے ذریعے کسی دوسرے سے قُرب حاصل کیا جائے۔

ہمارے ہاں لفظ وسیلہ پر اشخاص پرستی کی ایک عمارت قائم کر لی گئی ہے جس کی روسے یہ باطل عقیدہ وضع کیا گیا ہے کہ اللہ تک پہنچنے کے لئے وسیلہ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ وسیلہ ہے پیرو مرشد لہٰذا مرشد کے بغیر اللہ تک پہنچا ہی نہیں جا سکتا۔

اس عقیدہ نے مسلمانوں کو انسان پرستی کی زنجیروں میں جکڑ کر فکر و عمل کی آزادیوں سے محروم کر دیا ہے اور وہ دنیا میں سر اٹھا کر چلنے کے قابل ہی نہیں رہے۔

یہ عقیدہ قرآن کریم کی بنیادی تعلیم کے ہی خلاف ہے۔ قرآن کی رُو سے انسان اور اللہ کا براہ راست تعلق قائم ہوتا ہے یعنی جب انسان اللہ کے احکام و قوانین کی اطاعت کرتا ہے تو اس کا تعلق اللہ سے قائم ہو جاتا ہے چنانچہ قرآن میں فرمایا گیا "اے رسولؐ جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں تو انہیں بتاؤ کہ میں انکے قریب ہوں اور ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں" (۲/۱۸۶) لہٰذا اللہ سے تعلق

قائم کرنے کے لئے اس کے قوانین کے سوا کوئی اور وسیلہ نہیں۔

o

اللہ اور بندے کے درمیان اسکے قوانین کے سوا کوئی اور وسیلہ نہیں

اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ	جس اللہ کے قانون مکافات کی ہمہ گیری اور جزرسی کا یہ عالم
عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ج	ہے کہ وہ ہر فرد کے اعمال پر پوری پوری نگاہ رکھتا ہے
وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ط	کیا وہ اپنی مدد کیلئے انکے ٹھہرائے ہوئے شرکاء کا محتاج ہو سکتا
قُلْ سَمُّوْهُمْ ط	ہے کہو تم انکے علم کی تفصیلات بیان کرو تاکہ پتہ چلے کہ روئے
اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا	زمین پر کونسی بات ایسی ہے جو اللہ کے احاطۂ علم سے باہر رہ گئی
يَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ ۱۳/۳۳	ہے جس کی خبر تم ان شرکاء کے ذریعے اللہ کو دینا چاہتے ہو۔

جو خود وسیلے کی تلاش میں ہیں وہ تمہارا وسیلہ کیا بنیں گے

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ	کہو جن ہستیوں کو تم اپنا کارساز سمجھتے ہو
زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ	انہیں ذرا پکار کے تو دیکھو
فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ	تمہیں معلوم ہوگا کہ یہ نہ تو تمہاری کسی مصیبت کو ہٹا سکیں گے
عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا o	اور نہ تمہارے حالات ہی بدل سکیں گے
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ	دیکھو ان کے پیر و مرشد کی تو اپنی یہ حالت ہے کہ یہ
يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ	اپنے پروردگار کے حضور
الْوَسِيْلَةَ ۱۷/۵۶-۵۷	خود وسیلے کی تلاش میں ہیں۔

اللہ کے قوانین کی پیروی اور اسکے نظام کے قیام واستحکام کیلئے جدوجہد ہی تمہارا وسیلہ ہے

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اتَّقُوا اللّٰهَ	تم اللہ کے قوانین کی پوری طرح پیروی کرو
وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ	اور اللہ کے ہاں درجہ مرتبہ قرب و منزلت طلب کرو
وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ	جس کا عملی طریقہ قیام و استحکام نظامِ خداوندی کیلئے جدوجہد
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ۵/۳۵	کرنا ہے اسی سے تم اس مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہو۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄

الہام، کشف، کرامات

اِلْهَامٌ

مادہ: ل ہ م

لَهِمَهٗ يَلْهَمُهٗ ۔ لَهْمًا کسی چیز کو یک بارگی نگل لینا رَجُلٌ لَهِيْمٌ بہت کھانے والا آدمی اَلْهَمَهٗ الشَّيْءَ اس نے اسے کوئی چیز نگلوا دی اسی سے اِلْهَامٌ ہے۔

ایک خود ساختہ عقیدہ ہے کہ اللہ نے انسان کی فطرت میں نیکی و بدی، خیر و شر، حق اور باطل کی تمیز کی استعداد رکھ دی ہے اگر انسان پر خارجی اثرات نہ ہوتے تو ہر انسان حق کے راستہ پر از خود چلتا لیکن غلط ماحول اور ناقص تعلیمی اثرات انسان کی فطرت کو مسخ کر دیتے ہیں اور انسان وہ کچھ بن جاتا ہے جو کچھ اس کے والدین یا معاشرہ اسے بنادے اگر انسان پر خارجی اثرات نہ ہوتے تو ہر انسان حق کے راستہ پر از خود چلتا اور اس کے ثبوت میں یہ آیت پیش کی جاتی ہے۔

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۞ ۹۱/۸

انسانی ذات کے اندر ایسی صلاحیت رکھ دی گئی ہے کہ یہ چاہے تو غلط روش پر چل کر اپنے اندر انتشار پیدا کر لے اور چاہے تو قوانین خداوندی کی پیروی کر کے اپنے اندر استحکام پیدا کر لے ظاہر ہے کہ

اس آیت کے مفہوم کا مندرجہ بالا عقیدہ سے کوئی تعلق نہیں یہ عقیدہ خلافِ حقیقت اور غلط ہے کیونکہ ایسے بچے بھی پائے گئے ہیں جو پیدائش کے ساتھ ہی کسی حادثے کی وجہ سے انسانی بستیوں سے الگ ہو کر جنگل میں چلے گئے ہیں اور وہاں ان کی پرورش انسانی اثرات سے یکسر دور رہ کر ہوئی لیکن جب وہ بڑے ہوئے تو بالکل جانور تھے حق و باطل کی تمیز تو ایک طرف ان میں کھانے پینے کے معاملہ میں بھی عام انسانوں کی سی تمیز نہ تھی لہٰذا یہ تصور صحیح نہیں کہ خیر و شر کی تمیز انسان کی فطرت کے اندر رکھ دی گئی ہے۔

اس کے علاوہ یہ تصور بھی غلط ہے کہ فلاں بزرگ کو اللہ کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی رو سے علم کے سرچشمے دو ہی ہیں ایک وحی یعنی اللہ کی طرف سے براہ راست علم کا ملنا یہ حضرات انبیاء کرامؑ کے ساتھ مخصوص تھا اور ختم نبوت کے ساتھ ہی اس کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا اور دوسرا سرچشمہ عقل انسانی ہے جس میں ہر انسان شریک ہوتا ہے لہٰذا ختم نبوت کے بعد دو چیزیں ہمارے پاس رہ گئیں ایک تو وحی کی رو سے ملی ہوئی تعلیم جو قرآن کریم کے اندر ہے اور دوسری عقل انسانی اب صحیح راستہ یہ ہے کہ مسائل زندگی کا حل قرآن کریم کی روشنی میں انسانی عقل وبصیرت کی رو سے کیا جائے۔ بنابریں یہ تصور کہ رسول اللہؐ کے بعد کسی انسان کو اللہ کی طرف سے براہ راست کوئی علم عطا ہوتا ہے ایسا عقیدہ ہے جس سے ختم نبوت کی مہر ٹوٹتی ہے لہٰذا کشف، الہام، وحی خفی وغیرہ کی اصطلاحات خلاف قرآن اور دوسروں سے مستعار لی ہوئی ہیں۔

کشف

مادہ: ک ش ف

اَلْکَشْفُ پردہ اُٹھا دینا، کسی بات کو ظاہر کر دینا، حقائق کو منکشف کر دینا، ہمارے ہاں ایک عام عقیدہ ہے کہ بعض برگزیدہ انسانوں کو اللہ کی طرف سے کشف یا الہام ہوتا ہے یعنی اللہ سے ہم کلام ہوتے ہیں اور اس طرح انہیں غیب کی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں۔

اللہ سے اس طرح علم حاصل کرنے کا نام وحی تھا جو حضور نبی کریم ﷺ کی ذات پر ختم ہو گیا اب

اس قسم کا عقیدہ کہ کسی کو اللہ کی طرف سے براہ راست علم حاصل ہوتا ہے خواہ اس کا نام کشف یا الہام وغیرہ رکھ دیا جائے ختم نبوت کی نقیض ہے قرآن کریم سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا اس قسم کے عقائد ہم نے دوسروں سے مستعار لیے ہیں۔ ختم نبوت کے بعد علم کے سرچشمے دو ہی ہیں۔ایک قرآن حکیم اور دوسرا عقل و علم جو مطالعہ، مشاہدہ، تجربہ، تفکر، تدبر سے حاصل ہوتا ہے۔ غیب کا علم صرف حضرات انبیاء کرامؑ کو بذریعہ وحی حاصل ہوتا تھا۔ ختم نبوت کے بعد یہ سلسلہ ختم ہو گیا لہٰذا اب اس قسم کا عقیدہ رکھنا ختم نبوت کی مہر کو توڑنا ہے۔

کرامات

انسان اگر اپنی قوتِ خیال یا قوتِ ارادی کو ایک خاص انداز سے نشوونما دے تو اس سے بعض ایسی باتیں سرزد ہونے لگتی ہیں جو عقلِ عامہ کے لئے حیران کن ہوتی ہیں لوگ انہیں خوارق عادات یا کرامات سمجھنے لگ جاتے ہیں اور جس سے ایسی باتیں سرزد ہوں اسے صاحبِ کرامت اور روحانی قوتوں کا مالک قرار دیا جاتا ہے لیکن ان باتوں کا روحانیت یا دین سے کوئی تعلق نہیں یہ محض قوتِ ارادی کی نشوونما کے کرشمے ہیں۔ جسے ہر انسان بلا تمیز مذہب و ملت خاص مشقوں کے ذریعہ سے حاصل کر سکتا ہے چنانچہ اب مغرب میں اسے بطور فن حاصل کیا جاتا ہے اور اسکے لئے درسگاہیں قائم ہو رہی ہیں۔ اس سے بہت سی بیماریوں کے علاج میں مدد لی جاتی ہے۔

قرآن کریم میں یہ واحد آیت ہے جس میں لفظ الہام آیا ہے

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ○	اس حقیقت پر شاہد ہے سورج اور اس کی ضیاباریاں
وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ○	اور چاند جو روشنی مستعار لینے کے لئے اس کے پیچھے آتا ہے
وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ○	دن اور اس کی جلوہ فروزیاں رات اور اس کی ظلمت انگیزیاں
وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ○	اجرامِ فلکی اور جس انداز سے انہیں بنایا گیا ہے
وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ○	زمین اور جس انداز سے اسے پھیلایا گیا ہے

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝	انسانی ذات اور جس انداز سے اسے متوازن بنایا گیا ہے پھر اسکے
فَاَلْهَمَهَا	اندر جس انداز سے اس امر کی صلاحیت رکھ دی گئی ہے کہ
فُجُوْرَهَا	چاہے تو غلط روش پر چل کر اپنے اندر انتشار پیدا کر لے اور چاہے
وَتَقْوٰهَا ۝	تو اس انتشار سے محفوظ رہ کر مستحکم سے مستحکم تر ہوتی جائے یقیناً
قَدْ اَفْلَحَ	یہ تمام پروگرام اس بات پر شاہد ہے کہ کامیاب و کامران وہ ہوا
مَنْ زَكّٰهَا ۝	جس نے اللہ کے قوانین پر عمل کر کے اپنی ذات یا روح کی نشوونما
وَقَدْ خَابَ	کر لی اور ناکام و نامراد وہ ہوا جس نے اپنی ذات کو مفاد پرستیوں
مَنْ دَسّٰهَا ۝ ۹۱/۱۔۱۰	کے نیچے دبا کر اسے ابھرنے نہ دیا اور وہ غیر نشوونما یافتہ رہ گئی۔

اور اس آیت سے لفظ کشف کے مفہوم کی وضاحت ہو جاتی ہے

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ	وہ کون ہے جو مجبور و محکوم قوم کی پکار سنتا ہے
اِذَا دَعَاهُ	اور اپنا نظام و قوانین دے کر
وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ	اس کی پریشانیاں و تکالیف رفع کرتا ہے
وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ۲۷/۶۲	اور پھر اسے خلافتِ ارض عطا کر دیتا ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

غیب کا علم

مادہ : غ ی ب

ہر وہ چیز جو نگاہوں سے اوجھل ہو غَیَبْ" کہلاتی ہے ۔ اگر وہ چیز تصور میں موجود ہو لیکن نگاہوں سے پوشیدہ ہو تو پھر بھی غَیَبْ" ہی کہلائے گی غَیَبْ" کیلئے ضروری ہے کہ وہ کہیں موجود ضرور ہو لیکن آنکھوں سے اوجھل ہو۔ جب غیب آنکھوں کے سامنے آجائے گا تو مشہود ہو جائے گا اور اگر اس کا کہیں وجود ہی نہیں تو پھر اسے غیب نہیں کہیں گے۔

قرآن کریم میں ہے کہ اللہ کے سوا غیب کا علم کسی کو نہیں حتٰی کہ رسولوں کو بھی از خود غیب کا علم نہیں ہوتا البتہ اللہ تعالےٰ انہیں غیب کی بعض باتوں کا علم وحی کے ذریعے عطا کر دیتا ہے۔ اب چونکہ سلسلۂ نبوت و رسالت ختم ہو چکا ہے لہٰذا اب کسی کو غیب کا علم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس قسم کا دعوٰی قیاس آرائیوں سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا اسے قرآن کریم نے رَجْمًا بِالْغَیَبِ ۱۸/۲۲ کہا ہے یعنی یونہی اندھیرے میں تیر چلانا، اٹکلیں دوڑانا، قیاس آرائیاں کرنا جن میں سے کبھی اتفاقاً کوئی بات ٹھیک بھی نکل آتی ہے۔

البتہ تحقیقات کے ذریعے فطرت کی پوشیدہ قوتوں کا علم حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جب تک وہ قوتیں دریافت نہیں ہونگی غیب سے متعلق ہوں گی جب دریافت ہو کر محسوس طور پر سامنے آجائیں گی مشہود ہو جائیں گی۔

لیکن بعض غیب ایسے ہیں جنہیں محسوسات کے دائرے میں لانا انسان کے حیطۂ امکان سے باہر ہے۔ مثلاً ذاتِ خداوندی یا مرنے کے بعد کی زندگی کی حقیقت وغیرہ۔

o

اللہ کے سوا کسی کو غیب کا علم حاصل نہیں

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي کہو کسی کو علم نہیں
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ آسمانوں اور زمین کے
اِلَّا اللّٰهُ ۲۷/۶۵ غیب کا سوائے اللہ کے۔

نبی کے سوا کسی کو بھی اللہ اپنے غیب سے مطلع نہیں کرتا

عٰلِمُ الْغَيْبِ اللہ ہی عالم الغیب ہے
فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا،
اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ۲۷-۷۲/۲۶ سوائے اس کے کہ اس کام کے لئے منتخب کر لیا گیا ہو کسی رسول کو

اور بعض ایسے حقائق ہیں جن کا علم نبی کو بھی نہیں دیا گیا

يَسْئَلُوْنَكَ یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ
عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ۝ آخر وہ گھڑی کب آکر ٹھہرے گی
فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰهَا ۝ کہو یہ میرے حیطۂ علم کی بات نہیں
اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ۝ ۴۴-۷۹/۴۲ اس کے وقت کا تعین صرف اللہ سے متعلق ہے۔

نبی بھی اپنے طور پر غیب کا علم حاصل نہیں کر سکتا

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ	اے نبیؐ لوگوں سے کہو کہ میں ہرگز نہیں کہتا کہ
عِنْدِىْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ	میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں
وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ ٦/٥٠	اور نہ میں غیب کا علم ہی رکھتا ہوں۔

****

اعوذ، تعویذ

مادہ : ع و ذ

اس مادہ کے معنی ہیں کسی کی حفاظت میں آجانا، کسی کی پناہ لینا، کسی مسلک کو مستقل طور پر اختیار کر لینا۔ عَاذَتُ بِوَلَدِهَا کے معنی ہیں مادہ کا اپنے نوزائیدہ بچے کے پاس کھڑے رہنا تاکہ اسکی حفاظت ہوتی رہے۔ دین میں اس سے مراد ہوتی ہے قوانینِ خداوندی کے اتباع سے ہر خطرے سے محفوظ ہو جانا اسے تعوذ کہتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں تَعَوُّذٌ سے مقصود صرف اشارہ گیا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت سے پہلے اَعُوْذُ ۔۔۔۔۔۔ پڑھ لیا جائے۔ یا قرآنی آیات کے تعویذ لکھ کر گلے میں ڈال لئے جائیں۔ اور اپنے آپ کو فریب دے لیا جائے کہ ہم اللہ کی پناہ میں آگئے ہیں دین کو جب خود ساختہ مذہب میں تبدیل کر لیا جائے تو اس میں پھر یہی کچھ ہوتا ہے۔

o

شیطان کی اکساہٹوں سے اللہ کے قوانین کی پناہ حاصل کیا کرو

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ o ۷/۲۰۰

دیکھو معاشرہ کے مفاد پرست عناصر یا تمہارے اپنے منفی جذبات اگر تمہارے اندر اکساہٹ پیدا کریں تو تم فوراً اللہ کے قوانین کی پناہ میں آجایا کرو اس اللہ کی جو سب کچھ سنتا اور ہر بات کا علم رکھتا ہے۔

قرآنی پروگرام پر عمل کے وقت مفاد پرستوں کے شر سے اللہ کی پناہ حاصل کرو

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ	دیکھو جب قرآنی پروگرام پر عملدر آمد کرنے لگو
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ	تو اللہ کے قوانین کی پناہ حاصل کر لیا کرو

مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ ۱۶/۹۸ معاشرہ کے مفاد پرست عناصر اور اپنے منفی جذبات کے شر سے۔

منفی طور پر بڑا بننے کے خواہش مندوں کے شر سے اللہ کی پناہ حاصل کرو

اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ جو لوگ جھگڑے نکالتے ہیں اللہ کے قوانین میں

بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ ۙ	بغیر کسی ایسی سند و حجت کے جو اللہ کی طرف سے آئی ہو
اِنْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ	دیکھو بڑا بننے کی خواہش ان سے یہ سب کچھ کروا رہی ہے
مَّا هُمْ بِبَالِغِیْهِ ج	لیکن بڑائی حاصل کرنے کا یہ طریقہ تو نہیں
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط	بہر حال تم انکے شر سے اللہ کے قوانین کی پناہ میں آجاؤ

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ○ ۴۰/۵۶ یہ اس اللہ کے قوانین ہیں جو سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

مفاد پرست عناصر کی تدبیروں سے اللہ کے قوانین کی پناہ میں آنے کی خواہش کرو

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ	کہو پروردگار میں آپ کے قوانین کی پناہ حاصل کرنا چاہتا ہوں

مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ○ۙ ۲۳/۹۷ مفاد پرست عناصر کی شر انگیز تدبیروں سے۔

ہر تخریبی عمل سے اللہ کے قوانین کی پناہ میں آنے کی خواہش کرو

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ	کہو میں اللہ کے ان قوانین کی پناہ میں آتا ہوں

الْفَلَقِ ۙ	جو مشکلات کے بعد عملاً واضح ہو گئے ہیں
مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ	نیز میں اللہ کی تخلیق کے منفی استعمال سے بھی پناہ مانگتا ہوں
وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ	میں اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ معاشرہ میں شر کی تاریکیاں چھا جائیں
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ	میں قوموں یا جماعتوں کے اس منفی پروپیگنڈہ سے بھی پناہ مانگتا
فِي الْعُقَدِ ۙ	ہوں جس سے انسانوں کی فطری ترقی روک دی جاتی ہے
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ	میں نظام خداوندی کی کامیابی پر حاسدوں کے حسد سے بھی
اِذَا حَسَدَ ۝ ۵-۱۱۳/۱	پناہ مانگتا ہوں جب وہ جل کر اس سے حسد کرنے لگیں۔

کہو میں اللہ کے قوانین کی پناہ میں آ گیا ہوں

قُلْ اَعُوْذُ	کہو میں پناہ میں آیا اس اللہ کے قوانین کی
بِرَبِّ النَّاسِ ۙ	جو پوری نوع انسان کی پرورش اور نشوونما کرتا ہے
مَلِكِ النَّاسِ ۙ	اور اسی کا قانون انسانوں کیلئے قابل اطاعت ہے
اِلٰهِ النَّاسِ ۙ ۳-۱۱۴/۱	اور اسی کا قانون نوع انسان کو پناہ دے سکتا ہے۔

****

سحر

مادہ : س ح ر

تعویذ، گنڈے، جادو، ٹونے

اَلسِّحْرُ کے بنیادی معنی موڑنے اور پھیرنے کے ہیں۔ اور اس سے مطلب ہوتا ہے باطل کو حق کی صورت میں پیش کرنا۔ کسی چیز کو اصل حقیقت سے غیر حقیقت کی طرف پھیر دینا اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کا ماخذ لطیف اور دقیق ہو۔ یعنی ایسا دھوکا جس میں پتہ نہ چلے کہ دھوکا کس طرح دیا گیا۔ پھر یہ لفظ عام دھوکا کے معنوں میں بھی استعمال ہونے لگا۔

تاریخ بتاتی ہے کہ انسان کی عمرانی زندگی میں ایک دور گزرا ہے جسے عہد پرستش کہتے ہیں۔ اس دور میں انسان کائنات کی موثر قوتوں سے خوف زدہ تھا اور ان سے عاجزی کے ساتھ گڑگڑا کر مدد مانگتا تھا۔ اس دور میں انسان سمجھتا تھا کہ مثلاً بخار اس لیے آتا ہے کہ کوئی دیوتا ناراض ہو گیا ہے اور اسے رفع کرنے کی صورت یہ ہے کہ اس دیوتا کی پرستش سے اسے خوش کر دیا جائے، اسے راضی کر لیا جائے۔

اس کے بعد انسان عہد سحر میں داخل ہوا اور سحر کے معنی یہ تھے کہ انسان مختلف طریقوں مثلاً جھاڑ

پھونک، تعویذ گنڈے، اور ورد و وظائف سے کائنات کی مؤثر قوتوں کو مجبور کر دے کہ وہ اس کی منشاء کے مطابق کام کریں۔ مثلاً بخار کو رفع کرنے کے لیے اگر فلاں منتر کو اتنی بار دھرالیا جائے یا اس منتر کے الفاظ لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیئے جائیں تو بخار رفع ہو جائے گا یعنی انسان کے ذہن میں عمل اور اس کے نتیجہ میں خاص ربط ہونے کی ذرا سی کرن نمودار ہوئی۔

باالفاظ دیگر انسان کا دور پرستش سے عہد سحر کی طرف آنا فکر معقول کی طرف آنے کی پہلی دھندلی سی کوشش تھی۔ فکر معقول سے مراد یہ ہے کہ ہر حادثہ کا سبب معلوم کیا جائے۔

بہر حال اللہ کی طرف سے عطا کردہ دین یہ بتاتا ہے کہ کائنات کی تمام قوتیں انسان کے تابع تسخیر کر دی گئی ہیں لہٰذا انسان کو نہ تو ان قوتوں کے آگے گڑگڑانے کی ضرورت ہے اور نہ ان سے کام لینے کے لئے کسی جادو منتر کی۔ اس کائنات میں اللہ کے قوانین کار فرما ہیں جن کے مطابق ہر کام کا ایک متعیّن نتیجہ مرتّب ہوتا ہے۔ اگر انسان اللہ کے ان قوانین کا علم حاصل کر لے تو جب جی چاہے اس قسم کے نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ یہ وہ تصور ہے جس پر علوم سائنس کی ساری عمارت استوار ہے۔

قرآن نے انسان کو فکر معقول دیا تھا اور دیکھئے کہ دنیا کس طرح اس تصور سے فیض یاب ہو رہی ہے اور اس کے ساتھ ہی اس عبرتناک حقیقت کو بھی ملاحظہ فرمایئے کہ مسلمان قوم جو حامل قرآن ہونے کا زبانی دعویٰ کرتی ہے کس طرح قرآنی تعلیمات کو چھوڑ کر واپس عہدِ پرستش اور دورِ سحر کی طرف لوٹ گئی ہے اور ان ادوار کی تاریکیوں میں ٹامک ٹوئیاں مار رہی ہے۔

o

شیطان صفت مذہبی پیشواؤں کا کفر

نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ ۙ جنہیں کتاب دی گئی ان میں سے ایک فریق نے

كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ کتاب اللہ کو اس طرح پس پشت ڈال دیا

كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؈	گویا اسے جانتے تک نہیں
وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا	اور ان تعویذ گنڈوں اور جادو ٹونوں کے پیچھے لگ گئے
الشَّيٰطِيْنُ	جنہیں ان کے شیطان صفت مذہبی پیشواؤں نے
عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ج	سلیمانؑ کی سلطنت کے نام سے مشہور کر رکھا ہے
وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ	حالانکہ سلیمانؑ جیسا پیغمبر ایسا کفر نہیں کر سکتا تھا
وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا	یہ کفر تو انکے یہ شیطان صفت مذہبی پیشوا ہی کرتے ہیں
يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ق	اور لوگوں کو جادو ٹونے سکھاتے ہیں
وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ	دیکھو یہ بالکل غلط ہے کہ بابل میں
هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ط	ہاروت و ماروت نام کے کوئی فرشتے نازل کئے گئے تھے
وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ	اور یہ بھی صحیح نہیں کہ وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے
حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ	اور یہ کہ ساتھ ہی کہتے تھے کہ ہم تو فتنہ ہیں
فَلَا تَكْفُرْ ط	ہم سے یہ کچھ سیکھ کر کیوں کافر بنتے ہو بہر حال انہوں
فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا	نے مشہور کر رکھا ہے کہ لوگ ان سے ایسے تعویذ گنڈے اور جادو
مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ط	ٹونے سیکھتے تھے جنکے ذریعہ سے میاں بیوی میں افتراق پیدا ہو جائے
وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ	لیکن یاد رکھو ان تعویذ گنڈوں اور جادو ٹونوں سے
بِهٖ مِنْ اَحَدٍ	کوئی بھی کسی کو کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا سکتا
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط ۲/۱۰۱-۱۰۲	نفع نقصان تو سب اللہ کے قانون کے مطابق ہوتا ہے۔

نگاہوں کا دھوکا

سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ ۷/۱۱۶ جادو لوگوں کی نگاہوں کا دھوکا ہوتا ہے۔

محض فریب

اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ جادو کے طور پر جو کچھ کیا جاتا ہے وہ محض فریب ہے اور جادوگر
وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ۝ ۲۰/۶۹ کبھی حقیقی طور پر کامیاب نہیں ہو سکتا خواہ کتنی شان سے کیوں نہ آئے۔

****

ذکر

مادہ : ذ ک ر

اَلذِّکرُ وَالتَّذکَارُ کسی چیز کو محفوظ کر لینا کسی بات کا دل میں حاضر کر لینا۔ یہ لفظ نَسِیُ" کے مقابلہ میں آیا ہے نَسِیُ" کے معنی ہوتے ہیں کسی بات کو بھلا دینا لہٰذا ذِکرُ" کے معنی ہوئے کسی بات کو یاد رکھنا۔

ذکر اللہ

قرآن حکیم میں ذکر کی اصطلاح قوانینِ الہیٰ۔ اللہ کے نظام اور خود قرآن کے لئے استعمال ہوئی ہے یعنی قرآن میں دیئے گئے احکام و قوانین کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا اس کے دیے ہوئے نظام کو عملاً نافذ کرنا ذکر اللہ کہلائے گا۔ اسی کے نتیجہ میں جنت ملتی ہے یا جنتی معاشرہ قائم ہوتا ہے۔

ذکر کے غلط معنی

اور اگر نظام خداوندی تو قائم نہ کیا جائے اور نہ اس کے احکام و قوانین کو ہی زندگی کے معاملات میں اپنے سامنے رکھا جائے لیکن ذکر اللہ کے طور پر تسبیح کے دانوں پر اللہ ہی کے نام کا ورد کرتے رہیں تو وہی نتیجہ نکلے گا جو آج کل ہمارے یہاں نکل رہا ہے۔

○

قرآن اور نظامِ خداوندی ذکر ہے جس کے نفاذ سے جنتی معاشرہ قائم ہوتا ہے

قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۙ	اللہ نے تمہاری طرف یہ ذکر (قرآن) نازل کیا ہے
رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ	رسول ﷺ تمہارے سامنے اس کے واضح اور صاف قوانین پیش کرتے
لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	ہیں۔ لہٰذا جو لوگ ان قوانین کو قبول کر لیں گے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور ان کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے کام کریں گے
مِنَ الظُّلُمٰتِ	انہیں یہ قوانین زندگی کی تاریکیوں سے نکال کر
اِلَى النُّوْرِ ؕ	علم و بصیرت کی روشنیوں میں لے آئیں گے
وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ	یاد رکھو! جو لوگ بھی ان قوانین کی صداقت پر یقین رکھ کر
وَيَعْمَلْ صَالِحًا	ان کے متعین کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوں گے
يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ	وہ ایسا جنتی معاشرہ تشکیل دے لیں گے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جس کی تہہ میں اللہ کے قوانین کے چشمے رواں ہوں گے
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ	اور یہ سدابہار معاشرہ انہیں ہمیشہ ہمیشہ
قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝ ۱۱-۱۰/۶۵	خوشگوار سامانِ زیست مہیا کرتا رہے گا۔

خوشگواریوں کی ضامن کتاب

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ	زندگی کی خوشگواریوں کا ضامن یہ ذکر (قرآن)

اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝ ۵۰/۲۱ ہماری طرف سے نازل کردہ ضابطۂ حیات ہے کیا تم اس سے انکار کرتے ہو؟

ہر دور کی رہنمائی کے لئے

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ کہو میں اس کے عوض تم سے کسی اجر کا طلبگار نہیں

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۶/۹۰ یہ ذکر (قرآن) تو تمام جہانوں کی رہنمائی کے لئے ہے۔

تا کہ اسے سمجھ سکو اور عقل و فکر سے کام لو

وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ یہ واضح اور صاف کتاب اس بات پر شاہد ہے کہ

اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا ہم نے قرآن کی زبان عربی اس لیے رکھی کہ

لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ تم اسے سمجھ سکو اور عقل و فکر سے کام لو

وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ اس کا سر چشمہ و بنیاد ہمارا وہ علم ہے

لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝ ۴۔۲/۴۳ جو بڑا ہی بلند مرتبہ اور پر حکمت ہے۔

اگر تم نے نظامِ خداوندی کا نفاذ چھوڑ بھی دیا تو اللہ اس کا نفاذ جاری رکھے گا

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نظام خداوندی (ذکر) کے نفاذ سے رک جائیں گے

صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا اس بات سے بیزار ہو کر کہ تمہاری قوم نے

مُّسْرِفِيْنَ ۝ ۵/۴۳ حد سے تجاوز کرتے ہوئے اس کا نفاذ چھوڑ دیا ہے؟

❋❋❋❋❋❋❋❋❋

تسبیح

مادہ : س ب ح

سَبَحَ کے معنی ہیں تیرنا اَلسَّوَابِحُ وہ گھوڑے جو دوڑتے وقت تیرنے والے کی طرح اپنے ہاتھ پاؤں آگے بڑھاتے ہیں۔ تلاش معاش کے لئے تگ ودو کرنے اور دوڑنے یا چلنے میں دور تک نکل جانے کو بھی سَبَحَ کہتے ہیں اس لفظ کے بنیادی معنی کسی کام کی تکمیل کے لئے پوری پوری تگ ودو کرنا امکان بھر جدو جہد کرنا ہر وقت سرگرم عمل رہنا ہیں۔

لہٰذا قرآن کریم کی رو سے تسبیح کا مفہوم اللہ کے قوانین کی اطاعت میں سرگرم عمل رہنا اور قیام نظام الٰہیہ کیلئے پوری جدو جہد کرنا ہیں محض تسبیح کے دانوں پر خدا کا نام گننا قرآنی تعلیم کا مفہوم ہر گز نہیں۔

o

کائنات کی ہر شے اللہ کے پروگراموں کی تکمیل یا تسبیح میں سرگرم عمل ہے

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی	اللہ کے متعین فرمودہ پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ ۵۷/۱	ہر وہ چیز جو اس کائنات کی پستیوں وبلندیوں میں موجود ہے۔

لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔

تُسَبِّحُ لَهُ	اللہ کے متعین فرمودہ پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل ہیں
السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ	یہ تمام اجرام فلکی اور جو کچھ ان
وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ	کے درمیان ہے سب کچھ یہاں کوئی
وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ	شے ایسی نہیں جو اس کے پروگرام کی تکمیل کے لئے سرگرداں نہ ہو
بِحَمْدِهٖ	اور اسے وجہ تحسین وآفرین نہ بناتی ہو
وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ	لیکن تم ان کی اس تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے
اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ○ ۱۷/۴۴	بلاشبہ اللہ کے نظام میں بڑی حلیمی اور تحفظ ہے۔

اجرامِ فلکی کی تسبیح

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ	اور سورج اپنے مقررہ مستقر پر چلا جارہا ہے
ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ	یہ سب کچھ ان پیمانوں کے مطابق ہو رہا ہے
الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۟	جو اس زبردست اور صاحب علم ہستی نے مقرر کر دیے ہیں
وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ	اور چاند کی منزلیں مقرر کر دی گئی ہیں
حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ○	وہ ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں سے سوکھی ٹہنی کی طرح نظر آتا ہے
لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ	نہ سورج اپنی حدود سے آگے بڑھ کر ایسا کر سکتا ہے
اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ	کہ چاند کو جا پکڑے
وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ	اور نہ رات دن پر سبقت لے جا سکتی ہے

وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ	یہ تمام اجرام فلکی اپنے اپنے
يَّسۡبَحُوۡنَ ۝ ۳۶/۳۸-۴۰	مدار میں تیرتے چلے جارہے ہیں۔

پرندوں' بادلوں اور دیگر تمام اشیائے کائنات کی صلوٰۃ و تسبیح

اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ	تم نے غور کیا کہ کس طرح اللہ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کی
مَنۡ فِي السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	انجام دہی میں مصروف ہے ہر وہ چیز جو اس کائنات میں موجود ہے
وَالطَّيۡرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ	ان پرندوں کو دیکھو کس طرح فضا میں پر پھیلائے مصروف کار ہیں
كُلٌّ قَدۡ عَلِمَ صَلَاتَهٗ	کائنات کی ہر شے اپنے فرائض زندگی (صلوٰۃ) کو
وَتَسۡبِيۡحَهٗ ؕ	اور اپنے دائرہ عمل (تسبیح) کو پہچانتی ہے
وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَفۡعَلُوۡنَ ۝	اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ کو اس سب کا علم ہوتا ہے
وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ	اس پوری کائنات پر اللہ ہی کی حکومت ہے
وَاِلَى اللّٰهِ الۡمَصِيۡرُ ۝	اور ہر شے کا قدم اللہ کے قانون کی طرف اٹھ رہا ہے
اَلَمۡ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزۡجِيۡ سَحَابًا	تم نے غور کیا کہ اللہ کا قانون کس طرح بادلوں کو ہنکاتا ہے
ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيۡنَهٗ	اور پھر کس طرح ان کا ایک ٹکڑا دوسرے میں مدغم ہو جاتا ہے
ثُمَّ يَجۡعَلُهٗ رُكَامًا	اور جب یہ اس طرح تہ بہ تہ ہو جاتے ہیں تو
فَتَرَى الۡوَدۡقَ يَخۡرُجُ	ان میں سے بارش
مِنۡ خِلٰلِهٖ ۚ ۲۴/۴۱-۴۳	برسنے لگتی ہے۔

تربیت جماعت کی تسبیح

یَاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۙ o	اے وہ کہ جس نے اس عظیم انقلاب کے لئے اپنے رفیق کار تیار کرنے ہیں
قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا ۙ o	اپنے رفقاء کار کی تعلیم تربیت کے لئے رات کا کچھ حصہ بھی صرف کیا کرو
نِّصۡفَہٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡہُ قَلِیۡلًا ۙ o اَوۡ زِدۡ عَلَیۡہِ	نصف رات یا اس سے کچھ کم یا زیادہ
وَرَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ	رات کی ان مجالس میں قرآنی احکام و قوانین کی اچھی طرح وضاحت کی جائے
تَرۡتِیۡلًا ؕ o	پھر اسی ترتیب اور نظم وضبط کے ساتھ اسے عمل میں لاتے جاؤ
اِنَّا سَنُلۡقِیۡ عَلَیۡکَ قَوۡلًا ثَقِیۡلًا o	اس لیے کہ تم پر ایک عظیم ذمہ داری ڈالی جارہی ہے۔ شب بیداری
اِنَّ نَاشِئَۃَ الَّیۡلِ ھِیَ اَشَدُّ وَطۡاً	میں ایک فائدہ تو یہ ہے کہ سہل انگاری کے جذبہ پر قابو پالو گے دوسرے یہ
وَّ اَقۡوَمُ قِیۡلًا ؕ o	کہ رات کے سکون میں معاملات پر اچھی طرح غور و فکر کر سکو گے

اِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ سَبۡحًا طَوِیۡلًا ؕ o ۷۳/۱-۷ دن کے اوقات میں تو تمہارے لیے بہت لمبی مصروفیات (تسبیح) ہوتی ہیں۔

قیام نظام الٰہیہ کے لئے جدوجہد یا تسبیح

وَسَبِّحۡ	اور اپنی جدوجہد (تسبیح) عزم واستقلال سے جاری رکھو
بِحَمۡدِ رَبِّکَ	اور اللہ کے نظام ربوبیت کو وجہ تحسین وآفرین بنادو۔

قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَقَبۡلَ غُرُوۡبِھَا ۚ اس پروگرام کی تکمیل کے لئے صبح سے شام تک اور کچھ حصہ رات کا بھی۔

وَمِنۡ اٰنَآیِٔ الَّیۡلِ فَسَبِّحۡ	جدوجہد جاری رکھو گویا
وَاَطۡرَافَ النَّھَارِ	دن رات اسی کام میں مصروف رہو تاکہ
لَعَلَّکَ تَرۡضٰی o	تمہاری کوششیں بارآور ہو کر تمہارے لیے خوشیوں کا باعث بنیں
وَلَا تَمُدَّنَّ عَیۡنَیۡکَ اِلٰی مَا مَتَّعۡنَا بِہٖۤ	اور ان خوشحالیوں کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھو

اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَاۙ جو عارضی طور پر مختلف لوگوں کو حاصل ہیں یہ عارضی خوشحالیاں

لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِؕ تو ان لوگوں کے لئے محض آزمائش ہیں دیرپا اور باقی رہنے والی

وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى ٥ ۲۰/۱۳۰-۱۳۱ خوشحالیاں تو صرف اللہ کے نظام سے حاصل ہوتی ہیں

اس جدوجہد یا تسبیح سے قوموں کی بگڑی ہوئی حالت کو سنوارا جاتا ہے

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ	اللہ کے متعین فرمودہ پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے (تسبیح)
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ	ہر وہ چیز جو کائنات کی پستیوں وبلندیوں میں موجود ہے
الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ	اس کی حکومت ہر طرح کے نقص سے پاک ہے
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ٥	وہ غالب ہے اور اس کا غلبہ سراسر مبنی بر حکمت ہے
هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ	وہی ہے جس نے رہنمائی سے محروم اس قوم میں اپنا رسول پیدا کیا
يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ	جو ان کے سامنے اللہ کے قوانین پیش کرتا ہے اور ایسا
وَيُزَكِّيْهِمْ	پروگرام دیتا ہے جس سے ان کی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی جائے
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ	اور انہیں اللہ کے قوانین کی تعلیم بھی دیتا ہے
وَالْحِكْمَةَ ۗ	اور ساتھ ہی ان قوانین کی غرض وغایت وحکمت بھی بتاتا جاتا ہے
وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ	اس حکمت عملی سے قوم کی اصلاح ہوتی گئی جو اس سے
لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ٥ۙ	قبل سخت گمراہیوں اور جہالتوں میں پھنسی ہوئی تھی
وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ	اور یہ پیغام و پروگرام بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے بھی ہے
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥ ۶۲/۱-۳	اور یہ سب کچھ اللہ کے غلبہ وحکمت کی بنا پر کیا گیا ہے۔

تسبیح یہ ہے کہ اللہ کا پیدا کردہ سامان زیست اس کے بندوں کو بطور حق ملتا رہے

اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝	کیا تم نے اپنے کھیتی باڑی کے نظام پر کبھی غور کیا؟
ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ	اور دیکھا کہ اس کی انجام دہی میں تمہارا حصہ کس قدر ہے
اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ۝	اور ہم اس کی انجام دہی میں کیا کچھ کرتے ہیں
لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا	اس سلسلہ میں جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ اگر نہ کریں تو یہ کھیتیاں تہس نہس ہو
فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ۝	جائیں اور تم صرف ہاتھ ملتے اور باتیں کرتے رہ جاؤ
اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝	کہ ہم پر تو الٹی چٹی ہی پڑ گئی اور ہمارے تو نصیب ہی پھوٹ گئے
اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ	اور یہ پانی جسے تم پیتے اور کھیتیاں سینچتے ہو
اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ	کیا اسے بادلوں سے تم برساتے ہو
اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ۝	یا ہم برساتے ہیں
لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا	اس میں اگر ہمارا قانون مشیت کار فرمانہ ہو تو یہ کھارا ہی رہ جائے
فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ۝	پھر تم نظام خداوندی کی قدر شناسی کیوں نہیں کرتے
اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ	کیا تم نے کبھی غور کیا کہ جو آگ تم سلگاتے ہو
اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ	اس کے ایندھن کے لئے درخت تم اگاتے ہو؟
اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ۝	یا ہم اگاتے ہیں
نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً	یہ سب کچھ تمہیں اس بات کی یاد دہانی کراتا ہے کہ
وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِیْنَ ۝	اللہ نے یہ سب کچھ حاجت مندوں کے لئے سامان زیست بنایا ہے
فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ۝	لہٰذا اللہ کا نظام قائم کرنے میں سرگرم عمل ہو جاؤ (تسبیح)
فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝	ستاروں کی گزرگاہوں کی قسم

وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عَظِيۡمٌ ۙ‏ ○ اگر سمجھ سکو تو یہ بہت بڑی قسم ہے کہ
اِنَّهٗ لَقُرۡاٰنٌ كَرِيۡمٌ ۙ‏ ○۷۷-۶۳/۵۶ قرآن نوع انسان کے لیے بڑا ہی کریم ہے

انقلابی جماعت کی تسبیح اور اس کے نتیجہ میں قائم ہونے والا معاشرہ

اِنَّمَا يُؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيۡنَ	ہمارے قوانین پر ایمان لانے والے لوگ وہ ہیں
اِذَا ذُكِّرُوۡا بِهَا	کہ جب ان کے سامنے یہ قوانین پیش کیے جاتے ہیں (تو ان پر
خَرُّوۡا سُجَّدًا	غور کرتے ہیں) پھر ان کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں
وَّسَبَّحُوۡا	اور ان کے مطابق نظام کی عملی تشکیل میں سرگرم عمل ہو جاتے ہیں
بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ	اور اس طرح سے اپنے رب کے نظام کو قابل ستائش و تحسین بنا دیتے ہیں
وَهُمۡ لَا يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ ○ السجدۃ	وہ کسی حال میں بھی اس نظام سے سرتابی نہیں کرتے
تَتَجَافٰى جُنُوۡبُهُمۡ	ان کی مسلسل جدوجہد اور سعیٔ پیہم کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ
عَنِ الۡمَضَاجِعِ	ان کے پہلو بستر سے ناآشنا ہو جاتے ہیں
يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ	وہ نظام خداوندی قائم کرتے ہیں تاکہ معاشرہ کو تباہی کا خوف نہ رہے
خَوۡفًا وَّطَمَعًا ۙ	اور یہ طمع رکھتے ہیں کہ انسانی زندگی خوشیوں سے بھر جائے
وَّمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ○	اس کے لئے وہ ہمارا دیا ہوا رزق اللہ کی راہ میں دے دیتے ہیں
فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِىَ لَهُمۡ	لہٰذا کسے معلوم کہ اس کے نتیجہ میں انہیں وہ کچھ ملنے والا ہے
مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡيُنٍ ۚ	جس سے دلوں کا سکون اور آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل ہو جائے گی
جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ○ ۱۵-۱۷/۳۲	اور یہ جزا ہوگی اس جدوجہد کی جو قیام نظام خداوندی کے لئے انہوں نے کی۔

اللہ کے نظام کے قیام کے لئے جدوجہد (تسبیح) کرتے رہو

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا	اے وہ لوگو جنہوں نے اللہ کے نظام کو قبول کر لیا ہے
اذْکُرُوا اللّٰهَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ۝ۙ	اس نظام کا زیادہ سے زیادہ چرچا (ذکر) کرتے رہو
وَّسَبِّحُوْهُ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا ۝	اور اس کی عملی تنفید کے لئے دن رات سرگرداں رہو (تسبیح)
ھُوَالَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ	اگر تم ایسا کرتے رہے تو قوانین خداوندی کی برکات
وَ مَلٰٓئِکَتُهٗ	تمہارے ساتھ ہوں گی اور کائناتی قوتوں کی تائید بھی
لِیُخْرِجَکُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	یہ نظام تمہیں ہر طرح کی تاریکیوں سے نکال کر
اِلَی النُّوْرِ ؕ	علم و آگاہی کی روشنیوں میں لے آئے گا

وَکَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ۝ ۳۳/۴۱-۴۳ اور تمہاری تمام صلاحیتوں کی نشوونما کرتا چلا جائے گا۔

❊❊❊❊❊❊❊❊❊

تقویٰ

مادہ: و ق ی

وَقٰی الشَّیْءَ یَقِیْہِ وَقْیًا وَوِقَایَۃً کسی چیز کی حفاظت کرنا، نگہبانی و نگہداشت کرنا۔ اسے مضر اور تکلیف دہ چیزوں سے بچانا۔ چنانچہ گھوڑا چلتے وقت نعل نہ ہونے کی وجہ سے یا راستہ خراب ہونے کی وجہ سے سنبھال سنبھال کر پاؤں رکھے تو اِسے وَقٰی الْفَرَسُ مِنَ الْحَفَا کہتے ہیں۔ سَرْجٌ وَاقٍ ایسی زین جو گھوڑے کی پیٹھ پر بالکل ٹھیک بیٹھ جائے اور اسے زخمی نہ کرے۔

قرآن کریم میں وَاقٍ بمعنی محفوظ رکھنے والا، بچانے والا آیا ہے۔ مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝ ۱۳/۳۷ "تیرے لیے اللہ کے مقابلہ میں نہ کوئی سرپرست ہوگا نہ بچانے والا"۔ دوسرے مقام پر یہ مادہ محتاط رہنے اور اپنی حفاظت کرنے کے معنی میں بھی آیا ہے جیسے فَاتَّقُوا النَّارَ ۲/۲۴ "اپنے آپ کو عذاب آتش سے محفوظ رکھو" یا اس سے محتاط رہو۔

قرآن کریم میں "وَاتَّقُوا اللّٰهَ" بار بار آیا ہے اس کے معنی ہیں قوانین خداوندی کی نگہداشت کرنا، احکام خداوندی کا اتباع کرنا، ان کے مطابق زندگی بسر کرنا، ان سے ہم آہنگ رہنا۔ سورۃ مائدہ میں تقویٰ کے مقابلہ میں عُدْوَانٌ کا لفظ آیا ہے ۵/۲ اور عُدْوَانٌ کے معنی سرکشی کے ہیں لہٰذا تقویٰ کے معنی قوانینِ خداوندی کی اطاعت کے ہوئے سورۃ آلِ عمران میں اس کی مزید تشریح کر دی گئی ہے جہاں

فرمایا۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ ۳/۱۰۲

اے ایمان والو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جیسا کہ تقویٰ اختیار کرنے کا حق ہے۔

وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۳/۱۰۲

اور عمر بھر قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکے رہو۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا ۳/۱۰۳

سب مل کر اللہ کے ضابطۂ حیات کے ساتھ متمسک رہو۔

ان مقامات سے واضح ہے کہ وَاتَّقُوا اللّٰهَ کے معنی ہیں قوانین خداوندی (قرآن) سے ہم آہنگ رہنا۔ اس کے مطابق زندگی بسر کرنا، ان کی پوری پوری نگہداشت کرنا، اسی لیے سُورۃ الشعراء میں متقین کے مقابلہ میں غَاوِیْنَ آیا ہے ۲۶/۹۱ غَاوِیْنَ وہ جو قوانینِ خداوندی کی پیروی چھوڑ کر دوسری راہیں اختیار کرلیں۔ اور متقین وہ جو اس رہنمائی کے پیچھے پیچھے چلیں سورۃ صٓ میں مُتَّقِیْنَ کے مقابلہ میں فُجَّارِ کا لفظ آیا ہے ۳۸/۲۸ فَاجِرٌ وہ ہے جو پھٹ کر الگ ہو جائے لہٰذا متقی وہ ہے جو اس ضابطہ کے ساتھ متمسک رہے اس کے ساتھ چمٹا رہے اس سے ہم آہنگ رہے۔ سورۃ الشمس میں ہے کہ اللہ نے نفس انسانی یا انسانی ذات میں یہ دونوں صلاحیتیں رکھ دی ہیں۔

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۹۱/۸

"انسان چاہے تو ضابطۂ خداوندی سے ہم آہنگ رہ کر اپنی ذات میں ارتکاز پیدا کرتا جائے اور چاہے تو اس سے الگ ہٹ کر اپنی ذات میں تشتت وانتشار پیدا کرلے"۔

ان ہی دو گروہوں کے متعلق سورۃ محمدؐ میں ہے کہ ایک گروہ تو ان لوگوں کا ہے جو اپنے خیالات اور جذبات کے پیچھے چلتے ہیں ۴۷/۱۲ اور دوسرا گروہ ان کا ہے جو قوانینِ خداوندی کی رہنمائی میں چلتے ہیں اس دوسرے گروہ کو اُن کا تقوی مل جاتا ہے اٰتٰهُمْ تَقْوٰهُمْ ۴۷/۱۷ لیکن یہ اسی کو ملتا ہے اَلَّذِیُ

يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝ ۹۲/۱۸ ''جو اپنا مال نوعِ انسان کی پرورش و نشو و نما کے لیے دے دیتا ہے اور اس طرح خود اپنی ذات کی نشو و نما بھی کرتا ہے''۔

لہٰذا متقین وہ ہیں جو غلط روشِ زندگی کے تباہ کن نتائج سے بچنا چاہیں اور قوانینِ خداوندی کا اتباع کر کے اپنی ذات کی نشو و نما کریں۔ تخریبی قوتوں کے تباہ کن اثرات سے حفاظت تُقَاۃً کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ انسان قوانین خداوندی کی پوری پوری نگہداشت کرے اُن کا ہر وقت خیال رکھے اور اپنا ہر قدم ان کے مطابق اٹھائے اسی کا نام ان سے متمسک یا ہم آہنگ رہنا ہے ایسا تمسک جیسے زین گھوڑے کی پیٹھ پر فِٹ آجاتی ہے اور اسے زخمی نہیں ہونے دیتی۔

تقویٰ کے معنی پرہیز گاری نہیں پرہیز گاری محض سلبی صفت (NEGATIVE VIRTUE) ہے لیکن تقویٰ میں زندگی کی تباہیوں سے بچ کر چلنے کے ساتھ ساتھ قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنا بھی ہے یعنی اس میں صلبی صفت کے ساتھ ایجابی پہلو (POSITIVE SIDE) بھی ہے اور ایجابی پہلو غالب ہے۔

لفظ تقویٰ اس قدر جامع ہے کہ اس کا ترجمہ کسی ایک لفظ میں ہو نہیں سکتا۔ جس چیز کو عام طور پر کریکٹر یا سیرت و کردار کی بلندی کہا جاتا ہے وہ اس کے اندر آجاتی ہے۔ کریکٹر کی تعریف (DEFINI-TION) بڑی مشکل ہے۔ خود مغرب کے علمائے اخلاقیات بھی اِس باب میں باہم دگر متفق نہیں۔ لیکن قرآن کریم اس مشکل عُقدہ کو بڑی آسانی سے حل کر دیتا ہے۔ قرآن کی رُو سے انسانی زندگی کی دو سطحیں ہیں ایک ''حیوانی سطح زندگی'' جس کے تقاضے وہی ہیں جو دوسرے حیوانات کے ہیں، یعنی تحفظِ خویش، تغلب اور افزائش نسل تحفظِ خویش کا جذبہ اس قدر قوی اور شدید ہے کہ کوئی فرد اپنے مفاد کے مقابلہ میں دوسرے کے مفاد کی پروا نہیں کرتا اسی سے تمام کشمکش پیدا ہوتی ہے۔

دوسری سطحِ زندگی وہ ہے جسے ''اِنسانی زندگی'' کہہ لیجیے اس زندگی میں مقصد انسانی ذات یا رُوح کی نشو و نما ہوتا ہے اور یہ نشو و نما ان بلند اور مُستقل اقدار کے ذریعے ہوتی ہے جو وحی سے ملتی ہیں اور جواب قرآن کریم کے اندر محفوظ ہیں۔ قرآن کہتا ہے کہ حیوانی سطح زندگی کے تقاضوں کا پورا کرنا بھی ضروری ہے لیکن اگر کبھی ایسا ہو کہ حیوانی سطح کے کسی تقاضے اور انسانی سطح کے تقاضے یا بلند قدر

میں تصادم ہو جائے تو حیوانی سطح کے تقاضے کو انسانی زندگی کی بلند قدر کی خاطر قربان کر دینا چاہیے۔ یہ تقویٰ ہے اس کو کریکٹر کہتے ہیں حتیٰ کہ اگر کوئی وقت ایسا آجائے کہ بلند قدر کی حفاظت کے لیے جان دینی پڑ جائے تو دے دے اور انسانی بلند قدر کو بچالے اس لیے کہ جان کی حفاظت بہر حال حیوانی سطح زندگی کا تقاضا ہے۔

قرآن کریم اسے بھی تسلیم کرتا ہے کہ اپنے نفع کا خیال رکھنا اور نقصان سے بچنا عقل کا تقاضا ہے، چونکہ اہلِ ایمان کے نزدیک انسانی ذات یا روح کا تحفظ حیوانی زندگی کے تحفظ سے زیادہ قیمتی ہے لہٰذا جب ان دونوں تقاضوں میں تصادم ہو جائے تو ان کی عقل کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ وہ بڑی قیمت کی شے (انسانی ذات یا روح) کی حفاظت کے لیے چھوٹی قیمت کی شے (حیوانی تقاضے) کو قربان کر دیں۔ لہٰذا صحیح عقل و فکر کے مالک اہل ایمان ہی ہوتے ہیں۔ قرآن کریم انسان میں کیریکٹر پیدا کرنے کیلئے خالی جذبات سے اپیل نہیں کرتا۔ وہ علم و بصیرت (REASON) سے اپیل کرتا ہے اور عقل کو سمجھاتا ہے کہ ایسا کرنا خود اس کے لیے کتنا مفید ہے۔

o

اللہ کے نازل کردہ ضابطۂ حیات کا اتباع تقویٰ ہے

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ	یہ بابرکت کتاب جو ہم نے نازل کی ہے
فَاتَّبِعُوْهُ	اس کا اتباع کرو
وَاتَّقُوْا	اور تقویٰ شعار بن جاؤ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ ٦/١٥٦	تاکہ تمہاری صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی جائے۔

اللہ کے قوانین کو پیش کرنے والے اور انہیں عملی شکل دینے والے متقی ہیں

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ	جو لوگ اللہ کے سچے قوانین پیش کرتے ہیں
وَصَدَّقَ بِهٖ	اور وہ جو انہیں عملی شکل دے کر ان کی سچائی ثابت کر دیتے ہیں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ ۳۹/۳۳ یہی لوگ ہیں جو متقی ہیں۔

تقویٰ سے انسانی ذات اور معاشرہ کی ناہمواریاں دُور ہو جاتی ہیں

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ط	یہ اللہ کے احکام و قوانین ہیں جو تمہاری طرف نازل کیے گئے ہیں
وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ	اور جو لوگ اللہ کے ان قوانین کی پیروی کرتے ہیں ان کی
يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ	ذات اور معاشرہ کی کمزوریاں اور ناہمواریاں دُور ہو جاتی ہیں
وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ○ ۶۵/۵	اور انہیں اجرِ عظیم سے نوازا جاتا ہے۔

تقویٰ جو انسانی معاشرہ سے خوف اور پریشانیوں کا خاتمہ کر دیتا ہے

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ	نوعِ انسان کو شروع میں ہی بتا دیا گیا تھا کہ
اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ	تمہارے اندر ہمارے رسول آتے رہیں گے
يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ لا	اور تمہارے سامنے ہمارے قوانین پیش کریں گے
فَمَنِ اتَّقٰى	سو جو لوگ ان قوانین کی پیروی کر کے
وَاَصْلَحَ	اپنی اصلاح کر لیں گے
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	ان کے معاشرہ سے ہر طرح کے خوف ختم ہو جائیں گے
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ ۷/۳۵	اور انہیں تمام پریشانیوں سے نجات مل جائے گی۔

متقی اپنے حسنِ عمل سے معاشرے کو جنت بنا دیتے ہیں

وَسَارِعُوْٓا	اور تیزی سے آجاؤ
اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ	نظامِ خداوندی کے سایہ حفاظت میں

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا	اوراس جنت کو حاصل کرلو جس کا پھیلاؤ
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ	اس دُنیا سے اُس دُنیا تک چلا گیا ہے
اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ۙ	اور جو تیار کی گئی ہے تقویٰ شعار لوگوں کے لیے
اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ	یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی محنت کی کمائی سے نوعِ انسان کی
فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ	پرورش کرتے ہیں خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی
وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ	اور اپنی زائد قوت وحرارت کو تعمیری کاموں کی طرف منتقل
وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ	کرتے ہیں اور دوسروں کی غلطیوں سے درگزر کرتے ہیں
وَاللّٰهُ يُحِبُّ	اللہ پسند کرتا ہے ایسے ہی
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۳/۱۳۳-۱۳۴	متوازن المزاج اور حُسن کار لوگوں کو۔

دن رات تعمیرِ انسانیت کے کاموں میں مصروف رہنے والے متقی

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ	جو لوگ قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے ہیں
فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ۙ	وہ باغ وبہار زندگی بسر کریں گے
اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ؕ	اور اللہ کی ربوبیتِ عامہ کی تمام نعمتوں وآسائشوں سے بہرہ یاب
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ	ہوں گے اس لیے کہ انہوں نے قبل ازیں
مُحْسِنِيْنَ ۝ؕ	اپنی ذات اور معاشرہ کو حُسن وتوازن کا حامل بنالیا تھا
كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ	وہ دن رات نظامِ خداوندی کے پروگراموں میں مصروف رہتے
مَا يَهْجَعُوْنَ ۝	اور بہت کم آرام کرتے تھے
وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ	اور ہر صبح اپنے پروگرام کی ابتدا اس آرزو کے ساتھ کرتے
يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝	کہ تخریبی قوتوں کے شر سے محفوظ رہیں

وَفِیۡۤ اَمۡوَالِهِمۡ حَقٌّ — وہ اپنی محنت کی کمائی میں ان تمام لوگوں کا حق سمجھتے تھے جن کی
لِّلسَّآئِلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ ۱۹۔ ۵۱/۱۵ — آمدن ان کی ضروریات سے کم ہو یا جو کمانے کے قابل نہ رہیں۔

فاضلہ دولت کا نظامِ خداوندی کی تحویل میں رہنا تقویٰ ہے

یَسۡئَلُوۡنَكَ عَنِ الۡاَنۡفَالِ ؕ — لوگ آپ سے فاضلہ دولت کے متعلق دریافت کرتے ہیں
قُلِ الۡاَنۡفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ ۚ — کہو فاضلہ دولت نظامِ خداوندی کی تحویل میں رہے گی
فَاتَّقُوا اللّٰهَ — لہٰذا تم لوگ اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے رہو
وَاَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَيۡنِكُمۡ ۖ — آپس کے معاملات درست رکھو اور معاشرہ میں ہمواریاں پیدا کرو
وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗۤ — اور نظامِ خداوندی کی اطاعت کرتے رہو
اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝ ۸/۱ — یہی مومنین کا شعار ہے۔

تنگ نظری سے بچ کر مال و دولت کا مفادِ عامہ کے لیے دے دینا تقویٰ ہے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسۡتَطَعۡتُمۡ — اور دیکھو قوانین خداوندی کی امکان بھر پیروی کرو
وَاسۡمَعُوۡا وَاَطِيۡعُوۡا — ان قوانین کو غور سے سنو اور ان کی اطاعت کرو
وَاَنۡفِقُوۡا — اور اپنی کمائی فلاحِ عامہ کے لیے وقف کردو
خَيۡرًا لِّاَنۡفُسِكُمۡ ؕ — اسی میں تمہاری بھلائی ہے
وَمَنۡ يُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِهٖ — دیکھو جو لوگ ذاتی مفاد کی تنگ نظری سے بچ گئے
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝ ۶۴/۱۶ تو وہی ہیں جو کامیاب و کامران ہونے والے ہیں۔

اپنا سب کچھ دوسروں کی نشوونما کے لیے دے دینا تقویٰ ہے

وَسَيُجَنَّبُهَا — وہ لوگ تباہی و بربادی سے بچا لیے جائیں گے

الۡاَتۡقَی ۙ۟	جو تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اپنا سب کچھ
الَّذِیۡ یُؤۡتِیۡ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ۚ۟	نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے دے دیں گے
وَ مَا لِاَحَدٍ عِنۡدَہٗ مِنۡ نِّعۡمَۃٍ تُجۡزٰۤی ۙ۟	اور یہ دینا کسی کے احسان کا بدلہ چکانے کے لیے نہیں ہوگا بلکہ
اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ رَبِّہِ الۡاَعۡلٰی ۚ۟	اللہ کے مقرر کردہ نظامِ ربوبیت کے قیام واستحکام کے لیے دیں گے
وَ لَسَوۡفَ یَرۡضٰی ۟ع ۲۱۔۱۷/۹۲	اور جس کے صلہ میں انہیں حقیقی مسرّتیں حاصل ہو جائیں گی۔

متقی تاریکیوں سے نکل کر نظامِ خداوندی کی روشن راہوں کی طرف آجاتے ہیں

فَاتَّقُوا اللّٰہَ	اللہ کے قوانین پر عمل پیرا ہو جاؤ
یٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ ۚ۠ۖ	اے صاحبانِ عقل وبصیرت!
الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۟ۛ	جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
قَدۡ اَنۡزَلَ اللّٰہُ اِلَیۡکُمۡ ذِکۡرًا ۙ۟	اسی مقصد کے لیے اللہ نے تمہاری طرف یہ ضابطہ حیات نازل
رَّسُوۡلًا یَّتۡلُوۡا عَلَیۡکُمۡ	کیا ہے اور رسولؐ تمہارے سامنے پیش کرتا ہے
اٰیٰتِ اللّٰہِ مُبَیِّنٰتٍ	اللہ کے واضح قوانین کو
لِّیُخۡرِجَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	تاکہ جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر لیں
وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور اس کے اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو جائیں
مِنَ الظُّلُمٰتِ	انہیں یہ نظام ہر طرح کی تاریکیوں سے نکال کر
اِلَی النُّوۡرِ ؕ	زندگی کی روشن راہوں کی طرف لے آئے
وَ مَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ	سو جو لوگ اللہ کے نظام کو قبول کر کے
وَ یَعۡمَلۡ صَالِحًا	اس کے اصلاح معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو جائیں گے
یُّدۡخِلۡہُ جَنّٰتٍ	وہ لوگ ایسے جنتی معاشرہ میں داخل ہوں گے

تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ — جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں دواں ہوں گے

خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ اَبَدًا ؕ — یہ لوگ اس جنتی معاشرہ میں ہمیشہ کے لیے رہیں گے

قَدۡ اَحۡسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزۡقًا ۝ ۶۵/۱۰-۱۱ — جہاں انہیں نہایت احسن انداز سے سامانِ زیست ملتا رہے گا۔

متقیوں کی زندگی کے راستے روشن ہو جاتے ہیں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا — اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے

اتَّقُوا اللّٰهَ — اللہ کے قوانین کی پیروی کرو

وَاٰمِنُوۡا بِرَسُوۡلِهٖ — اور اس کے رسولؐ کی تعلیمات پر یقین رکھو

یُؤۡتِکُمۡ کِفۡلَیۡنِ مِنۡ رَّحۡمَتِهٖ — اس طرح تم دونوں جہانوں کی رحمتوں کے حقدار ہو جاؤ گے

وَیَجۡعَلۡ لَّکُمۡ نُوۡرًا — اور تمہیں ایسی نورانی بصیرت حاصل ہو جائے گی

تَمۡشُوۡنَ بِهٖ — جس سے تمہاری زندگی کے تمام راستے روشن ہو جائیں گے

وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ — اور تمہیں زندگی کی ہر بلا سے حفاظت حاصل ہو جائے گی

وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ — یاد رکھو اللہ کے نظام میں ہر طرح کا تحفظ بھی ہے

رَّحِیۡمٌ ۝ ۵۷/۲۸ — اور نشوونما کا سامان بھی۔

زندگی کی مشکلات کا حل بتانے والا تقویٰ

وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰهَ — اور جو لوگ اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں

یَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا ۝ۙ — انہیں یہ قوانین زندگی کی مشکلات سے نکلنے کا حل بتا دیتے ہیں

وَّیَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَیۡثُ — اور ان کے لیے حصولِ رزق کے ایسے ذرائع مہیا کر دیتے ہیں

لَا یَحۡتَسِبُ ؕ — جن کا انہیں گمان بھی نہ ہو،

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ	لہٰذا یاد رکھو جو لوگ بھی نظامِ خداوندی پر بھروسہ کرتے ہیں
فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ	تو یہ نظام اس بھروسہ کو پوری طرح نبھاتا ہے
اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ	اور آخر تک ان کا ساتھ دیتا ہے
قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ	اس لیے کہ اللہ نے ہر بات کے لیے
قَدْرًا ۝ ۳۔۶۵/۲	پیمانے اور قوانین مقرر کر رکھے ہیں۔

متقیوں کے معاشرہ سے خوف اور پریشانیاں ختم ہو جاتی ہیں

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ	دیکھو جو لوگ اللہ کی رفاقت میں آجاتے ہیں
لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ	ان کے معاشرہ سے تمام قسم کے خوف ختم ہو جاتے ہیں
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ۚ	اور ان کی کوئی پریشانی باقی نہیں رہتی۔
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	یہ وہ لوگ ہیں جو نظامِ خداوندی قائم کر کے
وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ ؕ	تقویٰ شعار بن جاتے ہیں
لَهُمُ الْبُشْرٰی	ان کے لیے بشارت ہے
فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	دنیاوی زندگی کی خوشگواریوں و سرفرازیوں کی بھی
وَفِی الْاٰخِرَةِ ؕ	اور اُخروی زندگی کی شادابیوں و کامرانیوں کی بھی
لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ	یہ اللہ کا اٹل قانون ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں ہوگی

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ؕ ۶۴۔۶۲/۱۰ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے جو انسان کے حصہ میں آسکتی ہے۔

اللہ متقیوں کے ساتھ ہے

وَاتَّقُوا اللّٰهِ	اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ	اور جان لو کہ اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے

الْمُتَّقِيْنَ ۝ ۲/۱۹۴	جو اس کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں۔

وہ جنتی معاشرہ جسے متقی لوگ قائم کریں گے

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝	متقی لوگ ایسا جنتی معاشرہ بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے
حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝	جو باغ و بہار ہو گا اور سامانِ خورد و نوش سے بھرپور اس
وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝	معاشرہ کی خواتین تندرست و توانا، عالی مرتبت اور ہم مزاج
وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝	ہوں گی اس معاشرہ کا ساغر زندگی پاکیزہ اور بھرپور ہو گا
لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا	اس میں کوئی بے معنی یا لغویات سنائی نہیں دے گی
وَّلَا كِذّٰبًا ۝	اور نہ وہاں جھوٹ ہی ہو گا
جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ	اور یہ سب کچھ انکی اپنی سعی و عمل کے نتیجہ میں ہو گا
عَطَآءً حِسَابًا ۝ ۷۸/۳۱-۳۶	اور ان کی ہر ضرورت کے لیے کافی۔

متقیوں کے معاشرہ میں اشیائے ضرورت کی افراط کا حال

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ط	متقی لوگوں سے جس جنتی معاشرہ کا وعدہ کیا جا رہا ہے اس میں
فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ج	ہر شے کی افراط کا یہ عالم ہو گا کہ صاف پانی کے ہر سُو گویا چشمے اُبل
وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ج	رہے ہوں گے اور بامزا دودھ کی افراط اس قدر ہو گی گویا نہریں
وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ج	رواں ہوں اور پینے والوں کے لیے لذیذ مشروبات کے گویا دریا
وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ط	بہہ رہے ہوں گے اور مصفا شہد کی اس قدر افراط ہو گی گویا ندیاں
وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ	جاری ہوں اس معاشرہ میں ہر طرح کے پھلوں کی بھی بہت
وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ط ۴۷/۱۵	افراط ہو گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کے نظامِ ربوبیت کا

تحفظ حاصل ہو گا۔

متقیوں پر دونوں جہانوں کے دروازے کھل جائیں گے

وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ	اور قوانینِ خداوندی کی پیروی کرنے والوں کے لیے
لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۙ	نہایت ہی خوشگوار ٹھکانے ہیں
جَنّٰتِ عَدْنٍ	دُنیا میں جنتی معاشرہ اور آخرت میں جنتِ دوام اور ان پر

مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۚ ۵۰۔ ۳۸/۴۹ دونوں جہان کی خوشگواریوں کے دروازے کھل جائیں گے۔

تقویٰ سے معاشرے کی ناہمواریاں دُور اور اقوامِ عالم میں امتیازی حیثیت حاصل ہو گی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ	اگر تم اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے رہے تو اس سے
يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا	تمہیں اقوامِ عالم میں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہو جائے گی
وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ	اور تمہارے معاشرہ کی ناہمواریاں دُور ہو جائیں گی
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ	اور ہر طرح کے خطرات سے تمہیں تحفظ حاصل ہو جائے گا

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۲۹ ۸/۲۹ یاد رکھو اللہ کا نظام بڑی خوشحالیوں کا ضامن ہے۔

اِس تقویٰ سے وراثتِ ارض حاصل ہوتی ہے

اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ	اللہ کے نظام سے مدد چاہو
وَاصْبِرُوْا ۚ	اور اس پر صبر و استقامت سے قائم رہو
اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ڗ	دیکھو یہ زمین اللہ کی ہے

یُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ	اور اس پر اقتدار اس کے قانونِ مشیت کے مطابق ملتا ہے
وَالْعَاقِبَةُ	آخر الامر اقتدارِ دُنیا ان لوگوں کے پاس جائے گا
لِلْمُتَّقِيْنَ ○ ۷/۱۲۸	جو قوانینِ خداوندی کے پیروکار اور تقویٰ شعار ہوں گے۔

تقویٰ، کردار کے معنوں میں

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ	اے نوعِ انسان پیدائش کے لحاظ سے تم میں کوئی اعلیٰ وادنیٰ نہیں
مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى	ہم نے تمہیں ایک مذکر اور ایک مؤنث سے پیدا کیا لہٰذا تم سب
وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ	برابر ہو تمہارے قوم، قبیلے تو محض تمہارے تعارف کا ذریعہ ہیں
اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ	البتہ اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت دار وہ ہے
اَتْقٰكُمْ ؕ	جو کردار کے لحاظ سے قوانینِ خداوندی کی کسوٹی پر پورا اُترے
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ	یاد رکھو اللہ کو تمہاری تمام باتوں کا علم ہوتا ہے
خَبِيْرٌ ○ ۴۹/۱۳	اور وہ تمہارے ہر کام سے باخبر ہے۔

اُخروی زندگی متقیوں کے حصے میں آئے گی

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ	اُخروی زندگی کے مقابلہ میں دُنیاوی زندگی
اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ	تو محض کھیل تماشہ کی حیثیت رکھتی ہے
وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ	اور بہترین زندگی تو آخرت کی زندگی ہے
لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ	جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرنے والوں کے حصہ میں آتی ہے
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ ۶/۳۲	کیا تم ان معاملات میں عقل و فکر سے کام نہیں لو گے؟

ظہورِ نتائج کے وقت متقیوں کو نہ کوئی خوف لاحق ہو گا نہ پریشانی

اَلْاَ خِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ ؕ ظہورِ نتائج کے وقت تمام رشتے منقطع ہو جائیں گے

بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اور دوست ایک دوسرے کے دُشمن بن جائیں گے ماسوا متقیوں

اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ۞ کے ان کا نظریاتی اشتراک انکے تعلقات کو استوار رکھے گا

یٰعِبَادِ لَاخَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ اور ان سے کہا جائے گا اے میرے بندو آج تمھارے لیے نہ تو

وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۞ ۶۸۔ ۴۳/۶۷ کسی قسم کا خوف ہے اور نہ پریشانی ہی ہے۔

اور جنت متقیوں کے قریب کر دی جائے گی

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۞ ظہورِ نتائج کے وقت نہ مال کسی کے کام آئے گا نہ بیٹے

اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۞ اللہ کے یہاں صرف قلبِ سلیم کی قدر ہو گی

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّۃُ اس وقت جنت کو ان لوگوں کے قریب کر دیا جائے گا

لِلْمُتَّقِیْنَ ۞ ۹۰۔ ۲۶/۸۸ جو قوانین خداوندی کی پیروی کرتے رہے تھے۔

روز جزا متقیوں کی مہمانوں جیسی عزت و تکریم ہو گی

یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ وہ دن آنے والا ہے جب متقی لوگ

اِلَی الرَّحْمٰنِ اللہ الرحمٰن کے پاس جمع ہوں گے

وَفْدًا ۞ ۱۹/۸۵ مہمانوں جیسی عزت و تکریم کے ساتھ۔

* * * * * * * * * * *

اعمالِ صالحہ

مادہ: ص ل ح

اَلصَّلَاحُ کے معنی ہے حالات کا عقل و شرح کے مطابق معتدل و مستقیم ہو جانا جس چیز کو جس حال میں ہونا چاہیئے اس کا ٹھیک اسی حالت میں ہونا بالکل مناسب، درست، بالترتیب، اِصلَاحُ کسی کے نقص یا خرابی کو دور کرنا، ہمواری پیدا کرنا، توازن قائم رکھنا، معاملات کا سنوارنا۔

اَصلَحَ اِلَیْہِ کے معنی ہیں۔ اَحسَنَ اِلَیْہِ یعنی اس نے ایسا کام کیا جس سے دوسرے کی خرابی نقص یا کمی دور ہو گئی۔ حسن کارانہ توازن پیدا کرنے والے کام کرنا۔ فساد اس کی ضد ہے۔

سورۂ اعراف میں صحیح و سالم اور تندرست بچے کیلئے صَالِحًا کا لفظ آیا ہے۔ ۷/۱۹۰ سورۂ انبیاء میں جہاں حضرت زکریاؑ کے ہاں بڑھاپے کے زمانہ میں اولاد پیدا ہونے کا ذکر ہے وہاں کہا ہے

وَاَصلَحنَا لَہٗ زَوجَہٗ ۲۱/۹۰ ہم نے اس کی بیوی کے اس نقص کو دور کر دیا جو اولاد پیدا کرنے میں مانع تھا۔ قرآن کریم میں حَسَنَاتٌ کے مقابلہ میں سَیِّئَاتٌ کا لفظ آیا ہے اور ۸۲۔۲/۸۱ میں سَیِّئَۃٌ کے مقابلہ میں عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ آیا ہے۔ لہٰذا اعمال صالحہ اور حسنات ہم معنی ہیں۔ اس لیے دوسرے مقام پر مَنْ عَمِلَ صَالِحًا کے مقابلہ میں مَنْ اَسَآءَ آیا ہے۔ ۴۱/۴۶ لہٰذا اعمالِ صالحہ کے معنی ہیں ایسے کام جن سے انسان کی مضمر صلاحیتیں بیدار ہو جائیں اور اس طرح اس میں زندگی

کی ارتقائی منازل طے کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔ نیز جن سے معاشرہ کا حسن و توازن قائم رہے اور ناہمواریاں دور ہو جائیں ٹھیک کام کرنا جو اس وقت کے حالات کے عین مطابق اور قوانین خداوندی سے ہم آہنگ ہو۔ قرآن کریم نے صَلَاحٌ اور فَسَادٌ کو ٹھیک ایک دوسرے کے مقابل استعمال کیا ہے ۲/۱۱ سورۃ قصص میں مُصْلِحِیْنَ کے مقابلہ میں جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ آیا ہے۔ ۲۸/۱۹ اسی سورت میں ذرا آگے یہ مادہ خوش معاملگی کے معنوں میں آیا ہے۔ ۲۸/۲۷

قرآن کریم میں آپ شروع سے آخر تک دیکھیں گے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے ساتھ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ آیا ہے۔ یعنی قوانین خداوندی کی صداقت پر یقین رکھنا اور ان کے مطابق اپنی ذات اور معاشرہ کی اصلاح والے کام کرنا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ایمان اور عمل لازم و ملزوم ہیں

نیز اعمال وہی صالحہ ہیں جنہیں قرآن کریم نے صالح قرار دیا ہے نہ کہ وہ جنہیں ہم اپنی دانست میں اعمال صالحہ سمجھیں۔ ان اعمال کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فرد کی صلاحیتیں بیدار ہو جاتی ہیں معاشرہ میں ہمواریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور نوعِ انسان کے معاملات سنور جاتے ہیں۔

نیک عملی یہ نہیں کہ تم اپنا رخ مشرق کی طرف کرتے ہو یا مغرب کی طرف

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا	دیکھو نیک عملی یا کشاد کی راہ اس میں نہیں کہ تم
وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ	اپنا رخ مشرق کی طرف کرتے ہو یا مغرب کی طرف
وَلٰكِنَّ الْبِرَّ	بلکہ نیک عملی اور کشاد کی راہ اس میں ہے کہ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	ایمان لاؤ اللہ کے قوانین پر اور یوم آخرت پر
وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج	اس کی کائناتی قوتوں پر، اس کی کتاب پر اور اس کے نبیوں پر
وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ	اور مال کی محبت کے باوجود اسے دوسروں کی ضروریات پورا کرنے کیلئے
ذَوِی الْقُرْبٰى	دے دو رشتہ داروں اور ہمسایوں کے لئے

وَالْيَتٰمٰى — اور ان کے لئے جو معاشرہ میں لاوارث اور بے آسرارہ جائیں
وَالْمَسٰكِيْنَ — اور ان کیلئے جو بیروزگار اور معذور ہو جائیں یا کمانے کے قابل نہ
وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ — رہیں اور مسافروں اور دیگر تمام ضرورت مندوں کیلئے
وَفِى الرِّقَابِ ۚ — غلاموں اور محکوموں کو آزاد کرانے کے لئے
وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ — غرضیکہ مکمل نظام خداوندی قائم کیا جائے (صلوٰۃ)
وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ — اور نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کیا جائے
وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ — اور اپنے عہد و پیمان کا احترام کیا جائے قیام نظام خداوندی
وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ — کے سلسلہ میں آنے والی مشکلات کا صبر و استقامت سے
وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ — مقابلہ کیا جائے اور حق و باطل کی جنگ میں ثابت قدم رہا جائے
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ — ایسے لوگ ہیں جو اپنے دعوئ ایمان کی عمل کے ذریعہ سے تصدیق
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ ۲/۱۷۷ کرتے ہیں اور یہی ہیں جنہیں متقی کہا جا سکتا ہے۔

جو نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام نہیں کرتے وہ آخرت کے منکر ہیں

اَلَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ — جو لوگ نوع انسان کی پرورش اور نشوونما کا انتظام نہیں کرتے وہ
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ — دراصل حیات اُخروی کے منکر ہیں انکے نزدیک زندگی بس اس دنیا کی
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — زندگی ہے اور جو لوگ نظام خداوندی کو قبول کرتے ہیں
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ — اور اس کے اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں
لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ ۴۱/۷-۸ — ان کے اعمال کا نتیجہ کبھی ختم نہیں ہوتا، مسلسل ملتا رہتا ہے۔

کن اعمال سے درجے بلند ہوتے ہیں اور کن سے نہیں

اَجَعَلۡتُمۡ سِقَایَةَ الۡحَآجِّ	کیا تم سمجھتے ہو کہ حاجیوں کو پانی پلانا
وَعِمَارَةَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ	اور مسجد الحرام کو آباد کرنا ایسے اعمال ہیں
كَمَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ	جیسے اللہ کے قوانین اور یوم آخرت پر ایمان رکھنا
وَجٰهَدَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؕ	اور نظامِ خداوندی کے قیام و استحکام کیلئے جدوجہد کرنا
لَا يَسۡتَوٗنَ عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ	یاد رکھو اللہ کے نزدیک دونوں قسم کے یہ اعمال برابر نہیں ہو
وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى	سکتے لہٰذا اللہ کی رہنمائی سے محروم ہو جاتے ہیں
الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ۘ	وہ ظالم لوگ جو معاملات کو ان کا صحیح مقام نہیں دیتے
اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا	دیکھو جو لوگ نظام خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
وَهَاجَرُوۡا	اور اس کی خاطر گھر بار اور وطن چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیتے ہیں
وَجٰهَدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ	اور اس کے قیام و استحکام کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے ہیں
بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ ۙ	اپنے اموال کے ذریعہ سے بھی اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے بھی
اَعۡظَمُ دَرَجَةً عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ	یہی لوگ ہیں جن کے مدارج معیار خداوندی کے مطابق بلند ہیں
وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ ۝ ۹/۱۹-۲۰	اور یہی ہیں جو کامیاب و کامران اور فائز المرام ہوتے ہیں۔

جن اعمال سے زندگی کی تمام آفتوں سے نجات مل جاتی ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا هَلۡ	اے اہلِ ایمان آؤ ہم تمہیں ایک ایسے
اَدُلُّكُمۡ عَلٰى تِجَارَةٍ	سودے کا پتہ نشان بتائیں
تُنۡجِيۡكُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۝	جو زندگی کی تمام آفتوں اور عذابوں سے تمہیں نجات دلاوے

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	تم نظام خداوندی کو قبول کر لو
وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور اسکے قیام واستحکام کی جدوجہد میں مصروف ہو جاؤ
بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ	اس سلسلہ میں اپنے اموال بھی وقف کر دو اور اپنی جانیں بھی
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ۙ	اسی میں تمہاری بہتری ہے اگر علم کی بارگاہ سے پوچھو
يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ	یہ نظام تمہارے پیچھے لگی تمام آفتوں سے تمہیں بچالے گا
وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ	اور تمہارے معاشرہ کو ایسی جنت میں تبدیل کر دیگا
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جس کی تہہ میں قوانین خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ	لہٰذا تمہاری دنیاوی اور اخروی زندگی خوشگوار مساکن میں بسر
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ۙ ۱۲۔ ۶۱/۱۰	ہوگی اور یہ بہت ہی عظیم کامیابی ہے جسے نصیب ہو جائے۔

جن اعمال سے زندگی کا ہر تحفظ حاصل ہوتا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خدواندی کو قبول کر لیا ہے
كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫	تم دنیا میں عدل وانصاف کے نگراں بن کر رہو
وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ	حتیٰ کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے
عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ	کہ تم اس کیساتھ عدل نہ کرو
اِعْدِلُوْا ۚ قف	ہمیشہ عدل کرو اور دوست دشمن ہر ایک سے عدل کرو
هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫	یہ روش تمہیں اس معیار زندگی کے قریب تر کر دیگی جس تک تمہیں اللہ لانا
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ	چاہتا ہے اس لئے ہمیشہ اس روش کی پابندی کرو
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝	یاد رکھو اللہ کا قانونِ مکافات تمہارے اعمال سے باخبر ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	لہٰذا اللہ ان لوگوں سے وعدہ کرتا ہے جو نظام خداوندی پر ایمان
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ	لائے اور اس کے صلاحیت بخش پروگراموں پر عمل پیرا ہوئے
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ	کہ اس نظام میں انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ ۵/۸-۹	اور ان کی محنت کے نتائج نہایت عظیم الشان ہوں گے۔

جن اعمال کے نتیجہ میں جنتی معاشرہ تشکیل پا جاتا ہے

اَنِّىْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ   یقیناً ہم کسی عمل کرنے والے کے عمل کو رائگاں نہیں جانے

مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ دیتے خواہ وہ مرد ہو یا عورت کہ تم ایک دوسرے کا جزو ہو

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا	لہٰذا جو لوگ قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں اپنے وطن اور گھربار کو
وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ	چھوڑتے ہیں یا جنہیں اس سلسلہ میں ان کے گھروں یا وطن سے
وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ	نکال دیا جاتا ہے اور جو ہماری راہ میں ستائے جاتے ہیں
وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا	اور جو اس سلسلہ میں جنگیں لڑتے اور مارے جاتے ہیں
لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ	ایسے لوگوں کی ذات اور معاشرہ کا بگاڑ اور ناہمواریاں دور ہو
وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ	جاتے ہیں اور وہ اپنے لئے ایک نہایت ہی خوشگوار جنتی معاشرہ
تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ	تشکیل کر لیتے ہیں جسکی تہ میں قانونِ خداوندی کے چشمے رواں
ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ	ہوتے ہیں یہ اللہ کی جانب سے ان کے اعمال کا بدلہ ہے

وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ ۳/۱۹۵ اور اللہ ہی ہے جو اعمال کا ایسا حسین بدلہ دے سکتا ہے۔

جن اعمال کے نتیجہ میں اقتدار و استخلاف مل جاتا ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ — اللہ وعدہ کرتا ہے تم میں سے انکے کیساتھ جو اللہ کے نظام کو قبول کر
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ — کے اس کے صلاحیت بخش پروگراموں پر عمل پیرا ہو جائینگے
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ — کہ انہیں اس دنیا میں اسی طرح اقتدار و استخلاف سے نوازا جائیگا
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ص — جس طرح قبل ازیں اس طرح کے لوگوں کو نوازا جاتا رہا ہے
وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ — اور انکے اس نظام زندگی کو مستحکم کر دیا جائے گا
الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَ — جس نظام زندگی کو ہم نے ان کے لئے پسند کیا ہے اور جسکے
لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ط ۲۴/۵۵ ذریعہ سے انکے معاشرہ کی خوف کی حالت امن سے بدل جائیگی

جن اعمال کے نتیجہ میں ذہنوں سے کینہ عداوت اور مکرو فریب نکل جاتے ہیں

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ — اس کے صلاحیت بخش پروگراموں پر عمل پیرا ہو جائیں گے
لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا — انہیں اس سلسلہ میں کچھ پابندیاں اور بوجھ بھی برداشت کرنے
اِلَّا وُسْعَهَآ ز — پڑینگے جن کا مقصد ان کی ذات میں وسعتیں پیدا کرنا ہوتا ہے
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج — وہ لوگ اپنے لئے ایک جنتی معاشرہ قائم کرنے میں کامیاب ہو
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ o — جائینگے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں
وَنَزَعْنَا مَا فِىْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ — بھی اور یہ نظام انکے ذہنوں سے بغض، کینہ، عداوت اور مکروفریب
تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ط ۷/۴۲-۴۳ نکال دیگا کیونکہ اس کی تہہ میں اللہ کے قوانین کے چشمے رواں ہوں گے

جن اعمال کے نتیجہ میں معاشرہ سے ناہمواریاں دُور ہو جاتی ہیں

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر لیں گے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور اس کے صلاحیت بخش پروگراموں پر عمل پیرا ہو جائینگے
لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ	انکے معاشرہ سے ناہمواریاں دور ہو جائیں گی
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ	اور انہیں نہایت ہی حسین و متوازن جزا ملے گی
الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ۲۹/۷	ان کاموں کی جو وہ کرتے رہے۔

اللہ کے حسین و متوازن نظام کی تصدیق کرنیوالے اور اسکی تکذیب کرنے والے

اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ؕ	بلاشبہ تمدنی زندگی میں تمہاری سعی و عمل کی سمتیں مختلف ہوتی ہیں
فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى	لہٰذا جو لوگ اپنی زائد آمدن دوسروں کی ضروریات پورا کرنے کیلئے
وَاتَّقٰى ۝ۙ	دے کر اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں اور اس طرح
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ۙ	معاشرہ میں حسن و توازن قائم کرنیوالے نظام کی تصدیق کرتے ہیں
فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ؕ	توانکے معاشرہ میں زندگی کے مراحل نہایت آسانی سے طے ہوتے
وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ	جائینگے اور جو لوگ بخل کرتے ہوئے سب کچھ اپنے ہی لئے سمیٹنا شروع
وَاسْتَغْنٰى ۝ۙ	کر دیتے ہیں اور دوسروں کی ضروریات سے بے نیاز ہو جاتے ہیں
وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ۙ	اور اسطرح اللہ کے متوازن نظام کی تکذیب کرتے ہیں
فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ؕ	تو ان کے معاشرہ میں زندگی کے مراحل سخت اور تنگ ہوتے
وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ	جائینگے اور وہ مال جسے انہوں نے اپنے لئے سمیٹ سمیٹ کر رکھا تھا
اِذَا تَرَدّٰى ۝ؕ ۹۲/۴-۱۱	انہیں تباہیوں اور ہلاکتوں کے گڑھے میں گرنے سے بچا نہیں سکے گا۔

اللہ کے دیئے ہوئے نظام و قوانین سے انسانی جذبات ٹھنڈے اور پرسکون ہو جاتے ہیں

اِنَّ الۡاَبۡرَارَ یَشۡرَبُوۡنَ مِنۡ کَاۡسٍ	وسعتوں اور کشاد کے حامل لوگ وحی خداوندی کا ایسا جام نوش
کَانَ مِزَاجُہَا کَافُوۡرًا ۚ	کرتے ہیں جس سے انکے مزاج و جذبات ٹھنڈے اور پرسکون
عَیۡنًا یَّشۡرَبُ بِہَا عِبَادُ اللّٰہِ	ہو جاتے ہیں یہ مشروب جس چشمہ سے ملتا ہے اسے اللہ کے
یُفَجِّرُوۡنَہَا تَفۡجِیۡرًا ○	بندے نکال کر لاتے ہیں اپنے دل کی گہرائیوں سے
یُوۡفُوۡنَ بِالنَّذۡرِ	یہ لوگ اپنے سر لی ہوئی عالمگیر ربوبیت کی ذمہ داریوں کو پورا
وَ یَخَافُوۡنَ یَوۡمًا کَانَ	کرتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو اس کے نتیجہ میں
شَرُّہٗ مُسۡتَطِیۡرًا ○	معاشرہ کے اندر چاروں طرف شر پھیل جائے گا لہٰذا وہ اللہ
وَ یُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ	کا نظام قائم کر کے لوگوں کی ضروریات پورا کرنیکا انتظام کرتے ہیں
مِسۡکِیۡنًا	خاص طور پر ان کیلئے جو بیروزگار ہو جائیں یا کمانے کے قابل نہ رہیں
وَّ یَتِیۡمًا وَّ اَسِیۡرًا ○	اور جو کمزور، بے آسرا اور تنہا رہ جائیں اور قیدیوں اور غلاموں کو رہائی
اِنَّمَا نُطۡعِمُکُمۡ لِوَجۡہِ اللّٰہِ	دلاتے ہیں اور یہ سارا انتظام وہ اللہ کی خاطر کرتے ہیں
لَا نُرِیۡدُ مِنۡکُمۡ جَزَآءً	اور کسی پر اس کا احسان نہیں دھرتے اور نہ کوئی صلہ چاہتے ہیں
وَّ لَا شُکُوۡرًا ○ ۹-۷۶/۵	حتیٰ کہ کسی شکریے کے بھی متمنی نہیں ہوتے۔

اللہ کے قوانین کے تحت زندگی بسر کرنیوالے خوف و پریشانی سے محفوظ ہو جاتے ہیں

اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ	دیکھو جو لوگ اللہ کی رفاقت میں آجاتے ہیں
لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۚ○	ان کا معاشرہ ہر قسم کے خوف اور پریشانیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے
الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے قوانین کو قبول کر لیتے ہیں

وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝	پھر ان کی پیروی کرتے اور ان کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	انہیں بشارت ہے دنیاوی زندگی کی خوشگواریوں اور سرفرازیوں کی
وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ	اور اُخروی زندگی کی شادابیوں و کامرانیوں کی بھی
لَاتَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ	یہ اللہ کا وہ اٹل قانون ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ۶۴-۱۰/۶۲	اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے جو ان کے حصہ میں آتی ہے۔

قیامِ نظامِ خداوندی کے لئے اپنے مال وقف کردو ورنہ اپنا مقام کھو دو گے

هٰاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ	دیکھو تم لوگوں کو دعوت دی جارہی ہے کہ
لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ	قیام نظام خداوندی کے سلسلہ میں اپنے مال وقف کردو
فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ	لہٰذا جو کوئی اس سلسلہ میں بخل سے کام لے گا
وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ	تو اس کا نقصان بھی اسی کو پہنچے گا
وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ	دیکھو اللہ تو بے نیاز ہے اسے اپنے کسی کام کے لئے یہ مال نہیں
وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ	چاہئے یہ تو تمہارے ہی لیے ہے اور تم اپنی نشوونما کیلئے اس نظام
وَاِنْ تَتَوَلَّوْا	کے محتاج ہو لہٰذا یاد رکھو اگر تم نے اللہ کے نظام سے منہ موڑ لیا
يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ	تو تمہارا یہ مقام کسی اور قوم کے حصہ میں آجائے گا
ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝ ۴۷/۳۸	جو ظاہر ہے تم سے بہتر ہوگی تمہارے جیسی نہیں ہوگی۔

اللہ کے نظام میں تحفظ ہے اور عزت کی روزی

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر کے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اس کے صلاحیت بخش پروگراموں پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں تو
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ O ۲۲/۵۰ انہیں یہ نظام ہر طرح کا تحفظ دیتا ہے اور عزت کی روزی بھی

مومنین کی جانیں اور مال اللہ نے خرید لئے ہیں جنتی معاشرہ کے عوض

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ بلاشبہ اللہ نے خرید لئے ہیں اہل ایمان سے انکی جانیں
اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط اور انکے اموال جنتِ ابدی اور جنتی معاشرہ کے عوض
يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لہٰذا قیام نظام خداوندی کیلئے اگر انہیں جنگ لڑنی پڑے تو لڑتے
فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ قف وَعْدًا ہیں اس سلسلہ میں مارتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں
عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے جو قبل ازیں تورات و انجیل میں دیا گیا تھا
وَالْقُرْاٰنِ ۹/۱۱۱ اور اب قرآن میں دیا جا رہا ہے۔

قیامِ نظامِ خداوندی کیلئے اگر ایک خطہ موزوں نہ ہو تو دوسرے خطے کیطرف چلے جاؤ

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے میرے بندو جنہوں نے نظامِ خداوندی کے تحت زندگی بسر کرنیکا عہد
اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ کیا ہے اس نظام کے قیام کیلئے اگر ایک جگہ حالات سازگار نہ ہوں تو اللہ کی
فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ O زمین وسیع ہے کسی دوسرے مقام کی طرف چلے جاؤ جہاں اس نظام کا
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ قف قیام ممکن ہو سکے اس جدوجہد میں اگر جان بھی چلی جائے تو کوئی بات نہیں
ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ O موت کا ذائقہ تو ہر کسی نے چکھنا ہی ہے اور پھر اپنے اعمال کیلئے
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ہمارے حضور جوابدہ ہونا ہے لہٰذا جو لوگ نظامِ خداوندی کو
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ قبول کر کے اس کے اصلاح معاشرہ کے پروگراموں پر عمل

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا پیدا ہو جائینگے وہ ایسے بلند وبالا جنتی معاشرہ میں زندگی بسر
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ کریں گے جس کی تہہ میں قوانین خداوندی کے چشمے رواں
خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ط ہوں گے اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے دیکھو
نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝ ۲۹/۵۶-۵۸ ہم کام کرنے والوں کو ان کے اعمال کا کتنا اچھا اجر دیتے ہیں۔

جو اعمال کبھی ضائع نہیں ہوتے

وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ دیکھو جو لوگ قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں مارے جائیں
فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ ۴۷/۴ ان کے اعمال ہرگز ضائع نہیں جائیں گے۔

وہ روش زندگی جو انسان کی ارتقاء میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہے

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ سو ہم قسم کھاتے ہیں شفق کی
وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ اور رات کی جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے
وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝ اور چاند کی کہ جب وہ ماہِ کامل ہو جاتا ہے کہ تم نے
لَتَرْکَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ زندگی کی ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے بلند ہوتے جانا ہے پھر
فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ انہیں کیا ہو گیا ہے کہ یہ بلندیوں کے حامل نظامِ خداوندی کو قبول نہیں کرتے
وَاِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ اور جب قرآن اُن کے سامنے پیش کیا جائے
لَا یَسْجُدُوْنَ ۝ تو اس کے آگے سرِ تسلیم خم نہیں کر دیتے بلکہ اس کی صداقتوں
بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُکَذِّبُوْنَ ۝ سے انکار کرتے اور اسکے قوانین کو جھٹلاتے ہیں
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ دیکھو اللہ ان لوگوں کی مفاد پرستیوں سے خوب واقف ہے

بِمَا يُوعُونَ ۝	اور جانتا ہے کہ کیا جمع کرتے ہیں اور کس طرح تجوریوں میں بند
فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝	کرتے ہیں ایسے لوگوں کو آگاہ کر دیجئے کہ اس روش کا نتیجہ بڑا ہی الم
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	انگیز نکلا کرتا ہے اس تباہی سے وہی لوگ بچ سکیں گے جو اللہ کا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	نظام قبول کر کے اس کے صلاحیت بخش پروگراموں پر عمل پیرا
لَهُمْ اَجْرٌ	ہو جائیں گے اس طرزِ زندگی کا نتیجہ ایسی آسائشیں اور راحتیں
غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ ۲۵ - ۸۴/۱۶	ہونگی جنکا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہو گا۔

قرآن پر عمل سے معاشرہ کی ناہمواریاں دور ہو جاتی ہیں

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا	جو لوگ اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں
وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور نظامِ خداوندی کے سامنے رکاوٹ بنے ہوئے ہیں انکے تمام
اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اعمال رائیگاں چلے جاتے ہیں اور جو لوگ اللہ کے نظام کو قبول کرتے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور اس کے صلاحیت بخش پروگراموں پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں
وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ	اور محمدؐ پر نازل شدہ قرآن کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں
وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ	جو اللہ کی جانب سے حقیقت ثابتہ ہے
كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ	تو ان کے معاشرہ کی ناہمواریاں دور ہو جاتی ہیں
وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝ ۲ - ۴۷/۱	اور انکی صلاحیتیں نشوونما پا کر انکی حالت سنوار دیتی ہیں۔

مفاد پرستانہ نظام کی بھڑکائی ہوئی ہوسِ زر کی آگ سے بچو

كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ۝ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝ مفاد پرستانہ نظام کی بھڑکائی ہوئی ہوس زر کی آگ اپنی لپیٹ میں لے

تَدۡعُوۡا مَنۡ اَدۡبَرَ وَ تَوَلّٰی ۙ	لیتی ہے انہیں جو نظامِ خداوندی سے منہ موڑ کر ذاتی مفاد پرستیوں میں مبتلا
وَ جَمَعَ فَاَوۡعٰی	ہو جاتے ہیں وہ اپنے لیے مال جمع کرتے ہیں اور اسے تجوریوں میں بند
اِنَّ الۡاِنۡسَانَ خُلِقَ هَلُوۡعًا ۙ	کرتے چلے جاتے ہیں جس معاشرہ میں کوئی تحفظ نہ ہو اس میں انسان تنگ
اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوۡعًا ۙ	دل بھوکا اور بے صبرا ہو جاتا ہے ان حالات میں اس پر ذرا سی تنگی
وَّ اِذَا مَسَّهُ الۡخَيۡرُ مَنُوۡعًا ۙ	آجائے تو واویلا مچانا شروع کر دیگا اور اگر فراخی آئے تو بخل سے
اِلَّا الۡمُصَلِّيۡنَ ۙ	کام لیگا اور دوسرے کسی کو کچھ بھی نہ دیگا لیکن جو لوگ نظام خدواندی
الَّذِيۡنَ هُمۡ عَلٰى صَلَاتِهِمۡ دَآئِمُوۡنَ ۙ	قائم کر لیتے ہیں جس میں ہر طرح کا تحفظ ہوتا ہے اور پھر اس نظام کو
وَالَّذِيۡنَ فِىۡۤ اَمۡوَالِهِمۡ حَقٌّ مَّعۡلُوۡمٌ ۙ	مستقلاً قائم رکھتے ہیں تو ان میں کشادہ ظرفی پیدا ہو جاتی ہے اور
لِّلسَّآئِلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ ۙ	وہ اپنے مال میں ہر ضرورت مند اور محروم کا تسلیم شدہ حق سمجھنے
وَالَّذِيۡنَ يُصَدِّقُوۡنَ	لگ جاتے ہیں اور اس طرح اپنے عمل سے
بِيَوۡمِ الدِّيۡنِ ۙ ۲۶-۷۰/۱۵	روز جزاء کی تصدیق کرتے ہیں۔

جس تجارت میں کبھی خسارہ نہیں ہوتا

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَتۡلُوۡنَ كِتٰبَ اللّٰهِ	جو لوگ اللہ کے قوانین کا اتباع کرتے ہوئے
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ	نظامِ خداوندی قائم کر لیتے ہیں
وَاَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ	اور ہمارا دیا ہوا رزق ربوبیت عامہ کیلئے وقف کر دیتے ہیں
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرۡجُوۡنَ	پوشیدہ بھی اور اعلانیہ بھی یہ لوگ ایسی تجارت
تِجَارَةً لَّنۡ تَبُوۡرَ ۙ ۳۵/۲۹	کر رہے ہیں جس میں کبھی خسارہ نہیں ہو سکتا۔

ہر کسی کا درجہ اعمال کی رو سے مقرّر ہوتا ہے

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ط دیکھو ہر کسی کا درجہ اس کے اعمال کی رو سے متعین ہوتا ہے

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ O ۶/۱۳۲ اور کسی کا کوئی عمل ہمارے قانونِ مکافات سے او جھل نہیں رہنے پاتا

معاشرہ کی خوشحالی مذہبی گروہ بندی سے وابستہ نہیں بلکہ عملی پروگرام سے وابستہ ہوتی ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	دیکھو خواہ وہ لوگ ہوں جو اپنے آپ کو اہل ایمان کہتے ہیں
وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى	اور خواہ وہ جو یہودی یا نصرانی کہلاتے ہیں
وَالصّٰبِئِيْنَ	اور خواہ وہ جو کسی مذہبی گروہ بندی میں شامل نہیں، کسے باشد
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ	جو لوگ بھی اللہ کے نظام کو قبول کر لیں گے
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	اور اسکے قانون مکافات اور یوم آخرت پر ایمان رکھیں گے
وَعَمِلَ صَالِحًا	اور اسکے دیئے ہوئے صلاحیت بخش پروگراموں پر عمل پیرا
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج	ہوں گے تو ان کے پروردگار کے ہاں سے انہیں ایسا اجر ملے گا
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	کہ ان کے معاشرہ میں نہ تو کسی قسم کا خوف باقی رہے گا
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ O ۲/۶۲	اور نہ انہیں کوئی فکر و پریشانی لاحق ہو گی۔

زندگی کی خوشگواریاں اللہ کے قانون پر عمل سے ملتی ہیں محض آرزوں سے نہیں

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ	دیکھو زندگی کی خوشگواریاں اور شادابیاں نہ تمہاری آرزوں سے وابستہ ہیں
وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ط	اور نہ اہل کتاب کی آرزوں سے یہاں سب کچھ اللہ کے قانون کے مطابق

مَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا یُّجۡزَ بِهٖ ۙ	ہوتا ہے لہٰذا جو لوگ معاشرہ میں بگاڑ اور ناہمواریاں پیدا کرینگے اسکے
وَلَا یَجِدۡ لَهٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیۡرًا ○	مطابق نتیجہ پائینگے اور اللہ کے قانون کے سوا کسی کی دوستی یا مدد انہیں
وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ	تباہیوں سے بچا نہیں سکے گی اور جو لوگ معاشرہ کو سنوارنے والے
مِنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی وَهُوَ مُؤۡمِنٌ	کام کرینگے اور اللہ کے قانون کے مطابق زندگی بسر کرینگے مرد
فَاُولٰٓئِكَ یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ	بھی اور عورتیں بھی تو ان کا معاشرہ ان کے لئے جنت کی طرح
وَلَا یُظۡلَمُوۡنَ نَقِیۡرًا ○ ۴/۱۲۳-۱۲۴	آرام دہ ہو جائے گا جس میں کسی پر رائی برابر بھی ظلم نہیں ہوتا

تاکہ دیکھا جائے کہ تم کیسے کام کرتے ہو

ثُمَّ جَعَلۡنٰکُمۡ خَلٰٓئِفَ فِی الۡاَرۡضِ	پھر اقوام سابقہ کے بعد ہم نے تمہیں دنیا
مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ	میں ان کا جانشین بنایا
لِنَنۡظُرَ کَیۡفَ تَعۡمَلُوۡنَ ○ ۱۰/۱۴	تاکہ دیکھا جائے کہ تم کیسے کام کرتے ہو۔

اللہ پر محض زبانی اقرار کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا	کیا لوگ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ انہیں محض اس لئے چھوڑ دیا جائے گا
اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا	کہ وہ اللہ پر ایمان کا اقرار کرتے ہیں یہ لوگ ایسی غلط فہمی میں
وَهُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ ○	نہ رہیں کہ انکے دعویٰ ایمان کو پرکھا نہیں جائیگا قبل ازیں بھی
وَلَقَدۡ فَتَنَّا الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ	لوگوں کو ہم کشمکش حق وباطل کی کٹھالیوں میں ڈال کر دیکھتے رہے ہیں
فَلَیَعۡلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا	کہ کون اپنے دعویٰ ایمان میں سچا ہے
وَلَیَعۡلَمَنَّ الۡکٰذِبِیۡنَ ○	اور کون یونہی زبان سے دعویٰ کرتا ہے اور عمل میں پورا نہیں

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اتر تاجولوگ دعویٰ ایمان کے باوجود معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرتے ہیں
اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ کیاوہ اس زعم باطل میں مبتلا ہیں کہ ہماری گرفت سے بچ کر آگے
سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ○ ۲۹/۲۔۴ نکل جائیں گے ان کا ایسا سمجھنا کس قدر خود فریبی پر مبنی ہے۔

محض زبانی دعویٰ ایمان سے اللہ کو دھوکا نہیں دیا جاسکتا

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ دیکھو مومن وہ لوگ ہوتے ہیں
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ جو نظام خداوندی پر یقین رکھتے ہیں اسطرح کا یقین کہ
ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا جسکے بعد انکے دل میں ذرا سا اضطراب اور شک باقی نہیں رہتا
وَجٰهَدُوْا اور پھر اس نظام کے قیام واستحکام کے لئے جدو جہد کرتے ہیں
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اور اس راہ میں اپنے مال اور اپنی جانیں وقف کر دیتے ہیں
اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○ یہی لوگ ہیں جو اپنے دعویٰ ایمان میں سچے ہیں لہٰذا ان
قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ مدعیان ایمان سے کہو جو صرف زبانی جمع خرچ سے اللہ پر اپنی
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ دینداری ظاہر کرنا چاہتے ہیں
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ کہ زمینوں اور آسمانوں میں جو کچھ ہے
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ ۴۹/۱۵۔۱۶ اللہ کو اس سب کا پورا پورا علم ہوتا ہے۔

جس نے محنت سے سوت کاتا اور پھر اپنے ہی ہاتھوں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا اور دیکھو اس عورت کی طرح نہ ہو جانا جس نے محنت سے سوت
مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ ۱۶/۹۲ کاتا اور پھر اپنے ہی ہاتھوں اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

مومن شاعری نہیں کرتے بلکہ عملی طور پر انقلاب لاتے ہیں

وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ؕ	اور شاعروں کے پیچھے تو بہکے ہوئے لوگ ہی لگا کرتے ہیں دیکھتے
اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ۙ	نہیں کہ جھوٹی پیاس میں مبتلا یہ لوگ ہر وادی میں سر مارتے پھرتے ہیں
وَاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ ۙ	انکے قول و عمل میں تطابق نہیں ہوتا جو کچھ کہتے ہیں اسے کرتے نہیں
اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	انکے برعکس ایمان لانیوالے لوگ ایک متعین نصب العین پر یقین رکھتے ہیں
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور ایسے کام کرتے ہیں جن سے ان کی ذات اور معاشرہ سنور جائے
وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا	وہ زندگی کے ہر گوشہ میں قانون خداوندی کو اپنے سامنے رکھتے ہیں
وَّ انْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ	اور ظلم کرنیوالے کیخلاف ہجو نہیں لکھتے بلکہ انکی کلائی مروڑ دیتے
وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ	ہیں اور ایسا نظام قائم کرتے ہیں جو
مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۧ ۲۶/۲۲۴-۲۲۷	ظلم کا تختہ الٹ دیتا ہے۔

یہ لوگ ایسے کاموں کی تعریف چاہتے ہیں جو انہوں نے کئے ہی نہیں

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ	اور اللہ نے عہد لیا تھا ان لوگوں سے
اُوْتُوا الْكِتٰبَ	جنہیں کتاب دی گئی تھی کہ اسکی تعلیمات
لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ٚ	کو نوعِ انسان کے سامنے پیش کرو گے اور چھپاؤ گے نہیں
فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ	لیکن انہوں نے اسے پس پشت ڈال دیا اور اپنی خود ساختہ شریعت پر چلنے
وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ	لگ پڑے حقیر حقیر دنیاوی فائدوں کی خاطر
فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ ۝	کس قدر خسارے کا سودا ہے جو انہوں نے کیا
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ	بہر حال ان لوگوں کے متعلق کسی غلط فہمی میں نہ رہنا جو

يَفۡرَحُوۡنَ بِمَآ اَتَوۡا — اپنی روش پر خوش ہیں
وَّ يُحِبُّوۡنَ اَنۡ يُّحۡمَدُوۡا — اور چاہتے ہیں کہ ایسے کاموں کی تعریف انہیں حاصل ہو
بِمَا لَمۡ يَفۡعَلُوۡا — جو انہوں نے کئے ہی نہیں
فَلَا تَحۡسَبَنَّهُمۡ — یہ نہ سمجھو کہ ان لوگوں
بِمَفَازَةٍ مِّنَ الۡعَذَابِ‌ۚ — کو عذاب سے چھٹکارا مل گیا نہیں
وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝ ۳/۱۸۷-۱۸۸ بلکہ ان کے لئے بڑا ہی الم انگیز عذاب تیار ہے۔

تاریخ کی شہادت کہ نظامِ خداوندی کو قبول نہ کر کے انسان خسارے میں رہا

وَالۡعَصۡرِۙ ۝ — زمانہ یعنی انسانی تاریخ اس حقیقت پر شاہد ہے کہ
اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَفِىۡ خُسۡرٍۙ ۝ — انسان بڑے خسارہ میں رہا ہے
اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا — ماسوا ان کے کہ جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کیا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ — اور اس کے صلاحیت بخش پروگراموں پر عمل پیرا ہوئے
وَتَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۙ — ایک دوسرے کو حق و صداقت کی تلقین کرتے رہے
وَتَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ ۝ ۱۰۳/۱-۳ — اور ایک دوسرے کیلئے صبر و استقامت کا موجب بنے۔

غلط نظاموں کے نتیجہ میں بھوک اور خوف کا عذاب

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا — بات سمجھانے کے لئے اللہ تمہارے سامنے ایک مثال بیان کرتا ہے
قَرۡيَةً كَانَتۡ اٰمِنَةً — ایک بستی تھی جسے خارجی خطرات سے امن
مُّطۡمَئِنَّةً — اور داخلی کشمکش سے اطمینان حاصل تھا اسکی طرف ہر سمت

يَّأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ سے سامان رزق کھنچا چلا آتا تھا اور سب لوگ فراغت سے کھاتے پیتے تھے
فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ پھر کفران نعمت کرتے ہوئے وہ مال سمیٹنے اور چھپانے لگ گئے اس
فَأَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر بھوک اور خوف کا عذاب طاری ہو گیا
بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ○ ۱۶/۱۱۲ اور یہ سب کچھ انکی اپنی غلطیوں کا نتیجہ تھا اللہ نے اپنی عنایات نہیں روکی تھی

حصولِ عزت و عروج کا قانون

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ جو قوم عزت و عروج کی حیات تازہ سے بہرہ اندوز ہونا چاہتی ہے
فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ط اسے سمجھ لینا چاہئے کہ عزت اور عروج صرف قوانین خداوندی کے اتباع سے
اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ ملتے ہیں عروج وارتقاء کیلئے ایک تو نظریۂ زندگی ایسا ہونا چاہئے جس میں
وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ط ارتقا کی صلاحیت ہو اور دوسرے وہ صلاحیت بخش اعمال جو اس
وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ نظریہ کو اوپر اٹھائیں لیکن جو لوگ معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر
لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ط کے عزت دار بننا چاہتے ہیں وہ انسانیت کو بھی عذاب میں مبتلا کر دیتے ہیں
وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ○ ۳۵/۱۰ اور خود بھی تباہیوں کے جہنم میں جا گرتے ہیں اور ان کی تمام تدبیریں ناکام
رہ جاتی ہے۔

جن سے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تعلق ختم ہو گیا

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا جن لوگوں نے دین میں فرقے پیدا کر لئے اور گروہ در گروہ بن
لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ط گئے اے رسولؐ تمہارا ان سے کوئی تعلق نہیں رہا
اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ان کا معاملہ اللہ کے قانونِ مکافات کے سپرد ہے

ثُمَّ یُنَبِّئُهُمۡ بِمَا کَانُوۡا یَفۡعَلُوۡنَ ۝ ۶/۱۵۹ لہٰذا ان کے اعمال کے نتائج خود انہیں سب کچھ بتا دینگے۔

کتاب کی حامل مگر بے عمل قوم کی مثال ایسی ہے جیسے گدھے پر کتابیں لدی ہوں

مَثَلُ الَّذِیۡنَ حُمِّلُوا التَّوۡرٰۃَ جو لوگ کتاب اللہ کے حامل ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں

ثُمَّ لَمۡ یَحۡمِلُوۡهَا لیکن اس کے احکام و قوانین پر عمل نہیں کرتے

کَمَثَلِ الۡحِمَارِ یَحۡمِلُ اَسۡفَارًا ؕ ان کی مثال یوں سمجھو جیسے گدھے پر کتابیں لاد دی گئی ہوں

بِئۡسَ مَثَلُ الۡقَوۡمِ الَّذِیۡنَ کس قدر بری مثال ہے اس قوم کی جو

کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اس طرح سے قوانینِ خداوندی کی تکذیب کرتی ہے

وَاللّٰهُ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ۝ ۶۲/۵ ایسی ظالم قوم اللہ کی ہدایت سے محروم رہتی ہے۔

وہ کچھ کیوں کہتے ہو جسے عمل سے پورا نہیں کرتے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ اے اہلِ ایمان تم زبان سے وہ کچھ کیوں کہتے ہو

مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ۝ جسے عمل سے پورا نہیں کرتے

کَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰهِ اللہ کے قانون کی رُو سے یہ بات بڑی ہی مذموم اور قابلِ گرفت

اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ۝ ۳۔ ۶۱/۲ ہے کہ، ایسی باتیں کی جائیں جنہیں کر کے نہ دکھایا جائے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

صِراطِ مُستقیم

قرآنِ حکیم نے جس روش زندگی کی طرف انسان کی رہنمائی کی ہے اسے ''صراط مستقیم'' سے تعبیر کیا گیا ہے ۵ / ۱ یعنی سیدھی اور توازن بدوش راہ۔ یہ چیز ایک عظیم حقیقت کی طرف دلالت کرتی ہے قرآن کریم سے پہلے ارباب فکر اور اہل مذہب زندگی کی حرکت کو دوری (CYCLIC) تسلیم کرتے تھے۔ حکمائے یونان نے جب یہ دیکھا کہ آسمان کے مختلف کرے گول ہیں تو انہوں نے یہ خیال کیا کہ مقصود فطرت ''دائرہ'' ہے سیدھا چلنا نہیں۔ اس اعتبار سے انہوں نے سب سے پہلے یہ نظریہ ایجاد کیا کہ کائنات کی حرکت دوری ہے یعنی وہ ایک متعین دائرے میں گردش کررہی ہے آگے نہیں بڑھ رہی اس سے فیثاغورث نے تناسخ کا نظریہ قائم کیا یعنی یہ نظریہ کہ انسانی روح جیون بدل بدل کر بار بار اس دنیا میں مختلف قالبوں میں آتی ہے روح کو اس چکر سے نجات مل جانا مقصود حیات ہے یہی تصور ہندوؤں کے فلسفہ کی بھی بنیاد ہے اور اس پر ان کے تصوف (یوگ) کی عمارت استوار ہوتی ہے یعنی انسانی روح درحقیقت اللہ کی روح (پرم آتما) کا ایک جزو ہے جو اپنی اصل سے الگ ہو کر زندگی کے چکر میں پھنس چکی ہے۔ اس کا ان چکروں سے آزادی حاصل کر لینا اور پھر سے اپنے کل سے جا ملنا مقصود زندگی ہے۔ یہی تصور مجوسیوں کے ہاں پایا جاتا ہے اور اسی سے ''وحدت الوجود'' کا نظریہ مستعار لیا گیا ہے جو ہمارے ہاں تصوف کی بنیاد ہے یہی چکر عیسائیت اور یہودیت میں ملتا ہے۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ ہر انسانی بچہ اپنے اولین ماں باپ (آدم و حوا) کا گناہ

پیدائشی طور پر اپنے ساتھ لاتا ہے۔ اگر وہ حضرت مسیحؑ کے کفارہ پر ایمان لے آتا ہے تو وہ گناہ اس سے دھل جاتا ہے اور وہ جنت میں چلا جاتا ہے۔ یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ ان کے اسلاف سے جو چند دنوں کے لئے گوسالہ پرستی کی غلطی ہو گئی تھی اس کی پاداش میں انہیں چند دنوں کے لئے جہنم میں جانا پڑے گا اس کے بعد ان کی شفاعت ہو جائے گی۔

آپ نے دیکھا کہ ان تمام نظریات کا ماحصل یہ ہے کہ انسانی زندگی کا منتہیٰ اور مقصود وہ کچھ ہو جانا ہے جو وہ پہلے تھی یعنی اس میں آگے بڑھنے یا ترقی کرنے کا سوال نہیں (AS YOU WERE) ہو جانا مقصود حیات ہے دوری حرکت (CYCLIC MOVEMENT) سے یہی مراد ہے یعنی ایک دائرے میں گردش کرتے ہوئے جہاں سے چلے تھے وہیں پہنچ جانا۔

قرآن کریم نے ارباب فکر اور اہل مذہب کے اس غلط نظریہ کی تردید کی اور کہا کہ زندگی کو لہو کے بیل کی طرح ایک دائرے میں گردش کرنے کا نام نہیں آگے بڑھنے اور بلند ہونے کا نام ہے اللہ کائنات کو صراط مستقیم پر لیے جارہا ہے۔اِنَّ رَبِّیۡ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۱۱/۵۶" اور اس میں نت نئے اضافے ہوتے رہتے ہیں"۔یَزِیۡدُ فِی الۡخَلۡقِ مَایَشَآءُ ۳۵/۱"اور انسان کو صراط مستقیم پر چلنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے"اس میں زندگی کی ممکنات (POSSIBILITIES) ودیعت کر دی گئی ہیں اور جدوجہد کا وسیع میدان دے دیا گیا ہے جو کوئی قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرے گا اس کی ممکنات مشہود ہوتی جائیں گی اور وہ سفر زندگی میں آگے بڑھتا جائے گا اس طرح اس کا سفر ایک دائرے میں نہیں بلکہ سیدھے اور متوازن راستے پر ہو گا اس سے اس کی زندگی کی سطح بلند ہوتی جائے گی اور وہ ارتقائی منازل طے کرتا آگے بڑھتا جائے گا۔ لَتَرۡکَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ ۸۴/۱۹ "تم ضرور منزل بہ منزل درجہ بہ درجہ بلند ہوتے جاؤ گے" اس لیے کہ اللہ صرف صراط مستقیم ہی کا مالک نہیں وہ ذِی الۡمَعَارِجِ ۷۰/۳ بھی ہے یعنی "سیڑھیوں والا" بلندیوں کی طرف لے جانے والا۔ لہٰذا قرآن کریم کی رو سے زندگی کا منتہیٰ (AS YOU WERE) ہو جانا نہیں بلکہ ارتقائی منازل طے کر کے آگے بڑھتے چلے جانا ہے کائنات میں اللہ تعالیٰ کا قانون ارتقاء کار فرما ہے۔

زندگی کے دوری حرکت کا تصور عہدِ کہن کے انسانی ذہن ہی کا مغالطہ نہیں تھا اس زمانے میں بھی جہاں انسانی فکر نے وحی سے روشنی نہیں لی وہ اسی چکر میں پھنس گیا ہے۔ جرمنی کے مشہور فلاسفر نیٹشے کا "تکرار ازلی" (ETERNAL RECURRENCE) کا نظریہ اس مغالطہ کا رہین منت ہے ہیگل (HEGAL) کا نظریہ اضداد بھی اسی کا مظہر ہے وہ کہتا ہے کہ دنیا میں ایک تصور (I D E A) پیدا ہوتا ہے پروان چڑھتا ہے جب وہ اپنے شباب پر پہنچتا ہے تو اس میں سے اس کی ضد دوسرا نظریہ پیدا ہو جاتا ہے جو پہلے نظریہ کو ختم کر دیتا ہے پھر جب یہ دوسرا نظریہ پروان چڑھتا ہے تو اس میں سے اس کی ضد پیدا ہوتی ہے تصورات (IDEAS) کا یہی چکر ہے جو کائنات میں کار فرما ہے۔ ہیگل کے متبع مارکس (MARX) نے کہا کہ یہ چکر تصورات ہی میں نہیں بلکہ نظام ہائے زندگی (SOCIAL ORDERS) میں بھی کار فرما ہے دنیا میں ایک معاشی نظام پیدا ہوتا ہے جو پہلے نظام کے لئے پیغام مرگ بن جاتا ہے۔ اسی طرح یہ سلسلہ جاری ہے پہلے نظامِ سرمایہ داری کا دور تھا جب وہ نظام شباب تک پہنچ گیا تو اس میں سے اس کی ضد نظام اشتراکیت پیدا ہو گیا اب اس کی باری ہے۔

آپ نے غور کیا کہ تنہا عقل انسانی نے جب بھی زندگی کے متعلق کوئی تصور قائم کرنا چاہا تو اس نے اس میں کس قدر ٹھوکریں کھائی ہیں یہ صرف وحی کی روشنی ہے جو انسان کو صحیح نظریہ زندگی عطا کر سکتی ہے چنانچہ وحی نے اس سلسلہ میں جو نظریہ دیا وہ صراط مستقیم کا نظریہ ہے یعنی نہ ایک مقام پر کھڑے ہو کر جامد اور متصلب ہو جانا اور نہ دائرے میں ہی گردش کرتے رہنا بلکہ زندگی کے سیدھے اور متوازن راستے پر چلتے جانا اور اس طرح آگے بڑھتے چلے جانا "حرکت اور ارتقاء" یہ ہے قرآنی نظریہ زندگی کا ماحصل جسے اس نے "صراط مستقیم" سے تعبیر کیا ہے۔

o

صراط مستقیم

سیدھی، متوازن اور آگے کی طرف جانے والی راہ

اللہ صراط مستقیم پر ہے

اِنَّ رَبِّیۡ — بلاشبہ میرا پروردگار

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۝ ۱۱/۵۶ — صراطِ مستقیم پر ہے۔

تمام انبیاءاکرام صراطِ مستقیم پر تھے

وَ ھَدَیۡنٰھُمۡ — اور تمام انبیاء کو ہم نے رہنمائی دی

اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۝ ۶/۸۷ — صراط مستقیم کی طرف۔

نبی آخر الزماںؐ کے صراطِ مستقیم پر ہونے کی شہادت

وَالۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ ۝ — قرآن حکیم اس بات پر شاہد ہے

اِنَّکَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۝ — تم بلاشبہ رسولوں میں سے ہو

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۝ ۳۶/۲-۴ — سیدھی، متوازن اور آگے کی طرف لے جانیوالی راہ پر

قرآن، صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی دیتا ہے

اِنَّ ھٰذَا الۡقُرۡاٰنَ یَھۡدِیۡ — بلاشبہ یہ قرآن راہنمائی دیتا ہے

لِلَّتِیۡ ھِیَ اَقۡوَمُ ۱۷/۹ — اس روش زندگی کی طرف جو سب سے زیادہ سیدھی اور متوازن ہے۔

اور اللہ کے قوانین کا اتباع ہی صراطِ مستقیم ہے

وَاتَّبِعُوْنِ ؕ	اور اللہ کے قوانین کا اتباع کرو
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ ۴۳/۶۱	یہی صراط مستقیم ہے۔

اللہ کی طرف سے دی گئی روشنی ہی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرتی ہے

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ	اللہ کی جانب سے تمہاری طرف روشنی آگئی ہے
وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ ۙ	یعنی ایک کھلا ہوا واضح ضابطۂ قوانین
يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ	جس کے ذریعہ سے اللہ ہر اس قوم کو سلامتی کی راہ دکھاتا ہے
رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ	جو اپنی زندگی کو قوانین خداوندی سے ہم آہنگ رکھے
وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اور انہیں جہالت و گمراہی کی تاریکیوں سے نکال کر
اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ	اپنے قوانین کی روشنیوں میں لے آتا ہے
وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى	اور انہیں متوازن روش زندگی
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ۵/۱۵-۱۶	کی طرف راہنمائی دیتا ہے

اللہ کے قوانین کے ذریعے سے ہی صراطِ مستقیم نصیب ہو سکتی ہے

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ	اور یہ توازن بدوش راہ تمہارے پروردگار کی راہ ہے
قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ	جس کے لئے اس نے اپنے قوانین واضح طور پر بیان کر دیے ہیں
لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝	ان لوگوں کے لئے جو انہیں پیش نظر رکھنا چاہیں۔
لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ	انہیں پروردگار کی جانب سے ہر طرح کی سلامتی نصیب ہو جاتی ہے

وَهُوَ وَلِيُّهُمْ	اور وہ ان کا رفیق و مددگار بن جاتا ہے
بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ ۱۲۷۔۶/۱۲۶	ان کے حسن عمل کے نتیجہ میں۔

اللہ کی دی ہوئی راہ ہی سیدھی، متوازن اور آگے کی طرف جانے والی ہے

وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ	اے نبیؐ تم بلاشبہ راہنمائی کرتے ہو
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○	سیدھی، متوازن اور آگے کی طرف جانے والی راہ کی طرف
صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ	یہ اس اللہ کی راہ ہے

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ جس کے پروگراموں کی تکمیل کے لئے کائنات کی ہر شے مصروف عمل ہے

اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ○ ۵۳۔۴۲/۵۲ اور جس کے قانون کے مطابق تمام امور سر انجام پاتے ہیں۔

صراطِ مستقیم، سلامتی کی روش

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى	جس روش زندگی کی طرف اللہ دعوت دیتا ہے
دَارِ السَّلٰمِ ؕ	وہ سلامتی کی روش ہے
وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ	اور جو کوئی رہنمائی حاصل کرنا چاہے اسے اللہ کا قانون
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ ۱۰/۲۵	اس متوازن روشِ زندگی کی طرف رہنمائی دیتا ہے۔

جو کوئی بھی چاہے اللہ کے قوانین سے صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی پا سکتا ہے

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ	ہم نے نہایت ہی واضح انداز میں اپنے قوانین نازل کر دیے ہیں
وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ	اب جو کوئی ان سے راہنمائی حاصل کرنا چاہے تو یہ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ ۲۴/۴۶	اس کی رہنمائی متوازن روش زندگی کی طرف کر دیں گے

جو قوم بھی چاہے اللہ کے قوانین سے صراط مستقیم کی طرف رہنمائی پا سکتی ہے

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ۙ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝ؕ ۲۸۔۲۷/۸۱ یہ ضابطہ قوانین تمام نوعِ انسان کے لئے ہے لہٰذا تم میں سے جو قوم بھی چاہے اس کے ذریعہ سے زندگی کی متوازن اور سیدھی راہ پر چل سکتی ہے۔

سیدھی اور آگے کی طرف جانے والی رہنمائی اللہ کی کتاب سے ہی حاصل ہو سکتی ہے

وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ	دیکھو جس کسی نے اللہ کی کتاب کو محکم طور پر تھام لیا تو اسے
هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ؑ ۱۰۱/۳	رہنمائی حاصل ہو جائے گی سیدھی اور آگے کی طرف جانے والی راہ کی طرف۔

صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرنے والی روشنی

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ	دیکھو تمہارے پاس اللہ کی جانب سے روشنی آگئی ہے
وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ۙ	یعنی ایک کھلا ہوا واضح ضابطہ قوانین
يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ	جس کے ذریعے اللہ ہر اس قوم کو جو اپنی زندگی کو قوانین خداوندی
رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ	سے ہم آہنگ رکھے سلامتی کے راستے دکھاتا ہے
وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اور جہالت و گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر
اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ	علم و عقل کی روشنیوں میں لاتا ہے اور اپنے قانون کے مطابق
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ۱۶۔۱۵/۵	سیدھے اور توازن بدوش راستے کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

اللہ کی رحمتوں کا سایہ

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ	جو لوگ اللہ کے قوانین کو قبول کر لیں گے
وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ	اور پھر ان کے ساتھ محکم طور پر وابستہ

فَسَیُدۡخِلُهُمۡ فِیۡ رَحۡمَةٍ مِّنۡهُ	رہیں گے، تو یہ لوگ اللہ کی رحمت کے سایہ تلے آجائیں گے
وَفَضۡلٍ ۙ	اور ان کے لئے ہر طرح کی خوشحالیوں کے دروازے کھل جائیں گے
وَّیَهۡدِیۡهِمۡ اِلَیۡهِ	اور انہیں رہنمائی مل جائے گی
صِرَاطًا مُّسۡتَقِیۡمًا ۝ ۱۷۵/۴	زندگی کی سیدھی اور متوازن راہ کی طرف۔

اللہ کے قوانین کی اطاعت ہی صراطِ مستقیم ہے

اَلَمۡ اَعۡهَدۡ اِلَیۡکُمۡ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ	اے بنی آدم کیا ہم نے تمہیں ہدایت نہیں کی تھی کہ
اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّیۡطٰنَ ۚ	مفاد پرست قوتوں اور اپنے مفاد پرستانہ جذبات کی پیروی نہ کرنا
اِنَّهٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ۝ۙ	اس لیے کہ یہ تمہارے کھلے دشمن ہیں
وَّاَنِ اعۡبُدُوۡنِیۡ ؕ	اور یہ کہ اطاعت صرف ہمارے قوانین کی کرنا
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ۝ ۶۰-۶۱/۳۶	یہی صراطِ مستقیم ہے۔

صراطِ مستقیم اور وحدتِ انسانیت

کَانَ النَّاسُ	انسانی زندگی کے ابتدائی دور میں تمام انسان
اُمَّةً وَّاحِدَةً ۟	ایک برادری اور ایک قوم کی حیثیت سے رہتے تھے
فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ	پھر ان کے باہمی مفادات میں ٹکراؤ شروع ہوا تو اللہ نے نبیوں کو
مُبَشِّرِیۡنَ	بھیجنا شروع کیا جو انہیں وحدت انسانیت کے خوشگوار نتائج سے آگاہ کرتے
وَمُنۡذِرِیۡنَ ۪	اور اختلافی زندگی کے نتائج و عواقب سے ڈراتے
وَاَنۡزَلَ مَعَهُمُ الۡکِتٰبَ	ہر نبی اپنے ساتھ قوانین خداوندی کا ضابطہ الکتاب لاتا

بِالْحَقِّ	جو حق پر مبنی ہوتا
لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ	تاکہ اس کے مطابق نوعِ انسان کے
فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ط	اختلافی امور کے فیصلے کئے جائیں
وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ	ہر نبی اس ضابطہ کی رو سے وحدت پیدا کر کے چلا جاتا لیکن اس کے
اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ	بعد وہ لوگ جنہیں یہ ضابطہ دیا گیا تھا باوجود ایسی واضح تعلیم کے
الْبَيِّنٰتُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ج	آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی کی خاطر اختلافات میں مبتلا ہو جاتے
فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا	لیکن ان میں سے جو لوگ اس ضابطہ کی حقیقت پر یقین رکھتے
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ط	اللہ انہیں اپنے قانون کے مطابق اختلافات سے بچنے کی راہ دکھا دیتا
وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ	لہٰذا جو لوگ اختلافات سے بچنا چاہیں وہ اللہ کے قوانین کے
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ۲/۲۱۳	ذریعہ سے ہی صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

دُعا

اِهْدِنَا	پروردگار ہماری راہنمائی فرمایئے
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ لا	سیدھی اور متوازن روشِ زندگی کی طرف
صِرَاطَ الَّذِيْنَ	ان لوگوں کی روشِ زندگی کی طرف
اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ لا	جو آپ کے انعامات کے مستحق ہوئے
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ	پروردگار ہم ان گمراہوں کی روش سے بچنا چاہتے ہیں
وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ ع ۱/۵-۷	جو آپ کے قانونِ مکافات کی گرفت میں آگئے۔

****

تقلید

مادہ : ق ل د

قِلَادَۃٌ کے معنی بٹی ہوئی ڈور یا چاندی وغیرہ کا تار ہیں جو گلے میں ڈالا جائے لیکن بعد میں ہر اس چیز کو کہنے لگے جسے گلے میں ڈالا جائے یا جو کسی چیز کا احاطہ کر لے۔ اَلْاِقْلِیْدُ اونٹنی کی ناک کی نتھنی کو کہتے ہیں جس میں نکیل ڈالی جاتی ہے۔

اس سے تقلید کے معنی سمجھ میں آسکتے ہیں۔ یعنی گلے میں پٹہ یا ناک میں نکیل ڈال کر رسی دوسرے کے ہاتھ میں دیدی جائے اور اس کے پیچھے انسان جانور کی طرح چلتا جائے۔ تقلید غلامی کی بدترین شکل ہے اس لئے کہ غلامی میں انسان کا صرف جسم مقیّد ہوتا ہے لیکن تقلید میں اس کی عقل و فکر بھی غلام ہو جاتی ہے۔

قرآن کریم قدم قدم پر تدبّر و تفکر کی دعوت دیتا ہے۔ اور اسلاف کی اندھی تقلید کو منکرین کا شیوہ قرار دیتا ہے وہ کہتا ہے کہ جب بھی کسی رسول نے اللہ کے قوانین کی طرف دعوت دی تو یہ کہہ کر اس کی مخالفت کی گئی کہ تمہاری یہ دعوت اُس مسلک کے خلاف ہے جو ہمارے ہاں آباؤاجداد سے وراثتاً چلا آرہا ہے۔ حضرت نوحؑ کو یہی جواب ملا ۲۳/۲۴ یہی جواب صالحؑ کو ملا ۶۲۔۱۱/۶۱ یہی حضرت ابراہیمؑ سے کہا گیا ۲۱/۵۳ یہی حضرت شعیبؑ سے ۱۱/۸۷ اور حضرت موسےٰؑ سے ۱۰/۷۸ اور رسول اللہؐ سے کہا گیا

۳۸/۷ غرض یہ کہ ہر رسول کی مخالفت یہی کہہ کر کی گئی ۲۴۔ ۴۳/۲۳ اور قرآن کریم کے خلاف بھی کوئی دلیل یا برہان نہیں لائی گئی محض یہ کہہ کر ٹھکرا دیا گیا کہ یہ ہمارے اسلاف کے مسلک کے خلاف ہے ۵/۱۰۴۔

قرآن کہتا ہے کہ یہ روش انسانی سطحِ زندگی کی نہیں حیوانی سطح کی ہے لہٰذا جہنم کی زندگی ہے (۷/۱۷۹) اس روش میں انسان نہ تو ماضی کی تاریخ سے سبق حاصل کرتا ہے اور نہ آگے کا راستہ ہی دیکھ سکتا ہے۔ اس کے سوچ سمجھ اور غور و فکر کی صلاحیتیں زنگ آلود ہو جاتی ہیں۔

قرآن کریم اسی لئے آیا تھا کہ نوع انسان کے گلے سے وہ تمام زنجیریں اتار دے جو اس نے اشخاص پرستی کی رُو سے پہن رکھی تھیں اور جن میں وہ غلاموں کی طرح جکڑے چلی آ رہی تھی (۷/۱۵۷) چنانچہ نبی اکرمؐ نے قرآن کریم کے ذریعہ سے ان تمام زنجیروں کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور انسانیت کو حریّتِ افکار سے روشناس کرایا۔

لیکن آپؐ کے کچھ ہی عرصہ بعد مسلمانوں نے ان ٹکڑوں کو ایک ایک کر کے اپنی مژگانِ عقیدت سے اکٹھا کیا اور پہلے سے بھی زیادہ کڑی زنجیروں میں اپنے آپ کو جکڑ لیا اور اب ان زنجیروں میں جکڑے کلبلا رہے ہیں۔

یہ ہے تقلید جس سے انسانیت کا جوہر حریت اور فکر و عمل جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جاتا ہے۔

o

بہروں گونگوں اور اندھوں کا یہ ریوڑ

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	انکی مثال ایسی ہے جو اسلاف کی تقلید میں غلط روش پر چلتے ہیں
كَمَثَلِ الَّذِىْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا	جیسے جانوروں کا ریوڑ، اس ریوڑ میں اور کچھ سننے کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی
دُعَآءً وَّنِدَآءً ۭ صُمٌّ ۢ بُكْمٌ عُمْىٌ	ماسوا چرواہے کی بے معنی آوازوں کے، بہروں گونگوں اور اندھوں کا یہ ہجوم

فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ○ ۲/۱۷۱ ہے جو عقل و فکر سے کچھ کام نہیں لیتا۔

حیوانی سطح کی زندگی بسر کرنے والے یہ جہنمی

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ بلاشبہ جہنمی زندگی بسر کرتے ہیں۔
كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ کتنے ہی صحرائی اور شہری آبادیوں کے لوگ
لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ انکے پاس ذہن ہوتا ہے لیکن اس سے سوجھ بوجھ کا کام نہیں لیتے
وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ انکی آنکھیں بھی ہیں لیکن ان سے حقائق کو دیکھتے نہیں
وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ وہ کان بھی رکھتے ہیں، لیکن ان سے حقائق کو سنتے نہیں یہ لوگ
اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ ۷/۱۷۹ حیوانی سطح کی زندگی بسر کرتے ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے۔

یہ لوگ پسماندگی کے جہنم میں زندگیاں بسر کرتے ہیں

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ پھر ان کا ارتقاء رک جاتا ہے
لَاِلَى الْجَحِيْمِ ○ اور وہ پسماندگی کے جہنم میں جاگرتے ہیں
اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۙ کیونکہ انہوں نے اپنے اسلاف کو جس گمراہی میں مبتلا پایا
فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ○ ۳۷/۶۸-۷۰ اسی پر آنکھیں بند کر کے چلتے چلے گئے۔

اندھی تقلید سے نہ ماضی کی تاریخ سامنے رہتی ہے اور نہ آگے کا راستہ ہی نظر آتا ہے

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ جو لوگ اندھی تقلید اختیار کر لیتے ہیں
اَغْلٰلًا ان کی کیفیت ایسی ہو جاتی ہے جیسے کسی کی گردن میں ایسا
فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ طوق ڈال دیا جائے جس سے اسکا سر اوپر کو اٹھا رہ جائے

فَهُمۡ مُّقۡمَحُوۡنَ ۝ اور وہ سامنے کا راستہ دیکھ نہ سکے

وَجَعَلۡنَا مِنۡۢ بَيۡنِ تقلید ان کے سامنے بھی دیوار کھینچ دیتی ہے جس سے

اَيۡدِيۡهِمۡ سَدًّا وہ آنے والے واقعات کا جائزہ لے کر صحیح راستہ اختیار نہیں کر سکتے

وَّمِنۡ خَلۡفِهِمۡ سَدًّا اور یہ روش ان کے پیچھے بھی دیوار کھینچ دیتی ہے جس سے یہ

تاریخی شواہد اور گزرے واقعات سے نتائج اخذ نہیں کر سکتے

فَاَغۡشَيۡنٰهُمۡ فَهُمۡ لَا يُبۡصِرُوۡنَ ۝ ۳۶/۸،۹ ان کی آنکھوں پر پردے پڑ جاتے ہیں لہٰذا انہیں کچھ بھائی نہیں دیتا

سُوجھ بُوجھ سے محروم مُردوں کو تم نہیں سنا سکتے

اِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ دیکھو تم ان کو نہیں سنا سکتے

الۡمَوۡتٰى جو مُردوں کی طرح سوجھ بوجھ سے عاری ہوں

وَلَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ ۝ نہ ان بہروں کو سنا سکتے ہو، جو پیٹھ پھیر کے چل دیں

وَمَاۤ اَنۡتَ بِهٰدِى الۡعُمۡىِ عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ ؕ نہ ایسے اندھوں کی رہنمائی کر سکتے ہو جو راہ راست پر آنا ہی نہ

اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا چاہیں تم صرف انہیں سنا سکتے ہو جو سننے پر آمادہ ہوں

مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا اور ہمارے قوانین کی صداقت پر یقین کر کے

فَهُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ۝ ۲۷/۸۰۔۸۱ انکے آگے سر تسلیم خم کر دیں۔

اسلاف کے نام پر اندھی تقلید

وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمُ اتَّبِعُوۡا مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ ان لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہ اللہ کے نازل کردہ قوانین کی پیروی

قَالُوۡا بَلۡ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلۡفَيۡنَا عَلَيۡهِ اٰبَآءَنَا ؕ کرو تو کہتے ہیں ہم تو صرف اس مسلک کی پیروی کرینگے جس پر اپنے

اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَايَعْقِلُوْنَ شَيْئًا	اسلاف کوپایا خواہ انکے اسلاف نے نہ تو عقل و فکر سے کچھ کام لیا
وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝ ۲/۱۷۰	ہو اور نہ راہ ہدایت پر ہی رہے ہوں۔

مفاد پرستوں کی ہمیشہ سے یہی روش رہی

مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ	قبل ازیں جب کبھی ہم نے کسی علاقہ میں کوئی رسول بھیجا
اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ	تو وہاں کے دوسروں کی محنت پر عیش کرنے والے استحصالی طبقہ نے
اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ	کہا ہم نے اپنے اسلاف کو ایک مسلک پر چلتے پایا
وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝	لہٰذا انہی کے نقش قدم پر چلتے رہیں گے
قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى	ان سے کہا جاتا کہ اگر تمہیں ایسی رہنمائی دی جائے
مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۭ	جو ہر لحاظ سے تمہارے اسلاف کے مسلک سے زیادہ بہتر ہو
قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ	وہ کہتے ہم اس سلسلہ میں کچھ سننے کو تیار نہیں
اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ ۲۴/۴۳-۲۳/۴۳	لہٰذا تمہارے لائے ہوئے نظام سے انکار کرتے ہیں۔

تقلید کے پردہ میں مفاد پرستی

وَاِذَا فَعَلُوْا	یہ لوگ جب مبتلا ہو جاتے ہیں
فَاحِشَةً قَالُوْا	ہوس زر اور بخل کی فحاشی میں تو کہتے ہیں
وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا	ہم نے اپنے اسلاف کو اسی روش پر چلتے پایا ہے
وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ ۷/۲۸	اور یہی اللہ کا حکم بھی ہے۔

کچھ نام جو تم نے اور تمہارے اسلاف نے رکھ لئے ہیں

اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ	جن کی اطاعت تم کرتے ہو وہ اس کے سوا کیا ہیں کہ
سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ	کچھ نام ہیں جو تم نے اور تمہارے اسلاف نے رکھ لئے ہیں
مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ط	اور اللہ نے ان کے متعلق کوئی سند نہیں اتاری
اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ	حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ محض وہم وگمان کی پیروی کرتے ہیں۔
وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ج	اور خواہشات نفس کے مرید بنے ہوئے ہیں
وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ۝	حالانکہ ان کے پروردگار کی جانب سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے
اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ۝ صلے ۵۳/۲۳-۲۴	کیا انسان جو کچھ چاہے وہی اس کے لئے حق ہے؟

بغیر اللہ کی سند کے کچھ نام جن کی تقلید کی جاتی ہے

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ	قوانین خداوندی کے بجائے جن کی اطاعت تم کرتے ہو
اِلَّآ اَسْمَآءً	وہ اس کے سوا کیا ہیں کہ کچھ نام ہیں
سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ	جو تم نے اور تمہارے اسلاف نے رکھ لئے ہیں
مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ط	اور جن کے متعلق اللہ نے کوئی سند نہیں اتاری
اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ط	یاد رکھو حق حکومت صرف اللہ کو حاصل ہے
اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ط	اور اس کا فرمان ہے کہ اطاعت صرف اس کے قوانین کی کرو
ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۱۲/۴۰	یہی دین قیم اور زندگی کا سیدھا راستہ ہے۔

تم ان ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جن کی اللہ نے کوئی سند ہی نہیں اتاری

اَتُجَادِلُوْنَنِیْ	کیا تم ان کے بارے میں جھگڑتے ہو
فِیْٓ اَسْمَآءٍ	جن کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ کچھ نام ہیں
سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ	جو تم نے اور تمہارے اسلاف نے رکھ لیئے ہیں
مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ ۷/۷۱	اور جن کے متعلق اللہ نے کوئی سند نہیں اتاری۔

اللہ کا انتباہ

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِیْٓ اٰدَمَ	غور کرو کہ تمہارے رب نے اس قدر ناساعد حالات کے باوجود بنی آدم
مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ	کی نسل کا سلسلہ پشتہا پشت سے جاری رکھا ہے
وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ	اور ان کا وجود اس بات کی شہادت ہے کہ
اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ	کائنات میں اللہ کا قانون نشو و نما کار فرما ہے
قَالُوْا بَلٰى ۛ شَهِدْنَا ۛ	اور ہر پیدا ہونے والا بچہ اس حقیقت کی ناطق شہادت ہوتا ہے
اَنْ تَقُوْلُوْا	دیکھو ہم یہ دلائل و شواہد اس لئے تمہارے سامنے لا رہے ہیں کہ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ ۙ	کہیں تم قیامت کے روز یہ نہ کہہ دو کہ ہم تو اس بات سے بے خبر
اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ	تھے یا یہ نہ کہنے لگو کہ قوانین خداوندی کے ساتھ دوسرے قوانین کا
اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ	اشتراک تو قبل ازیں ہمارے اسلاف نے کر دیا تھا
وَكُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ	اور ہم بعد میں آنیوالے انہی کے نقش قدم پر چلتے رہے
اَفَتُهْلِكُنَا	تو کیا آپ ہمیں اس قصور میں پکڑتے ہیں
بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝	جو غلط کار لوگوں سے ہمیں ورثے میں ملا تھا

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ — دیکھو اس طرح ہم اپنے قوانین نکھار کر بیان کرتے ہیں

وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ ۷/۱۷۴ تاکہ لوگ غلط راستوں کو چھوڑ کر صحیح راہ کی طرف رجوع کریں۔

سیدھی سی بات

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ — دیکھو تمہارے اسلاف ایک جماعت تھے جو گزر گئے

لَهَا مَا كَسَبَتْ — انہوں نے جو کچھ کیا اس کا نتیجہ انہیں ملے گا

وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ — اور تم جو کچھ کرو گے اس کا نتیجہ تمہارے سامنے آئے گا

وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ۲/۱۳۴ اور تم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے رہے تھے۔

راہ ہدایت صرف وہ ہے جس کی طرف اللہ نے رہنمائی دی

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ ۲/۱۲۰ کہو راہ ہدایت صرف وہ ہے جسکی طرف اللہ نے رہنمائی دی۔

ہر کسی کو قرآن پر غور وفکر کی دعوت

وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ — ہم نے نازل کیا ہے تمہاری طرف یہ قرآن اس لئے کہ تم

لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ — نوع انسان کے سامنے پیش کر دو وہی کچھ جو انکے لئے نازل کیا گیا ہے

وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ۱۶/۴۴ — تاکہ وہ اس پر غور وفکر کریں۔

رسول کریمؐ کی دعوت عقل وبصیرت کی رو سے ہے

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْۤ — اے رسول کہو میری راہ تو یہ ہے کہ میں

اَدۡعُوۡٓا اِلَی اللّٰہِ ۣ عَلٰی بَصِیۡرَۃٍ	اللہ کے قوانین کی طرف دعوت دیتا ہوں عقل وبصیرت کی رو سے میں
اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیۡ ؕ ۱۲/۱۰۸	خود بھی اسی روش پر کاربند ہوں اور میرے متبعین کی روش بھی یہی ہوگی

لہٰذا دین کے معاملہ میں مبالغہ آرائی اور اندھی تقلید سے بچو

لَا تَغۡلُوۡا فِیۡ دِیۡنِکُمۡ غَیۡرَ الۡحَقِّ	دیکھو دین کے معاملہ میں ناحق مبالغہ آرائی نہ کرو
وَلَا تَتَّبِعُوۡۤا اَہۡوَآءَ قَوۡمٍ	اور ان لوگوں کے جذبات وتصورات کے پیچھے نہ لگو
قَدۡ ضَلُّوۡا مِنۡ قَبۡلُ	جو اس سے پہلے خود بھی گمراہ ہوئے۔
وَاَضَلُّوۡا کَثِیۡرًا	اور اپنے ساتھ اور بہت سوں کو گمراہ کردیا

وَّضَلُّوۡا عَنۡ سَوَآءِ السَّبِیۡلِ ۵/۷۷ اور یہ سب سیدھی راہ سے بھٹک کر کہیں سے کہیں چلے گئے۔

اور جب حساب کتاب ہوگا

وَیَوۡمَ یُنَادِیۡہِمۡ فَیَقُوۡلُ اَیۡنَ	اس دن لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ بتاؤ کہاں ہیں تمہارے وہ مذہبی
شُرَکَآءِیَ	پیشوا اور رہنما جنہیں تم نے ہماری خدائی میں شریک ٹھہرالیا تھا
الَّذِیۡنَ کُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ ○	اور جن کا تمہیں اس قدر زعم تھا اور وہ
قَالَ الَّذِیۡنَ حَقَّ عَلَیۡہِمُ الۡقَوۡلُ	مذہبی پیشوا اور رہنما جن کے خلاف جرم ثابت ہو چکا ہوگا کہیں گے
رَبَّنَا ہٰۤؤُلَآءِ الَّذِیۡنَ اَغۡوَیۡنَا ۚ	پروردگار ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں گمراہ کیا تھا
اَغۡوَیۡنٰہُمۡ کَمَا غَوَیۡنَا ۚ	بہر حال یہ اس لئے ہوا کہ ہم خود گمراہ تھے
تَبَرَّاۡنَاۤ اِلَیۡکَ مَا کَانُوۡۤا	لیکن ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ، ان کی اطاعت ہماری خاطر تھی
اِیَّانَا یَعۡبُدُوۡنَ ○ ۲۸/۶۲-۶۳	یہ تو اپنے مفاد کی خاطر اس روش پر چلتے تھے۔

اور پھر ابلیس کا سارا یہ لاؤ لشکر جہنم رسید ہو گا

وَقِيلَ لَهُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ	اس دن لوگوں سے پوچھا جائیگا کہاں ہیں تمہارے وہ پیشوا و رہنما
تَعْبُدُونَ ۙ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۚ	جنکی تم اطاعت کیا کرتے تھے اللہ کے قوانین کو چھوڑ کر
هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ۞	کیا آج وہ تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں یا اپنا ہی بچاؤ کر سکتے ہیں
فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا	چونکہ ایسا نہیں ہو سکے گا للہذا انہیں اوندھے منہ جہنم رسید کر دیا جائے
هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۙ	گا ان پیروی کرنے والوں کو بھی اور جنکی پیروی کرتے تھے انہیں
وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ۞	بھی گویا ابلیس کے سارے لاؤ لشکر کو
قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۙ	وہاں یہ سب آپس میں جھگڑیں گے اور کہیں گے
تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ	اللہ کی قسم تمہارے پیچھے لگ کر ہم بڑی سخت گمراہی میں مبتلا ہو
اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○	گئے کہ تمہیں پروردگار عالم کا درجہ دینے لگ گئے تھے
وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ○	تم بڑے سخت مجرم لوگ تھے جنہوں نے ہمیں اس طرح گمراہ کر
فَمَا لَنَا مِنْ شٰفِعِيْنَ ۙ	دیا اب اس مصیبت کے وقت کوئی ایسا نہیں جو ہماری سفارش کر
وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ	سکے اور نہ کوئی غم خوار دوست ہی ہے
فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً	کاش ہمیں ایک بار پھر واپس جانے کا موقع مل جائے
فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ ۲۶/۹۲-۱۰۲	تو ہم قوانین خداوندی کے پکے تابعدار بن جائیں۔

****

جہالت

مادہ : ج ہ ل

اَلْجَھْلُ کے بنیادی معنی ہیں علم کی ضد، ہلکاپن، بے اطمینانی اور جو امور واضح نہ ہوں ان کی واقفیت حاصل کیے بغیر ان میں پیش قدمی کرنا۔ جَھْلُ' کی تین قسمیں ہیں ایک انسان کے ذہن کا علم سے خالی ہونا، دوسرا کسی بات کے متعلق اس کی صحیح کیفیت کے خلاف اعتقاد رکھنا، تیسرا کسی بات کو جس طرح کرنا چاہیئے اس کے خلاف کرنا۔ اَلْجَھُوْلُ اس سادہ لوح اور نا تجربہ کار آدمی کو کہتے ہیں جو جلد دھوکے میں آجائے جَاھِلُ' کا لفظ مذمت کے لئے آتا ہے لیکن کبھی اس کے معنی ناواقف کے بھی ہوتے ہیں۔ عربوں کے زمانہ قبل از اسلام کے لئے جَاھِلِیَّۃٌ' کا لفظ استعمال ہوتا ہے قرآن میں بھی یہ لفظ ان معنوں میں آیا ہے۔ مثلاً (۳۳/۳۳) اس کے معنے یہ نہیں کہ وہ لوگ جاہل مطلق تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دین سے ناواقف تھے۔ جَاھِلِیَّۃٌ' کا لفظ ہلکے پن، عقل و ہوش سے بیگانگی، عصبیت، حمیت اور مفاخرت وغیرہ کے لئے استعمال ہوتا تھا جو اسلام سے پہلے عربوں کی زندگی کا اہم ترین عنصر تھا اسی لئے اس زمانہ کو جاہلیت کا زمانہ کہا جاتا ہے۔

رسوم جاہلیت سے مراد وہ رسوم ہی نہیں جو زمانہ قبل از اسلام عربوں کے ہاں رائج تھیں۔ اس سے مراد وہ تمام غلط اعتقادات اور غیر قرآنی اعمالِ حیات بھی ہیں جو دین سے ناواقفیت کی بنا پر آج کے

مسلمانوں میں پھیل رہے ہیں۔

اندھی تقلید میں بغیر علم کے کسی روش پر چلنا بھی جاہلیت ہے یہ مسلک پتھروں کا ہے جو کسی حالت میں بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلتے۔ اسی لیے بڑی چٹان کو صَفَاۃٌ جَیْھَلٌ کہتے ہیں یہ جہالت جاہلیت کی بدترین قسم ہے لہٰذا اسے جَھْلٌ مُرَکَّبٌ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

قرآن کریم کی رو سے علم حاصل نہ کرنا جرم ہے اور علم حاصل ہو جانے کے بعد اپنی غلط روش میں تبدیلی نہ کرنا اس سے زیادہ سنگین جرم ہے۔

o

اللہ کے متعلق جاہلانہ تصورات

یَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ	اللہ کے متعلق ان لوگوں کے ذہن
غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاھِلِیَّۃِ ۳/۱۵۴ ؕ	غیر حقیقی تصورات کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں جاہلانہ تصورات سے۔

انسان کا اپنے فرائض میں خیانت کرنا اپنے ہی خلاف ظلم اور جہالت ہے

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ	دیکھو کہ ہمارے عائد کردہ فرائض کی کس طرح پیروی کرتے ہیں
عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	یہ بڑے بڑے اجرام سماوی اور خود تمہارا کرہ ارضی
وَالْجِبَالِ	اور اس پر جمے ہوئے اتنے بڑے بڑے پہاڑ
فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا	ان میں سے کوئی اپنے فرائض میں ذرا سی بھی خیانت نہیں کرتا
وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا	وہ امانت میں خیانت سے ڈرتے ہیں لیکن
وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ ؕ	انسان کی یہ حالت ہے کہ جو فرائض اس کے ذمہ عائد کیے جاتے ہیں
اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا	یہ ان کی بجا آوری میں خیانت کرکے اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے
جَھُوْلًا ۞ ۳۳/۷۲	کتنی بڑی جہالت ہے یہ اس کی۔

کردار کی نفی بھی جہالت کی ایک قسم ہے

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ — یوسفؑ نے کہا پروردگار مجھے جیل جانا پسند ہے اس فعل
اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ ۚ — سے کہ جس کی طرف یہ عورتیں مجھے دعوت دے رہی ہیں
وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَهُنَّ — پروردگار مجھے توفیق عطا فرمایئے کہ میں انکے فریب میں آکر
اَصْبُ اِلَیْهِنَّ — ان کی طرف مائل نہ ہو جاؤں
وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝ ۱۲/۳۳ — اور اس طرح اپنے آپ کو جہلا کے زمرے میں شامل کرلوں۔

تصورِ حیات پر نسبی رشتوں کو ترجیح دینا جہالت ہے

وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ — نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا پروردگار (آپکا وعدہ تھا کہ میرے اہل کو بچا لیا
اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ — جائیگا) اور میرا بیٹا میرے اہل میں سے تھا (جو ڈوب گیا) اور آپ
وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ — کے وعدے ہمیشہ سچے ہوتے ہیں اور آپ احکم الحاکمین بھی ہیں یعنی
الْحٰكِمِیْنَ ۝ قَالَ یٰنُوْحُ — آپکے اوپر کوئی اور حاکم بھی نہیں جو آپ کے فیصلہ کو بدل ڈالے اس
اِنَّهٗ لَیْسَ — پر کہا گیا اے نوحؑ تم نے اہل کا صحیح مفہوم نہیں سمجھا وہ بیشک تمہارا
مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۖ — بیٹا تھا لیکن تمہارے اہل میں نہیں رہا تھا اپنے غیر صالح عمل کی
فَلَا تَسْئَلْنِ — وجہ سے لہٰذا تمہیں ہم سے اس بات کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیے
مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّیْٓ اَعِظُكَ — جسکی حقیقت کا تم علم نہیں رکھتے ہم تمہیں ان باتوں کی نصیحت اسلئے
اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝ ۱۱/۴۵-۴۶ — کرتے ہیں کہ تم اپنے آپ کو جاہلوں کی طرح نہ بنالو۔

اندھی عقیدت کے حامل جہلا سے کنارہ کش ہی رہو

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ — ان لوگوں کی اندھی عقیدت کا یہ عالم ہے کہ
اِلَی الْهُدٰی لَا یَسْمَعُوْا ۭ — اگر تم انہیں راہِ راست کی طرف دعوت دو تو یہ تمہاری کبھی نہیں سنیں

وَتَرٰهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ	گے بظاہر ایسا نظر آئیگا کہ وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں
وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○	لیکن درحقیقت وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے
خُذِ الْعَفْوَ	بہر حال ایسے لوگوں سے درگذر کرتے ہوئے آگے بڑھتے جاؤ
وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ	اللہ کے قوانین ان تک پہنچاتے ہوئے
وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ○ ۱۹۹۔۱۹۸/۷	لیکن ان جہلا سے الجھنے کی ضرورت نہیں ان سے کنارہ کش ہی رہو۔

مفاد پرستوں کا جاہلانہ نظامِ حکومت و معاشرت

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ	دیکھو لوگوں کیلئے نظام معاشرت و حکومت قائم کرو
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	اللہ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق اور اس سلسلہ
وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ هُمْ	میں لوگوں کے ذاتی مفادات و خواہشات کی قطعاً رعایت نہ کرو
وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ	اور ہوشیار رہو کہ یہ لوگ تم کو فتنہ میں ڈال کر اللہ کی
عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ	نازل کردہ کتاب سے ذرہ برابر بھی ادھر اُدھر نہ کرنے پائیں
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ	پھر اگر مفاد پرست لوگ اس سے روگردانی کریں تو سمجھ لو کہ اللہ کا قانون
اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ	مکافات ان کے جرائم پر ان کی گرفت کرنے والا ہے
وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ	حقیقت یہ ہے کہ اکثر لوگوں کی مفاد پرستیاں انہیں مجبور کرتی
لَفٰسِقُوْنَ ○	ہیں کہ وہ نظام خداوندی کی حدود سے باہر نکل جائیں
اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ	اور اپنا نظام حکومت و معاشرت ویسا ہی بنالیں جیسا کہ جاہلیت کے دور
وَمَنْ اَحْسَنُ	میں تھا لیکن اللہ کے دیئے ہوئے نظام حکومت و معاشرت سے زیادہ
مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا ۵۰۔۴۹/۵	حسین و متوازن نظام اور کون سا ہو سکتا ہے۔

اہل کفر کے جاہلانہ جذباتِ تعصّب و نفرت

اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا	ان اہل کفر نے تمہارے خلاف اپنے
فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ	دلوں میں اس طرح جذباتِ تعصب و نفرت بھڑکا رکھے ہیں
حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ	جس طرح سخت جاہل اور وحشی لوگ اپنے دلوں میں پرورش کرتے
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ	رہتے ہیں اسکے مقابلہ میں نظامِ خداوندی نے ایک ایسی نفسیاتی تبدیلی
سَکِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ	پیدا کردی ہے رسولؐ اور جماعت مومنین کے دلوں میں کہ
وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ	ان پر تسکین و طمانیت کی ٹھنڈک طاری رہتی ہے
وَاَلْزَمَهُمْ کَلِمَةَ التَّقْوٰی	اور وہ قانون خداوندی کی پیروی میں اور بھی زیادہ محکم ہو گئے ہیں
وَکَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ط	درحقیقت یہ اسی کے اہل اور مستحق تھے
وَکَانَ اللّٰهُ	(جہلا کی طرح ضد اور تعصب انکے شایان شان نہیں)
بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝ ۴۸/۲۶	یاد رکھو اللہ کا ہر کام اور فیصلہ علم پر مبنی ہوتا ہے۔

اہل ایمان جہلا کی لغویات پر ان سے الجھنے کے بجائے شریفانہ دامن بچا جاتے ہیں

وَیَدْرَءُوْنَ	اہلِ ایمان کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ وہ
بِالْحَسَنَةِ	اپنی ذات اور معاشرہ میں زیادہ سے زیادہ حسن و توازن پیدا کر کے
السَّیِّئَةَ	اس کی ناہمواریوں اور خرابیوں کو دور کرتے ہیں
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ	اور ہمارے دیئے ہوئے رزق کو
یُنْفِقُوْنَ ۝	نوعِ انسان کی پرورش اور نشو و نما کیلئے عام کر دیتے ہیں
وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ	وہ لغو اور بے کار باتیں سن کر لوگوں سے الجھتے نہیں

اَعۡرَضُوۡا عَنۡهُ	بلکہ نہایت شریفانہ انداز سے دامن بچا کر گذر جاتے ہیں وہ
وَقَالُوۡا لَنَاۤ اَعۡمَالُنَا	ایسے لوگوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے اعمال کے نتائج ہمیں ملیں گے
وَلَكُمۡ اَعۡمَالُكُمۡ ۡ	اور تمہارے اعمال کے نتائج تمہارے سامنے آئینگے
سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ ۡ	گو ہم تمہارے لیئے بھی سلامتی کے خواہشمند ہیں تو
لَا نَبۡتَغِى	لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ سب کچھ دیکھتے بھالتے
الۡجٰهِلِيۡنَ ۝ ۲۸/۵۴-۵۵	خود کو جہلا کے زمرے میں شامل کر لیں۔

اہل ایمان کا برتاؤ جہلا سے بھی نرم خوئی اور کشادہ ظرفی کا ہوتا ہے

وَعِبَادُ الرَّحۡمٰنِ	جو لوگ قوانین خداوندی کی محکومیت اختیار کر لیتے ہیں
الَّذِيۡنَ	ان کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ انہیں جب زمین میں تمکن
يَمۡشُوۡنَ عَلَى الۡاَرۡضِ	حاصل ہوتا ہے تو انکی حکومت قہر واستبداد کی نہیں ہوتی
هَوۡنًا	وہ نہایت نرم روی سے چلتے ہیں جب ان کا سابقہ ایسے لوگوں
وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ	سے پڑتا ہے جو جاہلیت کے خصائص۔ سفاہت، عصبیت،
الۡجٰهِلُوۡنَ	مخاصمت، درشتی وغیرہ کے حامل ہوتے ہیں تو وہ انکے ساتھ بھی
قَالُوۡا سَلٰمًا ۝ ۲۵/۶۳	امن و سلامتی نرم خوئی اور کشادہ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

****

اللہ کی مشیت

قرآن کریم کی رو سے اللہ کا جو تصور قائم ہوتا ہے وہ کسی جابر اور مطلق العنان حاکم کا تصور نہیں جو کسی بات پر خوش ہو کر جاگیر بخش دیتا ہے اور ناراض ہو کر کھال کھنچوا دیتا ہے بلکہ یہ ایک نہایت ہی مہربان، شفیق اور ہمدرد دوست یا خیر خواہ کا تصور ہے جو قدم قدم پر انسان کی رہنمائی کرتا اور اسے پیش آمدہ خطرات سے بچنے کی تدابیر بتاتا ہے۔ اس نے انسان کی خارجی و داخلی دنیا کو متوازن انداز سے چلانے کے لئے قوانین بنا دیئے ہیں اور اسے ان قوانین سے فیض حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے وہ بتاتا ہے کہ ان قوانین کی خلاف ورزی کر کے تم اپنا نقصان کر لو گے اور ان کے مطابق زندگی بسر کر کے اپنی ذات اور معاشرہ کو خوشگوار بنالو گے۔

اللہ کے ان قوانین کو اس کی مشیت کہا جاتا ہے اور مشیت خداوندی کے تین گوشے ہیں۔ ایک گوشہ وہ ہے جہاں امر الٰہی کے مطابق ہر شے وجود میں آتی ہے اور اس کے لئے قواعد و ضوابط اور قوانین و خواص متعین ہوتے ہیں اس گوشے میں کہا جائے گا کہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جس قسم کا قانون چاہتا ہے بناتا ہے

مشیت کا دوسرا گوشہ ان قوانین کا ہے جن کے مطابق اس کائنات کا سارا نظام چل رہا ہے انہیں قوانین فطرت کہا جاتا ہے اشیائے کائنات ان قوانین کے مطابق چلنے کے لئے مجبور ہیں وہ ان کی خلاف ورزی نہیں کر سکتیں اور نہ خود اللہ ہی ان قوانین کو توڑتا ہے لہٰذا یہ سارا نظام نہایت حسن و خوبی سے چل رہا ہے۔

اللہ کی مشیت کا تیسرا گوشہ انسانی دنیا سے متعلق ہے انسانی زندگی کے دو حصے ہیں ایک کا تعلق اس کی طبعی زندگی سے ہے اس کے لئے طبعی قوانین مقرر ہیں دوسرا حصہ انسان کی اندرونی ذات یا نفس کے متعلق ہے اس کے لئے بھی قوانین مقرر ہیں۔

البتہ انسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو ان قوانین کو قبول کر کے ان کے مطابق زندگی بسر کرے اور چاہے تو ان کے خلاف اپنے خود ساختہ قوانین کے مطابق زندگی بسر کرے۔ بہرحال نتائج پر اسے اختیار حاصل نہیں انسان کے ہر عمل کا نتیجہ اللہ کے قانون مکافات کے مطابق نکلتا ہے۔

پہلا رخ

مشیت خداوندی کا وہ پہلو جس کی رو سے مختلف امور کے بنیادی فیصلے اور قوانین وضع کئے جاتے ہیں۔

بنیادی امور کے فیصلے

اِنَّ اللّٰہَ یَفۡعَلُ مَا یَشَآءُ ۝ ۲۲/۱۸ بنیادی امور کے فیصلے اللہ کی مشیت کے مطابق ہوتے ہیں۔

بنیادی امور میں مطلقاً اللہ کی مرضی کام کرتی ہے

اِنَّ اللّٰہَ یَفۡعَلُ مَا یُرِیۡدُ ۝ ۲۲/۱۴ ان امور کے متعلق اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

بنیادی پروگراموں کی تشکیل میں صرف اس کی مرضی

اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیۡدُ ۝ ۱۱/۱۰۷ بلاشبہ تمہارا پروردگار جس طرح چاہتا ہے اپنے پروگرام کی تشکیل کرتا ہے

بنیادی تخلیق بھی صرف اس کی مشیت کے مطابق

یَخۡلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ ۴۵/۲۴ تخلیقی امور کے فیصلے صرف اللہ کی مرضی کے مطابق ہوتے ہیں۔

بنیادی احکام و قوانین کا تعین بھی اس کے ارادہ کے مطابق

اِنَّ اللّٰهَ يَحۡكُمُ مَا يُرِيۡدُ ۝ ۵/۱ احکام و قوانین اللہ اپنے ارادہ و اختیار سے متعین کرتا ہے۔

ان امور کے فیصلوں کے متعلق کوئی اللہ سے پوچھنے والا نہیں

لَا يُسۡـَٔلُ عَمَّا يَفۡعَلُ ۲۱/۲۳ ان امور کے فیصلے کرنے میں اللہ کسی کے آگے جوابدہ نہیں۔

دوسرا رخ

ہر چیز کے لئے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے گئے ہیں

قَدۡ جَعَلَ اللّٰهُ اللہ نے ہر چیز کے لئے

لِكُلِّ شَىۡءٍ قَدۡرًا ۶۵/۳ اندازے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں۔

اللہ کے قوانین اس کے مقرر شدہ پیمانوں کے مطابق بنتے ہیں

وَكَانَ اَمۡرُ اللّٰهِ اللہ کا قانون اس کی مشیت کی رو سے

قَدَرًا مَّقۡدُوۡرَا ۝ ۳۳/۳۸ مقرر شدہ پیمانوں کے مطابق بنتا ہے۔

کچھ بھی ان قوانین کے دائرے سے باہر نہیں

مَامِنۡ دَآبَّةٍ کوئی ذی روح ایسا نہیں

اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِھَا ؕ ۱۱/۵۶ جس کی چوٹی ہمارے قوانین کے ہاتھ میں نہ ہو۔

اللہ کے قوانین اٹل ہوتے ہیں

وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا ۝ ۱۷/۷۷ ہمارے قوانین اٹل ہوتے ہیں ان میں کبھی تبدیلی نہ پاؤ گے۔

ان قوانین میں کبھی تبدیلی نہ پاؤ گے

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ	اللہ کے قوانین ودستور میں
تَبْدِیْلًا ۝ ۴۸/۲۳	کبھی تبدیلی نہ پاؤ گے۔

ان قوانین میں صاحبان عقل وبصیرت کے لئے حقیقت تک پہنچنے کی نشانیاں موجود ہیں

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۙ	تمہارے فائدہ کے لئے قانون کی زنجیروں میں جکڑ دیے گئے ہیں
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ	رات ودن اور سورج وچاند اور ستارے
وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ	بھی اس کے قانون کی رو سے تمہارے لیے مسخر ہیں ان امور میں

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ ۱۶/۱۲ صاحبان عقل وبصیرت کیلئے حقیقت تک پہنچنے کی نشانیاں موجود ہیں

کائنات کی تمام اشیا اللہ کے قوانین کے سامنے سجدہ ریز رہتی ہیں

وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی	اللہ کے قوانین کے سامنے سجدہ ریز ہے
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ	ہر وہ چیز جو کائنات کی بلندیوں وپستیوں میں موجود ہے
مِنْ دَآبَّةٍ	خواہ وہ جاندار مخلوق ہو
وَّ الْمَلٰٓئِكَةُ	یا کائناتی قوتیں ہوں

وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ ان میں سے کسی کو مجال سر تابی نہیں وہ اپنے پروردگار
يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ کی طرف سے عائد قوانین کی خلاف ورزی سے خائف رہتے ہیں اور جس
وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ ۱۶/۴۹-۵۰ راستے پر انہیں لگادیا گیا ہے اس پر سر جھکائے چلتے رہتے ہیں۔

اللہ نے بھی اپنے قوانین کو اپنے آپ پر لازم قرار دے لیا ہے

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ تمہارے رب نے اپنے آپ پر لازم قرار دے لیا ہے
الرَّحْمَةَ ۶/۵۴ رحمت کو۔

وہ خود بھی اپنے قوانین کے خلاف نہیں جاتا

حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ۱۰/۱۰۳ مومنین کی حفاظت کرنا ہم پر واجب ہے۔

تیسرا رخ

مشیت خداوندی کا وہ رخ جس میں انسان کو اپنی مرضی برتنے کی آزادی دے دی گئی ہے

انسان کو اللہ نے عمل کی آزادی دے دی

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اگر اللہ چاہتا تو
لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً تمام انسانوں کو جبراً ایک امت بنا دیتا
وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ لیکن اس نے جبر نہیں کیا اور لوگوں کو آزادی دیدی کہ وہ چاہیں تو گمراہی
وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اختیار کر لیں اور چاہیں تو ہدایت حاصل کر لیں
وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ۱۶/۹۳ تاکہ تم سے تمہارے کاموں کے متعلق جواب طلب کیا جا سکے۔

جی چاہے تو ہمارے ضابطہ قوانین کو قبول کر لو اور جی چاہے تو رد کر دو

وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ قف	لوگوں سے کہہ دیجیے کہ تمہارے پروردگار کی جانب سے ضابطہ حق و
فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ	صداقت آگیا اب جس کا جی چاہے اسے قبول کر لے
وَّ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ ۱۸/۲۹	اور جس کا جی چاہے اسے رد کر دے۔

انسان کو اختیار دیا گیا کہ وہ خواہ اپنی ذات میں استحکام پیدا کرے خواہ انتشار

وَ نَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۙ	انسانی ذات کو توازن دیا گیا
فَاَلْهَمَهَا	اور اس کے اندر ایسی صلاحیتیں رکھ دی گئیں
فُجُوْرَهَا	کہ چاہے تو اپنی ذات میں انتشار پیدا کر لے
وَتَقْوٰهَا ۙ	اور چاہے تو اس انتشار سے محفوظ رہ کر استحکام پیدا کرے
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۙ	لہٰذا جس نے اپنی ذات کی نشو و نما کر لی وہ کامیاب و کامران ہوا
وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ؕ ۹۱/۷-۱۰	اور جس نے اسے دبا دیا وہ ناکام و نامراد رہا۔

جو جی میں آئے وہ کرو لیکن نتیجہ ہمارے قانون کے مطابق نکلے گا

اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ	جو تمہارے جی میں آئے وہ کرو
اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۰ ۴۱/۴۰	البتہ جو کچھ کرو گے وہ ہمارے قانون مکافات کی نگاہ میں ہوگا۔

قوانین الٰہی سے آنکھیں کھلی رکھنے والا فائدہ میں رہے گا اور بند کرنے والا نقصان میں

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ	دیکھو تمہارے پروردگار کی جانب سے علم و بصیرت پر مبنی قوانین آگئے
فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ	اب جو کوئی اپنی آنکھیں کھلی رکھے گا تو اس کا فائدہ اسے ہی ہوگا

وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ	اور جو ان قوانین کی طرف سے آنکھیں بند کریگا تو اس کا نقصان بھی اسے
وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ○ ۶/۱۰۴	ہی ہو گا کہو میں تم پر پاسبان مقرر نہیں کیا گیا ہوں کہ تمہیں ہانک کر صراط مستقیم کی طرف لاؤں۔

ضابطہ خداوندی کے مطابق زندگی اختیار کرنے میں فائدہ ہو گا ورنہ نقصان

قُلْ يَآاَيُّهَا النَّاسُ	تمام بنی نوع انسان سے پکار کر کہہ دیجئے کہ تمہارے
قَدْ جَآءَ كُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ	پروردگار کی جانب سے حقیقت پر مبنی ضابطہ حیات آ گیا
فَمَنِ اهْتَدٰى	اگر تم اس کی رہنمائی میں سفر زندگی اختیار کرو گے
فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ	تو اس سے تمہاری ہی ذات کو فائدہ پہنچے گا
وَمَنْ ضَلَّ	اور اگر تم اسے چھوڑ کر دوسری راہیں اختیار کرو گے
فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ	تو اس کا نقصان بھی تمہیں ہی ہو گا مجھے
وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ○ ؕ ۱۰/۱۰۸	تم پر داروغہ مقرر نہیں کیا گیا ہے کہ تمہیں زبردستی راہ راست پر لاؤں۔

اللہ اپنی نعمتوں سے کسی قوم کو محروم نہیں کرتا، قومیں خود اپنے آپ کو محروم کر لیتی ہیں

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ	یاد رکھو اللہ کا یہ محکم قانون ہے
لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً	کہ وہ ان نعمتوں میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں کرتا
اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ	جو اس نے کسی قوم کو عطا کی ہوئی ہوتی ہیں
حَتّٰى يُغَيِّرُوْا	جب تک کہ وہ قوم اپنے اندر نفسیاتی تبدیلیاں پیدا کر کے
مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ ۸/۵۳	اپنے آپ کو ان نعمتوں سے محروم نہیں کر لیتی۔

اللہ کی دی ہوئی رہنمائی کے ذریعے ہی منزل مقصود حاصل ہو سکتی ہے

اَللّٰهُ نَزَّلَ	اللہ نے اس وحی کو اس انداز سے نازل کیا ہے
اَحۡسَنَ الۡحَدِيۡثِ	کہ یہ اپنے حسن و توازن میں کمال تک پہنچ گئی ہے اس
كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا	کتاب کا ہر مضمون دوسرے سے مربوط ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں
مَّثَانِيَ ۖ	نیز تصریف آیات کے ذریعہ سے بھی بات کو واضح کیا گیا ہے جو
تَقۡشَعِرُّ مِنۡهُ جُلُوۡدُ	لوگ ان قوانین پر غور و فکر کرتے ہیں ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے
الَّذِيۡنَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ ۚ	ہیں ان قوانین کی خلاف ورزی کے تباہ کن نتائج سے۔
ثُمَّ تَلِيۡنُ جُلُوۡدُهُمۡ	لہٰذا ان کے دل قوانین خداوندی کی اطاعت
وَقُلُوۡبُهُمۡ اِلٰى ذِكۡرِ اللّٰهِ ؕ	کے لئے اور نرم ہو جاتے ہیں
ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ	یہ ہے اللہ کا دیا ہوا ضابطہ حیات
يَهۡدِىۡ بِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ	جو چاہے اس سے رہنمائی حاصل کرلے
وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ	لیکن جو کوئی ایسا راستہ اختیار کرے جسے وحی غلط قرار دیتی ہے
فَمَا لَهٗ مِنۡ هَادٍ ۝ ۳۹/۲۳	تو اسے منزلِ مقصود تک کوئی نہیں پہنچا سکتا۔

اپنے مفاد پرستانہ جذبات کے فریب میں آئے ہوئے لوگ

اَلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا	جو لوگ ہمارے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں
لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ؕ ۵	وہ سخت عذابوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں
وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا	اور جو لوگ ہمارے قوانین کو قبول کرکے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	ان کے مطابق اصلاح معاشرہ کے کام کرتے ہیں

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ	انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جاتا ہے
وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ	اور بہت بڑا اجر ملتا ہے لیکن جنکے مفاد پرستانہ جذبات انکے
اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ	غلط کاموں کو بھی خوشنما کر دکھاتے ہیں اور وہ اس فریب میں
فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ	مبتلا ہو کر غلط راہوں کو ہی متوازن و خوشگوار سمجھنے لگ جاتے ہیں
فَاِنَّ اللّٰهَ	انہیں اللہ کے قانون مشیت کے مطابق آزادی حاصل ہے
يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ	کہ وہ چاہیں تو گمراہی میں ہی مبتلا رہیں
وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ	اور چاہیں تو راہ ہدایت کو اختیار کر لیں

فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ لہذا تم ان لوگوں کے لئے اپنی جان کیوں گھلاتے ہو

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ ۸-۳۵/۷ جو کچھ یہ کر رہے ہیں اللہ کا قانون مکافات اسے خوب جانتا ہے۔

جنھوں نے اپنے جذبات و خواہشات کو ہی اپنا خدا بنا لیا ہے

اَفَرَءَيْتَ	ان لوگوں کی حالت پر غور کیا
مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ	جنھوں نے اپنے جذبات و خواہشات کو ہی اپنا خدا بنا لیا ہے
وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ	وہ علم کے باوجود گمراہ ہو گئے
وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ	ان کے دل و دماغ پر گویا مہریں لگ گئی ہیں

وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ ۴۵/۲۳ اور ان کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔

کسی پر یہ ذمہ داری نہیں ڈالی گئی کہ وہ لوگوں کو زبردستی راہ ہدایت پر چلائے

لَيْسَ عَلَيْكَ	تم میں سے کسی پر یہ ذمہ داری نہیں ڈالی گئی

هُدٰهُمْ	کہ وہ لوگوں کو زبردستی راہِ ہدایت پر چلائے
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ	بلکہ لوگوں کا راہِ راست پر چلنا اللہ کے قانون مشیت کے مطابق ہوتا ہے
يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ ۲/۲۷۲	جس کی رو سے لوگوں کو عمل کی آزادی دی گئی ہے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

مَن یّشَآءُ

رہنمائی انہیں حاصل ہوتی ہے جو اسے حاصل کرنا چاہیں

یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ	اللہ اپنے نور ہدایت کی طرف اس کی رہنمائی کرتا ہے
مَنْ یَّشَآءُ ط ۳۵/۲۴	جو اس سے رہنمائی لینا چاہے۔

اللہ کے بندوں میں سے جو چاہے اس کی ہدایت حاصل کر لے

ذٰلِکَ ھُدَی اللّٰہِ	یہ اللہ کی طرف سے دی ہوئی ہدایت ہے
یَھْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ	اسکے بندوں میں سے جس کا جی چاہے
مِنْ عِبَادِہٖ ط ۶/۸۸	اس سے رہنمائی حاصل کر لے۔

لوگوں کو اختیار دیا گیا کہ جو چاہے سیدھی راہ اختیار کر لے اور جو چاہے گمراہ رہے

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ	ہم نے جتنے بھی رسول بھیجے
اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ	وہ اپنی قوم کی زبان میں ہی پیغام حق پہنچاتے تھے۔
لِیُبَیِّنَ لَھُمْ ط	تاکہ لوگوں پر قوانین الٰہیہ کو واضح کر دیں

فَیُضِلُّ اللّٰہُ مَنۡ یَّشَآءُ — پھر لوگوں کو اختیار دیا گیا کہ جو چاہے غلط راستہ پر قائم رہے

وَیَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ ۱۴/۴ — اور جو چاہے سیدھی راہ اختیار کرے۔

اللہ کے قوانین کی مدد سے جو کوئی چاہے رہنمائی حاصل کرلے

لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ ؕ — دیکھو ہم نے واضح اور صاف قوانین نازل کر دیئے ہیں

وَاللّٰہُ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ — اب جس کا جی چاہے اللہ کے ان قوانین کے ذریعہ سے

اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۲۴/۴۶ — ایک متوازن روشِ زندگی کی طرف رہنمائی حاصل کرلے۔

انسان کے سوا ہر ذی حیات کو قوانین کا پابند کر دیا گیا لیکن انسان کو عمل کی آزادی دی گئی

وَمَا مِنۡ دَآبَّۃٍ فِی الۡاَرۡضِ — زمین پر چلنے والے جس قدر ذی حیات ہیں

وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیۡرُ بِجَنَاحَیۡہِ — یا فضائے آسمانی میں اڑنے والے پرندے

اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمۡثَالُکُمۡ ؕ — طبعی تخلیق کے اعتبار سے وہ بھی تمہارے ہی جیسی انواع ہیں

مَافَرَّطۡنَا فِی الۡکِتٰبِ مِنۡ شَیۡءٍ — ان کے لئے ہم نے کتاب فطرت میں مکمل طور پر قوانین دے رکھے

ثُمَّ اِلٰی رَبِّہِمۡ — ہیں اور وہ سب کے سب بلا چون وچرا اپنے رب کی دی ہوئی

یُحۡشَرُوۡنَ ○ — رہنمائی کی گرد جمع رہتے ہیں

وَالَّذِیۡنَ — لیکن انسان کا معاملہ مختلف ہے وہ ہمارے

کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا — قوانین کی خلاف ورزی بھی کر سکتا ہے

صُمٌّ وَّ بُکۡمٌ — اور ان میں سے بعض علم و عقل کے دیئے گُل کر کے بہروں اور گونگوں

فِی الظُّلُمٰتِ — کی طرح جہالت و تعصب کی تاریکیوں میں بھٹکتے رہتے ہیں

مَنۡ یَّشَاِ اللّٰہُ — چنانچہ اللہ کے قانون مشیت کی دی ہوئی آزادی سے

یُضْلِلْهُ ط وَمَنْ یَّشَاْ یَجْعَلْهُ	جو چاہتا ہے غلط راستہ اختیار کر لیتا ہے
عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ ۳۹-۳۸/۶	اور جو چاہتا ہے زندگی کی متوازن روش اختیار کر لیتا ہے۔

انسان اپنی راہ خود منتخب کر سکتا ہے لیکن منزل پر تب پہنچ سکتا ہے جب وہ صحیح راہ پر ہو

لَآ اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قف لا	نظام زندگی کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں
قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ج	صحیح اور غلط راستے واضح کر دیے گئے ہیں
فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ	سو جو لوگ ظالمانہ نظاموں سے منہ موڑ کر
وَیُؤْمِنْ بِاللّٰهِ	اللہ کے تجویز کردہ نظام زندگی کو اپنا لیں گے
فَقَدِ اسْتَمْسَکَ	تو سمجھ لو کہ انہوں نے ایسے
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ق	محکم سہارے کو تھام لیا
لَا انْفِصَامَ لَهَا ط	جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اس لیے کہ
وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝	یہ نظام اس اللہ کا تجویز کردہ ہے جو سب کچھ سننے اور جاننے والا
اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لا	ہے اللہ کا قانون اس جماعت کا یار و مددگار ہوگا
یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	وہ انہیں غلط راستے کی تاریکیوں سے نکال کر
اِلَی النُّوْرِ لا	صحیح راہ کی روشنیوں میں لے آئے گا
وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا	اور جو لوگ اللہ کے نظام کی خلاف ورزی کریں گے
اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ لا	ان کے معاملات دنیا کی سرکش قوتوں کے سپرد ہو جائیں گے
یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ	جو انہیں صحیح راستہ کی روشنیوں سے ہٹا کر
اِلَی الظُّلُمٰتِ ط	غلط راہ کی تاریکیوں کی طرف لے جائیں گے

أُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ جہاں انسانیت کی کھیتی جھلس کر راکھ کا ڈھیر ہو جاتی ہے

هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ٢/٢٥٦-٢٥٧ اور اس تباہی سے نکلنے کی کوئی راہ باقی نہیں رہتی۔

رزق کی کشادگی اور تنگی کے لئے قوانین مقرر ہیں

قُلۡ اِنَّ رَبِّیۡ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ کہو رزق کی کشادگیاں بھی اللہ کے قانون مشیت کے مطابق حاصل

لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيَقۡدِرُ ہوتی ہیں اور تنگیاں بھی اسی کے قانون کے مطابق

وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ٣٤/٣٦ لیکن اکثر لوگ اس بات کو سمجھتے نہیں۔

اللہ کے قوانین کے خلاف چلنے والوں کی روزی تنگ ہو جاتی ہے

وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِیۡ جو لوگ ہمارے نظام و قوانین سے روگردانی کریں گے

فَاِنَّ لَهٗ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا ٢٠/١٢٤ ان کی روزی تنگ ہو جائے گی۔

اللہ کا قانون کہ دوسروں کی بھلائی پر خرچ کرنے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے

قُلۡ اِنَّ رَبِّیۡ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ کہو میرا پروردگار اپنے بندوں کے رزق میں کشادگیاں

لِمَنۡ يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ وَيَقۡدِرُ لَهٗ ؕ اور تنگیاں اپنے قانون مشیت کے مطابق کرتا ہے

وَمَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اور اس کا قانون یہ ہے کہ جو کچھ تم دوسروں کی بھلائی پر خرچ کرو

فَهُوَ يُخۡلِفُهٗ ۚ گے اس سے تمہارے رزق میں اضافہ ہوتا جائے گا

وَهُوَ خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ ٣٤/٣٩ بلاشبہ وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ایسا ہے جیسے ایک دانہ بو کر سینکڑوں دانے حاصل کئے جائیں

مَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ	جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں دوسروں کی
فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ کَمَثَلِ	بھلائی کے لئے خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے
حَبَّةٍ اَنۡۢبَتَتۡ سَبۡعَ سَنَابِلَ	جیسے بیج کا ایک دانہ بوئیں تو اس سے کتنی ہی
فِیۡ کُلِّ سُنۡۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ	بالیں پھوٹیں اور ہر بال میں سینکڑوں دانے لگیں اللہ
وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؕ	کے قانون مشیت کی رو سے اس طرح اضافے ہوتے ہیں اللہ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ۲/۲۶۱	کے نظام میں بڑی وسعتیں ہیں اور وہ یکسر علم و حکمت پر مبنی ہے۔

حفاظت بھی اللہ کے قانون کے مطابق اور عذاب بھی

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ	اللہ کے پروگراموں کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے
وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ وَاِنۡ تُبۡدُوۡا	جو کچھ بھی کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں موجود ہے
مَا فِیۡۤ اَنۡفُسِکُمۡ اَوۡ تُخۡفُوۡهُ	تم اپنے دل کی بات خواہ ظاہر کر دو خواہ اسے چھپا کر رکھو
یُحَاسِبۡکُمۡ بِهِ اللّٰهُ ؕ	اللہ کا قانون مکافات ہر حال میں اس کا محاسبہ کرے گا
فَیَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ	تمہیں حفاظت بھی اللہ کے قانونِ مشیّت کے مطابق حاصل ہوتی ہے
وَیُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ	اور عذاب بھی اس کے قانون مشیت کے مطابق ہی آتا ہے
وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۲/۲۸۴	اللہ نے ہر چیز کے لئے پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں۔

جس کا جی چاہے اللہ کی رحمت کے سایہ تلے آجائے

وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ	اللہ اگر چاہتا تو

لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً — تم سب کو بجبر ایک امت واحدہ بنا دیتا

وَّلٰكِنْ — لیکن اس نے تمہیں آزادی دی

يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ — لہٰذا اب جس کا جی چاہے اس کی رحمت کے سایہ تلے آجائے

وَالظّٰلِمُوْنَ — اور یاد رکھو جو ظلم کی روش اختیار کریں گے

مَالَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۸/۴۲ — وہ دنیا و آخرت میں بے یار و مددگار ہو جائیں گے۔

جس کا جی چاہے نظامِ الٰہیہ کو اختیار کرلے

قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ — کہو میں کسی سے راہِ حق دکھانے کی اُجرت طلب نہیں کرتا

اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ — میری اُجرت تو صرف یہ ہے کہ تم میں سے جس کا جی چاہے

يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۵۷/۲۵ — اپنی مرضی سے نظام خداوندی کو اختیار کرلے۔

کوئی بھی اللہ کا چہیتا نہیں یہاں قانون کی عملداری ہے

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى — یہود و نصاریٰ کہتے ہیں

نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ — ہم تو اللہ کی اولاد اور اس کے چہیتے ہیں

قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ — ان سے کہو اگر ایسا ہوتا تو تمہارے جرائم کی تمہیں سزا کیوں ملتی

بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ — درحقیقت تم بھی اللہ کے پیدا کردہ دوسرے انسانوں کی طرح ہو

يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ — لہٰذا یاد رکھو یہاں حفاظت بھی اس کے قانون مشیت کے مطابق حاصل

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ ۵/۱۸ — ہوتی ہے اور عذاب بھی اس کے قانون مشیت کے مطابق ہی آتا ہے۔

اب اللہ صرف اس کی طرف لوٹے گا جو چاہے گا کہ وہ اس کی طرف لوٹے

ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ مِنۢ بَعْدِ ذٰلِكَ اس کے بعد اب اللہ اس کی طرف لوٹے گا

عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ جو چاہے گا کہ وہ اس کی طرف لوٹے

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۹/۲۷ بلاشبہ اللہ بڑا ہی حفاظت دینے والا اور رحیم ہے۔

****

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

کائنات کی ہر شے کی تخلیق اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتی ہے

وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ	اس کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں جو کچھ ہے
وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا ط	اس سب پر صرف اللہ کا اقتدار و اختیار ہے
یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ط	ہر شے کی تخلیق اس کے قانونِ مشیت کے مطابق ہوتی ہے
وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ ۵/۱۷	اور اللہ نے ہر چیز کے لئے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں۔

ہر جاندار کی تخلیق بھی اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتی ہے

وَاللّٰہُ خَلَقَ کُلَّ دَآبَّۃٍ مِّنْ مَّآءٍ ج	اللہ نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا
فَمِنْھُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِہٖ ج	ان میں وہ بھی ہیں جو پیٹ کے بل رینگتے ہیں
وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ ج	اور وہ بھی جو دو پاؤں پر چلتے ہیں
وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰٓی اَرْبَعٍ ط	اور وہ بھی جو چار پاؤں پر چلتے ہیں
یَخْلُقُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ ط	اللہ سب کچھ اپنے قانون مشیت کے مطابق پیدا کرتا ہے

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۝۴۵/۲۴ اور اس نے ہر چیز کے لئے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں

ہواؤں کا چلنا، بارش کا برسنا اور قوموں کی موت و حیات اللہ کے قوانین کے تابع ہے

اَللّٰہُ الَّذِیۡ یُرۡسِلُ الرِّیٰحَ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے

فَتُثِیۡرُ سَحَابًا اور وہ بادل اٹھاتی ہیں

فَیَبۡسُطُہٗ فِی السَّمَآءِ کَیۡفَ یَشَآءُ پھر وہ اپنے قانون فطرت کے مطابق انہیں فضا میں پھیلا دیتا ہے

وَ یَجۡعَلُہٗ کِسَفًا پھر وہ مختلف ٹکڑیوں میں بٹ جاتے ہیں پھر تم دیکھتے ہو

فَتَرَی الۡوَدۡقَ یَخۡرُجُ مِنۡ خِلٰلِہٖ ۚ کہ بارش کے قطرے بادلوں سے ٹپکتے چلے آرہے ہیں

فَاِذَاۤ اَصَابَ بِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖۤ اسکے قانون مشیت کے مطابق جب اسکے بندوں پر بارش برستی ہے

اِذَا ہُمۡ یَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ۝ وَ اِنۡ کَانُوۡا تو وہ اس سے کس قدر خوش ہو جاتے ہیں

مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یُّنَزَّلَ عَلَیۡہِمۡ حالانکہ اس کے برسنے سے پہلے

مِّنۡ قَبۡلِہٖ لَمُبۡلِسِیۡنَ ۝ وہ مایوس ہو رہے تھے

فَانۡظُرۡ اِلٰۤی اٰثٰرِ رَحۡمَتِ اللّٰہِ اللہ کی رحمت کے اثرات کو دیکھو کہ اس کے ذریعہ سے

کَیۡفَ یُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا ؕ وہ کس طرح زمینِ مردہ کو حیات تازہ عطا کر دیتا ہے

اِنَّ ذٰلِکَ لَمُحۡیِ الۡمَوۡتٰی ۚ اسی طرح دنیا میں مردہ قوموں کو حیاتِ نو مل سکتی ہے اور یہ

وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ۝۴۸۔۵۰/۳۰ سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں و قوانین کے مطابق ہوتا ہے۔

انسان کی پیدائش جوانی اور بڑھاپا سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتا ہے

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ ضُعۡفٍ ۔ اللہ ہی ہے جو تمہیں نہایت کمزور حالت میں پیدا کرتا ہے

ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً پھر کمزوری قوت میں بدلتی جاتی ہے

ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ پھر اس قوت کے بعد تم پر بڑھاپے کی کمزوری چھا جاتی ہے

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ یہ تخلیقی پروگرام اس کے قانونِ مشیت کے مطابق جاری و

وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ۝ ٣٠/٥٤ ساری ہے جس کے پیمانے و قوانین یکسر علم و حکمت پر مبنی ہیں۔

بیٹوں اور بیٹیوں کی پیدائش اور بے اولادی وغیرہ سب کچھ طبعی قوانین کے مطابق ہوتا ہے

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ کائنات کی بلندیوں و پستیوں پر اللہ ہی کو اقتدار و اختیار حاصل ہے

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اسی کے قانون مشیت کے مطابق تخلیق ہوتی ہے اور اسکے

يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا طبعی قوانین کے مطابق کسی کے ہاں صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں

وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اور کسی کے ہاں صرف لڑکے پیدا ہوتے ہیں

اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ یا کسی کے ہاں لڑکے اور لڑکیاں دونوں ملے جلے ہوتے ہیں

وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اور کسی کے ہاں اولاد ہی نہیں ہوتی یہ سب

اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ ٤٢/٤٩-٥٠ کچھ اس کے علم پر مبنی پیمانوں و قوانین کے مطابق ہوتا ہے۔

اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں پر غور کرو

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ کہو کہ دنیا میں چل پھر کر دیکھو اور غور کرو کہ مختلف

فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ اشیائے کائنات کی تخلیق کی ابتدا کس طرح ہوئی ہے پھر اللہ

ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ کے قانون مشیت کے مطابق وہ کسطرح نئی نئی زندگیاں اختیار کئے جاتی ہیں

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ٢٩/٢٠ بلاشبہ یہ سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتا ہے۔

****

رضائے خداوندی

رضا کے معنی ہوتے ہیں۔ کسی سے متفق ہو جانا۔ اس کے مطابق کام کرنا اس سے ہم آہنگ ہو جانا قوانین خداوندی سے ہم آہنگی کا نام "مرضات اللہ" ہے جب انسان اللہ کے ان قوانین کے مطابق عمل کرتا ہے تو ان قوانین کے نتائج اس کے عمل سے ہم آہنگ ہو جاتے ہیں۔ یعنی انسان کے ہر عمل کا نتیجہ خود اس کے عمل کے اندر مضمر ہوتا ہے۔ اس طریق عمل کے نتیجہ کو "رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ" سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ہمارے ہاں ایک غیر قرآنی تصوّر یہ ہے کہ ہم اللہ کی عبادت یا دیگر نیک کام اس لئے کرتے ہیں کہ اللہ ان سے خوش ہوتا ہے۔ ہم اسے راضی رکھنے کے لئے یہ سب کچھ کرتے ہیں اگر ہم یہ کچھ نہ کریں تو وہ ناراض ہو جاتا ہے۔

چونکہ راضی ہو جانا اور ناراض ہو جانا۔ انسانی جذبات ہیں لہٰذا اس سے ذہن اس طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ یہی جذبات اللہ میں بھی ہیں۔ وہ بھی کسی بات سے خوش ہو جاتا ہے اور کسی سے ناراض ہوتا ہے حالانکہ اللہ خوشی اور ناراضگی کے انسانی جذبات سے بہت بلند اور منزّا ہے۔

اللہ کے متعلق یہ تصوّر اس دور کی پیداوار ہے جب ذہنِ انسانی اپنے عہدِ طفولیت میں تھا۔ اس نے دیوی دیوتا یا خدا کا تصور ایسا ہی پیدا کیا ہے جیسا وہ اپنے سامنے بادشاہ کو دیکھتا تھا اس لیے کہ اس کے نزدیک بادشاہ سے بڑھ کر قوت و اقتدار کا مالک کوئی اور نہیں تھا۔ اس کے ذہن نے اللہ کو بھی بادشاہ کی طرح ایک تخت پر بٹھایا پھر یہ سمجھا کہ بادشاہ کے امراء وزراء کی طرح خدا کے بھی مقربین ہیں جنہیں اس کے کاروبار میں عمل دخل ہے نیز اس کے حاجب و دربان بھی ہیں۔ بندے اس کی رعایا ہیں جنہیں

اس کے سامنے دم مارنے کی جا نہیں۔ اگر انسان نے اپنی کوئی درخواست اس کے حضور پیش کرنی ہو تو اس کے ساتھ کوئی نذرانہ بھی پیش کرنا ضروری ہوگا اور اس درخواست کو اس کے مقربین میں سے کسی کی وساطت سے وہاں تک پہنچانا ہوگا تاکہ وہ سفارش کرے۔

ان درخواستوں کے فیصلے یا بادشاہ کے دیگر احکام کسی قاعدے اور قانون کے مطابق نہیں ہوتے۔ اس کا انحصار بادشاہ کے مزاج پر ہوتا ہے۔ اگر وہ خوش ہو گیا تو جاگیر بخش دیتا ہے اور اگر ناراض ہو گیا تو کھال کھنچوا دیتا ہے اور اللہ تو بادشاہوں کا بادشاہ ہے وہ جسے چاہے بادشاہ بنا دے جسے چاہے گدا بنا دے جسے چاہے عزت دے دے اور جسے چاہے ذلیل و خوار کر دے وہ بے پروا ہے اور بندوں کی تمام تر کوشش یہ ہونی چاہیے کہ وہ اللہ کو کسی طرح راضی رکھیں اسے خوش کر لیں لہٰذا اس کی عبادت پرستش یا بھگتی سے یہی مقصد تھا کہ اللہ۔ ایشور۔ پرماتما کو خوش رکھا جائے وہ اپنے عبادت گذار بندوں اور بھگتوں سے راضی رہے۔

لیکن قرآن کریم اس توہم پرستانہ تصوّر کو مٹا کر اس کی جگہ اللہ کا حقیقی تصور دیتا ہے جس کی رو سے بتایا گیا کہ اللہ مستبد حکمرانوں کی طرح نہیں اس نے ہر بات کے لئے قاعدہ اور قانون مقرر رکھا ہے اور کائنات کے تمام امور اس کے متعین کردہ قوانین و اصول کے مطابق سرانجام پاتے ہیں انسانی زندگی کے لئے بھی اس نے قوانین مقرر کر رکھے ہیں انسان کے ہر عمل کا نتیجہ ان قوانین کے مطابق مرتب ہوتا ہے وہ بادشاہوں کی طرح یونہی خوش ہو کر نہ کسی کو انعام دیتا ہے اور نہ یونہی ناراض ہو کر عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔

قرآن یہ بھی بتاتا ہے کہ اللہ نے انسان کی زندگی کے سامنے ایک مقصد رکھا ہے اور اس نے جو قوانین عطا کئے ہیں وہ اس لئے ہیں کہ انسان ان کے مطابق زندگی بسر کر کے اپنی منزل مقصود تک پہنچ جائے۔

انسان مشتمل ہوتا ہے اپنے طبعی زندگی پر اور اپنی روحانی زندگی پر۔ اور زندگی کی کامیابی سے مقصود یہ ہے کہ انسان کی طبعی زندگی بھی خوشگوار رہے اور اس کی روح یا ذات کی بھی نشوونما ہو جائے انسانی ذات یا روح کی نشوونما سے مراد یہ ہے کہ اس میں جس قدر مضمر صلاحیتیں ہیں وہ بیدار ہو

جائیں۔

اللہ کی ذات ایک مکمل ترین ذات ہے جس میں اس کی تمام صفات بطریق احسن جلوہ فرما ہوتی ہیں۔ وہی صفات انسان کی ذات میں بھی ہیں۔ لیکن علیٰ قدر بشریت یعنی چھوٹے پیمانے پر اور انسانی ذات یا روح کی نشوونما کے معنی یہ ہیں کہ اس میں ان صفات کی نمود ہوتی جائے اب ظاہر ہے کہ انسانی ذات کو جس قدر زیادہ نشوونما حاصل ہو گی یہ اتنی ہی زیادہ صفات خداوندی سے ہم آہنگ ہوتی جائے گی اور اس طرح تکمیل ذات یا تکمیل روح کے قریب ہوتی جائے گی۔

قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کو طبعی زندگی کی خوشگواریاں بھی ملتی چلی جاتی ہیں اور اس کی ذات کی نشوونما بھی ہو جاتی ہے یعنی اس کی خارجی دنیا بھی حسین و خوشگوار ہو جاتی ہے اور اس کی داخلی یا روحانی دنیا میں بھی ایک عظیم انقلاب آجاتا ہے یہ انقلاب (یعنی انسانی ذات یا روح کا نشوونما پاجانا) بہت بڑی کامرانی ہے۔

لیکن اس حقیقت کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ انسانی ذات یا روح کی نشوونما صرف اس معاشرہ کے اندر ہو سکتی ہے جو قرآن کریم متشکل کرتا ہے یہ خانقاہوں یا حجروں میں نہیں ہو سکتی لہٰذا رضوان من اللہ یا مرضات اللہ قرآن کے مطابق زندگی بسر کرنے اور اس کے خوشگوار نتائج کا نام ہے۔

o

رضوانہ کی وضاحت

قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ	دیکھو تمہاری طرف اللہ کی جانب سے
نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ ۙ	ایک واضح ضابطۂ قوانین کی صورت میں روشنی آگئی ہے
يَّهۡدِىۡ بِهِ اللّٰهُ	اللہ اس کے ذریعہ سے ہر اس قوم کو
مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَهٗ	جو اپنی زندگی کو قوانین خداوندی سے ہم آہنگ رکھے
سُبُلَ السَّلٰمِ	سلامتی کی راہ دکھاتا ہے
وَيُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اور جہالت وگمراہی کے اندھیروں سے نکال کر

اِلَى النُّوْرِ	علم و حقیقت کی روشنیوں میں لے آتا ہے
بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ	اور اپنے قانون کے مطابق رہنمائی کرتا ہے
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ ۵/۱۵-۱۶	سیدھی اور متوازن روش زندگی کی طرف۔

رضوان اللہ کے نتیجے میں قائم ہونے والا جنّتی معاشرہ

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جن لوگوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کیا
وَهَاجَرُوْا	اور اس کی خاطر گھربار اور وطن چھوڑا
وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور اس کے قیام و استحکام کے لئے جدوجہد کی
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ	اپنے اموال سے بھی اور اپنی جانوں سے بھی
اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ	اللہ کے ہاں ان کے بڑے بلند درجے ہیں
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝	اور یہی کامیاب و کامران اور فائزالمرام ہونے والے ہیں
يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ	ان کا پروردگار انہیں خوشخبری دیتا ہے کہ
بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ	ان کے لئے سامان نشو و نما اور عنایات خداوندی کی فراوانی ہوگی
وَرِضْوَانٍ	انہوں نے اپنی زندگی کو قوانین الٰہیہ سے ہم آہنگ رکھا
وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ	جس کے نتیجہ میں ایسا جنتی معاشرہ قائم ہوگیا
فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝ ۙ	جس میں زندگی کی سدا بہار نعمتیں اور خوشگواریاں ہیں
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ	یہ لوگ زندگی کی ان شادابیوں سے ہمیشہ بہرہ یاب رہیں گے
اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ	اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ قوانین خداوندی کے
اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ ۹/۲۰-۲۲	مطابق زندگی بسر کرنے سے کتنا بڑا اجر ملتا ہے۔

مغفرۃ من اللہ و رضوان اللہ کی وضاحت مثال کے ذریعے سے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا	جو لوگ اللہ کے نظام سے کفر
وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ	اور اس کے قوانین کی تکذیب کرتے ہیں
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝	ان کا ارتقاء رک جاتا ہے اور وہ پرعذاب زندگی بسر کرتے ہیں
اِعْلَمُوْٓا	لہٰذا اچھی طرح جان لو کہ
اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	مفاد پرستانہ نظاموں کے عارضی مفادات کی حیثیت
لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ	کھیل تماشہ سے زیادہ نہیں ہوتی
وَّ زِيْنَةٌ	ان کی ظاہری ٹیپ ٹاپ
وَّ تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ	اور ان کا ایک دوسرے پر فخر جتانا
وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ	اور ان کے مال واولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی دوڑ
كَمَثَلِ غَيْثٍ	ان کی مثال ایسی ہے جیسے بارش کے ایک چھینٹے سے
اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ	اگ آنے والی فصل، جسے دیکھ کر کسان خوش ہو جاتا ہے
ثُمَّ يَهِيْجُ	لیکن ایسی کھیتی دوسرے ہی دن خشک ہونا شروع ہو جاتی ہے
فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا	اور ذرا سی دھوپ سے زرد پڑ جاتی ہے
ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ	اور پھر چُور چُور ہو کر بھس بن جاتی ہے
وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ	اور اس کے اس انجام سے کسان شدید مشکلات میں مبتلا ہو جاتا ہے
وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ	دیکھو ایسی صورت حال سے بچنے کے لئے اللہ کے نظام کا تحفظ حاصل کرو۔
وَرِضْوَانٌ ؕ	اور اپنی زندگی کو اس کے قوانین کے ساتھ ہم آہنگ کر لو۔
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ	یاد رکھو کہ دنیاوی زندگی اور اس کے پیش پا افتادہ مفادات

اِلَّا مَتَاعُ الغرورِ ؈	متاع فریب کے سوا کچھ نہیں
سَابِقُوْآ اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ	لہٰذا اپنے پروردگار کے نظام کی پناہ میں آنے کے لئے آگے بڑھو
وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا	اور اس جنت کو حاصل کرلو
کَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لا	جس کی وسعت اس دنیا سے لے کر اس دنیا تک پھیلی ہوئی ہے
اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ	اور یہ تیار کی گئی ہے ان لوگوں کے لئے
اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ط ۲۱-۱۹/ ۵۷	جو نظامِ الٰہیہ کو دل و جان سے قبول کر لیتے ہیں۔

رِضْوَانًا مِنَ اللّٰہِ کی وضاحت

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط	اللہ کے رسول محمد ﷺ
وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ	اور ان کے ساتھیوں کی یہ کیفیت ہے کہ یہ لوگ
اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ	مخالفین نظامِ الٰہیہ کے مقابلہ میں چٹان کی طرح سخت
رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ	اور آپس میں بڑے نرم دل اور ہمدرد ہوتے ہیں دیکھو کہ کس طرح
تَرٰھُمْ رُکَّعًا	ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کے لئے جھک جاتے ہیں اور قوانین خداوندی
سُجَّدًا	کے سامنے پیکرِ تسلیم و رضا بنے ہوئے ہیں یہ لوگ قوانین
یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا	خداوندی کے مطابق سامان زیست کی تلاش میں مصروف رہتے ہیں
مِّنَ اللّٰہِ	اور کوشش کرتے ہیں کہ ان کا ہر عمل قانون خداوندی سے
وَرِضْوَانًا ز	ہم آہنگ ہو اور ان کی سیرت صفات خداوندی سے یک رنگ ہو
سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ	جائے اس سے جو سکون قلب اور حقیقی مسرت انہیں حاصل ہوتی
مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط ۴۸/۲۹	ہے اس کے اثرات ان کے چہروں سے نمایاں نظر آتے ہیں۔

رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ، کا مفہوم

قَالَ اللّٰهُ	اللہ کہے گا
هٰذَا يَوْمُ	یہ اعمال کے ظہور نتائج کا دن ہے
يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ	اس میں صرف ان لوگوں کا ایمان انہیں فائدہ دے گا
صِدْقُهُمْ ؕ	جنہوں نے اپنے دعویٰ ایمان کو اپنے اعمال سے سچ کر دکھایا تھا
لَهُمْ جَنّٰتٌ	ان کے لئے ایسی پربہار جنتی زندگی ہے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جس کی تہہ میں قوانین خداوندی کے چشمے رواں ہوتے ہیں
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ	لہٰذا اس کی شادابیاں ہمیشہ قائم رہتی ہیں
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ	انہوں نے اپنے آپ کو قانون خداوندی سے ہم آہنگ رکھا تو
وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ	اللہ کے قانون مکافات نے انہیں اپنے ثمرات وبرکات سے ہمکنار کردیا
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ۱۱۹/۵	بلاشبہ یہ بہت بڑی کامیابی وکامرانی ہے۔

رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی وضاحت

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جن لوگوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ	اور اس کے اصلاح معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو گئے
اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ؕ	وہ یقیناً بہترین خلائق ہیں
جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ	ان کے حسنِ عمل کی جزا ان کے رب کے ہاں سے یہ ملے گی کہ
جَنّٰتُ عَدْنٍ	ان کے لئے جنتی معاشرہ تشکیل پا جائے گا
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جس کی تہہ میں قوانین الٰہیہ کے چشمے رواں ہوں گے

خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ اَبَدًا ؕ	لہذا اس کی شادابیاں ہمیشہ قائم رہیں گی
رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ	انہوں نے اپنے آپ کو قانون الہٰیہ سے ہم آہنگ رکھا تو
وَرَضُوۡا عَنۡهُ ؕ	اللہ کے قانون مکافات نے انہیں اپنے ثمرات وبرکات سے ہمکنار
ذٰلِكَ لِمَنۡ	کردیا یہ اس لئے ہوا کہ یہ لوگ بڑے عاقبت اندیش تھے
خَشِیَ رَبَّهٗ ۞ ۸۔۷/۹۸	انہوں نے قوانینِ الہٰیہ کی خلاف ورزی کے نتائج کا خوف رکھا۔

جنتی معاشرہ میں ہر قدم رضوان من اللہ اٹھتا ہے

قُلۡ اَؤُنَبِّئُكُمۡ	کہو آؤ میں تمہیں ایک ایسی چیز کا پتہ نشان بتاؤں
بِخَیۡرٍ مِّنۡ ذٰلِكُمۡ ؕ	جو تمام دنیوی مال و متاع اور شان و شوکت سے بہتر ہے
لِلَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا عِنۡدَ رَبِّهِمۡ	ان لوگوں کے لئے جو قوانین الہٰیہ کی پیروی کرتے ہیں
جَنّٰتٌ	یہ وہ جنتی معاشرہ ہے
تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰر	جس کی تہہ میں قوانینِ الہٰیہ کے چشمے رواں ہوتے ہیں
خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَا	لہٰذا اس کی بہاروں پر کبھی خزاں نہیں آتی
وَ اَزۡوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ	اس میں تمام رفقاء پاکیزہ سیرت اور بلند کردار کے حامل ہوتے ہیں
وَّ رِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ۳/۱۵	اور اس میں ہر قدم قانون الٰہی کی ہم آہنگی میں اٹھتا ہے۔

جنتی معاشرے میں سب سے اہم چیز "رضوانٌ مِّنَ اللّٰه اکبر" ہوتی ہے

وَعَدَ اللّٰهُ	اللہ وعدہ کرتا ہے
الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ	ان مردوں اور عورتوں سے جنہوں نے نظامِ الٰہی کو قبول کرلیا ہے
جَنّٰتٍ	اس جنتی معاشرہ کا

تَجرِیْ مِنْ تَحتِهَا الاَنْهٰرُ	جس کے نیچے قوانین الٰہی کے چشمے رواں ہوں گے
خٰلِدِیْنَ فِیْهَا	اور جس کی بہاروں پر کبھی خزاں نہیں آئے گی
وَمَسٰکِنَ طَیِّبَةً	ان کے لئے خوشگوار اور پسندیدہ قیام گاہیں ہوں گی
فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ	اس جنتی معاشرہ میں
وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَکْبَرُ ؕ	اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی صفات سے ہم آہنگی و یک رنگی
ذٰلِكَ هُوَالْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ ۹/۷۲	حاصل ہو گی اور یہ وہ کامیابی ہے جو بڑی ہی عظیم القدر ہے۔

رضوان اللہ کا اتباع کرنے والے لوگ زندگی کے نقصانات سے بچے رہتے ہیں

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ	اہل ایمان کارزار حیات میں مردانہ وار آگے بڑھتے ہیں اور اللہ
مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ	کی عطا کردہ آسودگیوں اور خوشحالیوں سے جھولیاں بھر کے واپس آتے
لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ	ہیں بغیر کسی قسم کا نقصان اٹھائے
وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ ۳/۱۷۴	اس لئے کہ وہ قوانین خداوندی کا پورا پورا اتباع کرتے ہیں۔

اے مطمئن نفس

یٰٓاَیَّتُهَا	اے وہ کہ جس نے قوانین خداوندی کے اتباع سے
النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝	سکون گھر کی طرح دل کا صحیح اطمینان حاصل کر لیا ہے
ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ	تیرا طریق زندگی قوانین الٰہیہ سے ہم آہنگ تھا
رَاضِیَةً	لہٰذا تیری زندگی پسندیدہ خوشگواریوں کی حامل ہو گی۔
مَّرْضِیَّةً ۝	اور پروردگار کی طرف سے تمہیں حسب منشا آسائشیں حاصل ہوں گی
فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ	تم اللہ کے ان بندوں میں شامل رہو جنہوں نے اللہ کی محکومیت اختیار کر

وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ ۝ ۳۰۔۲۷/۸۹ رکھی ہے اور اس طرح داخل ہو جاؤ قوانین الٰہیہ کے مطابق متشکل جنتی معاشرہ میں۔

وجہ اللہ کے مطابق قائم معاشی نظام

اَوَلَمۡ یَرَوۡا	کیا لوگ اس حقیقت پر غور نہیں کرتے کہ
اَنَّ اللّٰہَ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ	اللہ کے قانون مشیت کے مطابق آتی ہے
لِمَنۡ یَّشَآءُ وَیَقۡدِرُ ؕ	رزق کی کشائش بھی اور اس کی تنگی بھی
اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ	دیکھو اس حقیقت میں توازن بدوش راہ کی نشانیاں موجود ہیں
لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ۝	ان لوگوں کے لئے جو اللہ کے قوانین کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں
فَاٰتِ ذَا الۡقُرۡبٰی حَقَّہٗ	لہذا الطور ان کے حق کے دو اپنے قریب والوں کو
وَالۡمِسۡکِیۡنَ	اور ان کو جو معذور یا بیروزگار ہو جائیں
وَابۡنَ السَّبِیۡلِ ؕ	اور مسافروں کی دیکھ بھال پر خرچ کرو
ذٰلِکَ خَیۡرٌ	یہ روش ان لوگوں کے لئے بہترین نتائج کی حامل ہو گی
لِّلَّذِیۡنَ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَ اللّٰہِ ۫	جو یہ سب کچھ اللہ کی خاطر کرتے ہیں

وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝ ۳۸/۳۰ یہی لوگ ہیں جن کی سعی و عمل کی کھیتیاں پروان چڑھتی ہیں۔

اس معاشرے کی مثال جس میں لوگ اپنے اموال مرضات اللہ کے لئے وقف کردیتے ہیں

وَمَثَلُ الَّذِیۡنَ	ان لوگوں کی مثال ایسی ہے
یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمُ	جو لوگ اپنے اموال اللہ کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں
ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰہِ	تاکہ انہیں قوانین الٰہیہ کے مطابق صرف کیا جائے

وَ تَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ	اور اس سے ان کی اپنی ذات کا بھی استحکام و ثبات ہو جائے
كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ	اسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی سطح مرتفع پر ایک باغ اگایا گیا ہو
اَصَابَهَا وَابِلٌ	اس پر اگر زور کی بارش پڑے
فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ	تو دُگنا پھل دے
فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا	اور اگر زور کی بارش نہ بھی پڑے
وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ	تو ہلکی پھوار ہی اس کی شادابی کے لئے کافی ہو گی
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ	لہٰذا یاد رکھو کہ اس سلسلہ میں جو کچھ بھی تم کرتے ہو
بَصِيْرٌ O ۲/۲۶۵	وہ سب اللہ کی نظر میں ہوتا ہے۔

لِوَجْهِ اللّٰهِ دوسروں کی پرورش کاانتظام کرنےوالے کسی سے شکریہ کے بھی متمنی نہیں ہوتے

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ	اہل ایمان عالمگیر ربوبیت کی ذمہ داریاں بہ رضاو رغبت پوری کرتے ہیں
وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا	وہ ڈرتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو
كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا O	معاشرہ میں چاروں طرف شر پھیل جائے گا
وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ	لہٰذا وہ اللہ کی محبت میں سامان رزق پہنچانے کا انتظام کرتے ہیں
مِسْكِيْنًا	معذوروں اور بیروزگاروں کے لئے
وَّيَتِيْمًا	اور ان کے لئے جو معاشرہ میں کمزور اور بے آسرا ہو گئے
وَّاَسِيْرًا O	اور ان کے لئے جو کسی بھی مصیبت میں گرفتار ہو گئے
اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ	اور یہ سارا انتظام وہ اللہ کی خاطر کرتے ہیں
لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً	اور جن کے لئے کرتے ہیں ان سے کسی قسم کی جزا کے متمنی نہیں

وَّلَا شُکُوۡرًا ۝ ۹۔ ۷۶/۷ ہوتے حتیٰ کہ وہ ان سے شکریہ کے بھی طلب گار نہیں ہوتے۔

اپنے اموال اللہ کی راہ میں وقف کر دینے کا جذبہ محرکہ

وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ	دیکھو تم جو کچھ بھی قیام نظام خداوندی کے سلسلہ میں دو گے
فَلِاَنۡفُسِکُمۡ ؕ	اس کا فائدہ تمہاری اپنی ذات کو پہنچے گا
وَمَا تُنۡفِقُوۡنَ	بشرطیکہ جو کچھ بھی تم اس مد میں دیتے ہو
اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ اللّٰهِ ؕ	اسکا جذبہ محرکہ اللہ کے قانون کے مطابق نظام کی تشکیل ہو
وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ	یوں جو کچھ تم خرچ کرو گے اس نظام کے قیام کے بعد
یُّوَفَّ اِلَیۡکُمۡ	وہ تمہیں پورا پورا واپس مل جائے گا
وَاَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ ۝ ۲/۲۷۲	اس میں تمہاری ذرہ برابر بھی حق تلفی نہیں ہو گی۔

اللہ کے بندوں پر شفقت مرضات اللہ میں سے ہے

وَمِنَ النَّاسِ	انسانوں میں ایسے بھی ہیں
مَنۡ یَّشۡرِیۡ نَفۡسَهُ	جو اپنے آپ کو وقف کر دیتے ہیں
ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ ؕ	منشائے الٰہی کے پورا کرنے کے لئے

وَاللّٰهُ رَءُوۡفٌ ۢ بِالۡعِبَادِ ۝ ۲/۲۰۷ اور اللہ اپنے بندوں پر بڑی شفقت رکھتا ہے

مال میں اضافہ دوسروں کے استحصال سے نہیں بلکہ ان کی پرورش کرنے سے ہوتا ہے

وَمَاۤ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ رِّبًا	دیکھو جو کچھ تم دوسروں کو اس لئے دو کہ اس کے بدلے میں
لِّیَرۡبُوَا۠ فِیۡۤ اَمۡوَالِ النَّاسِ	تمہیں ان کے مال میں سے اس سے زیادہ ملے جو تم نے انہیں دیا ہے

فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ	تو یاد رکھو اللہ کے نزدیک مال میں اس طرح اضافہ نہیں ہوتا
وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ	بلکہ جو مال تم دوسروں کی پرورش و نشو و نما کے لئے دیتے ہو
تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ	محض اس لئے کہ تمہاری زندگی قوانین خداوندی سے ہم آہنگ ہو
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ	جائے تو یہ ہیں وہ لوگ جن کے مال میں
الْمُضْعِفُوْنَ ۝ ۳۰/۳۹	حقیقی اضافہ ہوتا ہے۔

سرمایہ دارانہ نظام کی بھڑکائی ہوئی آگ سے بچ کر اللہ کے نظام ربوبیت کی پناہ میں آجاؤ

فَاَنْذَرْتُكُمْ	ہم تمہیں خبردار کرتے ہیں
نَارًا تَلَظّٰى ۝ ۚ	سرمایہ دارانہ نظام کی بھڑکائی ہوئی آگ سے
لَا يَصْلٰهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝ ۙ	اس میں وہ بدبخت جلتے ہیں
الَّذِيْ كَذَّبَ	جو نظام الہٰیہ کی تکذیب کرتے
وَتَوَلّٰى ۝ ۭ	اور اس سے منہ موڑ لیتے ہیں
وَسَيُجَنَّبُهَا	البتہ وہ لوگ اس تباہی سے محفوظ رہ سکیں گے
الْاَتْقَى ۝ ۙ	جو قوانین خداوندی کی پیروی کرتے ہوئے
الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ	اپنا سب کچھ نوع انسان کی پرورش و نشو و نما کے لئے دے دیں گے
يَتَزَكّٰى ۝ ۚ	اس طرح ان کی اپنی ذات کی نشو و نما بھی ہو جائے گی
وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ	یاد رکھو یہ دینا اس لئے نہیں ہوگا کہ وہ
مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ ۙ	کسی کے احسان کا بدلہ چکا رہے ہیں
اِلَّا ابْتِغَآءَ	بلکہ یہ دینا خالصتاً اس لئے ہوگا کہ

وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝	اللہ کا عالمگیر نظام ربوبیت قائم ہو جائے
وَلَسَوْفَ	یہی ان کا بہترین صلہ ہے
يَرْضٰى ۝ ۹۲/۱۴-۲۱	جس سے انہیں حقیقی مسرت حاصل ہوتی ہے۔

وَجْهَهٗ کے مطابق نظام حکومت

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ	دیکھو اللہ کے اقتدار کے ساتھ مت شامل کرو
اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ	کسی دوسرے کے اقتدار کو
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ	یاد رکھو اللہ کے سوا کسی اور کو اقتدار حاصل نہیں
كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ	کائنات کی دیگر اشیاء کی طرح ذہن انسانی کے وضع کردہ نظریات بھی
اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ	ہر آن تغیر پذیر رہتے ہیں تغیر سے ماورا صرف اللہ کا متعین کردہ
لَهُ الْحُكْمُ	راستہ ہے لہٰذا حکومت صرف اللہ کے قوانین کی ہوگی
وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ۲۸/۸۸	اور تمہارا ہر قدم اسی کی طرف اٹھنا چاہیے۔

مرضات اللہ کے مطابق نظام مشاورت

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ	اکثر لوگوں کی مشاورت میں فلاح انسانی کی کوئی بات نہیں ہوتی
اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ	مشاورت وہی اچھی ہوتی ہے جو رفاہ عامہ کیلئے عطیات دینے کے سلسلہ
اَوْ مَعْرُوْفٍ	میں ہو یا معاشرہ کے ان کاموں کے متعلق جو اللہ کے پسندیدہ ہیں
اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ۭ	یا معاشرہ کی اصلاح کے لئے
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ	جو لوگ ایسا کریں گے کسی ذاتی غرض سے نہیں بلکہ
ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ	خالصتاً اللہ کے قانون سے ہم آہنگ ہونے کے لئے

فَسَوۡفَ نُؤۡتِیۡهِ	تو ایسے لوگوں کی کوششوں کا نتیجہ خوشگوار ہوگا
اَجۡرًا عَظِیۡمًا ○ ۴/۱۱۴	اور انہیں اس کا بہت بڑا اجر ملے گا۔

مشرق و مغرب کے چکروں میں نہ پڑو

وَلِلّٰهِ	دیکھو اللہ کا نظام جہت و سمت اور زمان و مکان کی نسبتوں سے بلند
الۡمَشۡرِقُ وَالۡمَغۡرِبُ ۚ	ہے لہٰذا تم مشرق و مغرب کے چکر میں نہ پڑو
فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا	تم جہاں بھی اس کی طرف متوجہ ہو گے
فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ ؕ	اس کی طرف جانے والا راستہ تمہارے سامنے ہوگا
اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ	اللہ کا نظام بڑی وسعتوں کا مالک ہے
عَلِیۡمٌ ○ ۲/۱۱۵	اور سر تاپا علم و بصیرت پر مبنی ہے۔

زندگی کی خوشگواریاں حاصل کرنے کے لئے اپنی آرزوئیں کافی نہیں

لَیۡسَ بِاَمَانِیِّکُمۡ	دیکھو محض آرزوؤں سے زندگی کی خوشگواریاں و سرفرازیاں
وَلَاۤ اَمَانِیِّ اَهۡلِ الۡکِتٰبِ ؕ	حاصل نہیں ہو سکتیں خواہ تمہاری آرزوئیں ہوں خواہ اہل کتاب
مَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا	کی اس سلسلہ میں اللہ کا قانون یہ ہے کہ جو کوئی غلط روش اختیار
یُّجۡزَ بِهٖ ۙ	کرے گا تو اس کے نتائج بھی بھگتے گا
وَلَا یَجِدۡ لَهٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	اور اللہ کے قانون کے سوا اپنے لئے
وَلِیًّا وَّلَا نَصِیۡرًا ○	نہ کوئی دوست پائے گا نہ مددگار
وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ	اور جو کوئی اپنی اور معاشرہ کی اصلاح والے کام کرے گا
مِنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰی	خواہ وہ مرد ہو یا عورت

وَ هُوَ مُؤْمِنٌ	اور اس نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہو گا
فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ	تو ایسے لوگ زندگی کی شادابیوں سے بہرہ یاب ہوں گے
وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا o	اور ان کی محنت کے ماحصل میں ذرا بھی کمی نہیں کی جائے گی
وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا	اس سے زیادہ حسن و توازن کا حامل نظام اور کون سا ہو سکتا ہے
مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ	جس میں ہر فرد اپنے جذبات و توجہات کو اللہ کے قوانین کے سامنے
وَهُوَ مُحْسِنٌ ۴/۱۲۳-۱۲۵	جھکا دے اور پھر نہایت حسن کارانہ انداز کی زندگی بسر کرے۔

کسی مذہبی گروہ بندی میں داخل ہونے سے جنت حاصل نہیں ہو جاتی

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ	یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ کوئی جنت میں داخل نہیں
اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ	ہو سکتا جب تک کہ ان کی گروہ بندیوں میں شامل نہ ہو جائے
تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ	یاد رکھو یہ محض ان کی خوش فہمیاں ہیں
قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ	کہو دلیل پیش کرو
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ o	اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو
بَلٰى ۚ	ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ
مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ	جس نے بھی اپنے آپ کو قوانین خداوندی کے سامنے جھکا دیا
وَهُوَ مُحْسِنٌ	اور اس طرح اپنی ذات اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کر
فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪	دیا تو ایسے لوگوں کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں اجر ہوتا ہے
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	یہ لوگ ہر طرح کے خوف سے محفوظ ہو جاتے ہیں
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ o ۲/۱۱۱-۱۱۲	اور غموں و پریشانیوں سے بچے رہتے ہیں۔

قیامِ نظامِ الٰہیہ کے سلسلے میں قیادت کے لئے ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی ہدایت

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ	دیکھو کہیں ان بڑے بڑے وڈیروں کی خاطر اپنے پاس سے
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ	دور نہ کردینا مظلوم طبقہ کے ان لوگوں کو جو بغیر کسی ذاتی مفاد
بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ	کے دن رات اس دعوت کے عام کرنے میں مصروف رہتے ہیں
يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ	خالصتاً اللہ کی خاطر
مَا عَلَيْكَ مِنْ	یہ چیز کہ تمہاری جماعت میں بیشتر غریب اور مظلوم طبقہ کے
حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ	لوگ شامل ہوتے ہیں تمہیں کسی طرح موردِ الزام نہیں ٹھہرا سکتی
وَّ مَا مِنْ حِسَابِكَ	بہر حال تقویتِ دین کے لئے بڑے بڑے لوگوں کو جماعت میں شامل
عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ	کرنے کی تمہاری خواہش کو کسی طرح بھی ان غریبوں کے خلاف
فَتَطْرُدَهُمْ	نہیں جانا چاہیے اگر تم نے اپنی اس خواہش کے پیش نظر ان لوگوں
فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ٦/٥٢	کو دور ہٹا دیا تو تمہارا شمار بھی ظالموں میں ہو جائے گا۔

وہ لوگ جن کا کیا کرایا سب ضائع چلا جاتا ہے

فَكَيْفَ	اس وقت ان کی حالت کیا ہوگی
اِذَا تَوَفَّتْهُمُ	جب موت ان کے سامنے آکھڑی ہوگی
الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ	اور ان کی غلط روش کے تباہ کن نتائج عذاب بن کر
وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۝	ان پر مسلط ہو جائیں گے اور ان کا کچومر نکال دیں گے
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ	یہ اس لئے کہ یہ لوگ ان راستوں پر چلتے ہیں
اَسْخَطَ اللّٰهَ	جو قوانین الٰہیہ کے خلاف ہیں

وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ اور اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرنا انہیں سخت ناگوار گذرتا

فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝۲۸ ۔ ۴۷/۲۷۔۲۸ ہے لہٰذا ان کا کیا کرایا سب اکارت چلا جائے گا۔

لہٰذا تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ اس کائنات کی ہر شے تغیر پذیر اور فنا ہو جانے والی ہے

وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ لیکن اللہ کا متعین کردہ راستہ جو اس کی ربوبیت اعلیٰ واکرم

ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ کی طرف لے جاتا ہے غیر متبدل اور باقی رہنے والا ہے

فَبِاَىِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ ۵۵/۲۶۔۲۸ لہٰذا تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

****

تقدیر

مادہ : ق د ر

اللہ کے مقرر کردہ پیمانے اور قوانین

قَدْرُ' کے معنی ہیں کسی شے کا اندازہ پیمانہ حجم جسامت طول و عرض وغیرہ ھٰذَا قَدْرُ ھٰذَا کے معنی ہیں یہ چیز اس دوسری چیز کے اندازے پیمانے جسامت وغیرہ کے بالکل برابر ہے اس کے عین مطابق ہے دونوں ایک ہی قالب میں ڈھلی ہوئی ہیں جَاءَ عَلٰی قَدْرٍ کے معنی ہیں۔ "وہ بالکل اندازے کے مطابق آیا' قُدَارُ' اس شخص کو کہتے ہیں جو مناسب اور معتدل قد کا ہو نہ زیادہ لمبا نہ چھوٹا۔ اَلْمُقْتَدَرُ ہر چیز کے درمیانی حصہ کو کہتے ہیں۔

ان مثالوں سے واضح ہے کہ قَدْ رُ' اور تَقْدِیرُ' کے معنی ہیں اندازہ اور پیمانہ یا کسی چیز کو اندازہ اور پیمانہ کے مطابق بنا دینا۔ نیز کسی چیز کے تناسب اور توازن کا ٹھیک ٹھیک قائم رکھنا متوازن اور معتدل رہنا ان بنیادی معنوں کو پیش نظر رکھنے سے۔ قرآن کریم کے متعدد مقامات آسانی سے سمجھ میں آجائیں گے۔

سورۃ فرقان میں ہے خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَہٗ تَقْدِیْرًا ۲۵/۲ اللہ نے ہر شے کو پیدا کیا۔ پھر ان کے لئے پیمانے اور اندازے مقرر کر دیئے"۔ آگ کی تقدیر یہ ہے کہ وہ حرارت پہنچاتی ہے پانی کی تقدیر یہ ہے کہ وہ سیال ہے نشیب کی طرف بہتا ہے۔ ایک خاص درجہ حرارت پر پہنچ کر بھاپ بن جاتا ہے اور جب اسے ٹھنڈ پہنچائی جائے تو پتھر کی طرح سخت ہو کر برف بن جاتا ہے۔ سورۃ اعلیٰ میں ہے اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَھَدٰی ۳۔۸۷/۲ اللہ وہ ہے جو مختلف اشیائے کائنات کی تخلیق کرتا ہے۔ پھر ان میں مناسب

اعتدال پیدا کرتا ہے پھر ان کے پیمانے اور اندازے مقرر کرتا ہے اور ان کی اس راستے کی طرف رہنمائی کر دیتا ہے جس پر چل کر وہ ان پیمانوں اور اندازوں کے مطابق بن جائیں" یہ ہے اللہ کا نظامِ ربوبیت جو کائنات میں جاری وساری ہے اور جس کی رو سے کائنات کی ہر شے اپنی تقدیر تک پہنچتی چلی جاتی ہے۔

انسان کے اندر بھی کچھ بننے کی صلاحیتیں (POTENTIALITIES) رکھ دی گئی ہیں۔ لیکن اسے دیگر اشیائے کائنات کی طرح مجبور نہیں کر دیا گیا کہ وہ صرف اس راستہ پر چلے جس پر چلنے سے اس کی یہ تمام صلاحیتیں نشوونما پا کر تکمیل تک پہنچ جائیں اسے اس کا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو یہ راستہ اختیار کرے اور چاہے دوسرا راستہ جس سے اس کی یہ صلاحیتیں دب کر رہ جائیں ان دونوں راستوں میں امتیاز وحی کی رو سے ہوتا ہے (جو قرآن کریم کے اندر محفوظ ہے)۔

اب انسان جو راستہ اختیار کرے گا یا اس راستہ میں جس مقام پر ٹھہر جائے گا۔ اس کے مطابق اللہ کا قانون اس پر نافذ ہو جائے گا۔ جس طرح مثلاً جب تک پانی سیال رہتا ہے تو اس پر سیالیت (LIQUIDITY) کا قانون نافذ رہتا ہے۔ اور جب منجمد ہو جاتا ہے تو پھر جمادیت (SOLIDITY) کا قانون اس پر نافذ ہو جاتا ہے یعنی انسان جو کچھ بننا چاہتا ہے اس کے مطابق اللہ کا قانون اس پر نافذ ہو جاتا ہے۔

ابتداء (INITIATIVE) انسان کی طرف سے ہوتی ہے اور اللہ کا قانون اس کا اتباع (FOLLOW) کرتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں ہے فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۶۱/۵ جب انہوں نے ٹیڑھا راستہ اختیار کر لیا تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا"۔ دوسری جگہ ہے یُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۵۱/۹ اس راستہ سے پھر لیا اس کو جاتا ہے جو خود اس سے پھر جاتا ہے" یعنی انسان جو راستہ اختیار کرتا ہے اس کے مطابق اللہ کا قانون اس پر نافذ ہو جاتا ہے انسان کی ممکنات کا میدان بہت وسیع ہے۔ لہٰذا اس کے لئے تقدیرات کے انتخاب کا میدان بھی لا محدود ہے یہ جیسا خود بن جائے گا ویسی اس کی "تقدیر" بن جائے گی علامہ اقبال کے الفاظ میں

حرفے بار یکش بہ رمزے مضمر است — تو اگر دیگر شوی اُو دیگر است

خاک شو نذرِ ہوا سازد ترا — سنگ شو بر شیشہ اندازد ترا

شبنمی! افتندگی تقدیر تست — قلزمی! پائندگی تقدیر تست

مقصد یہ ہے کہ تم اگر کسی ایک حالت میں ہو اور اس کے مطابق قانونِ خداوندی کے نتائج تمہارے لئے ناخوشگوار ہیں تو تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لو اس سے اللہ کا دوسرا قانون (تقدیر) تم پر منطبق ہو جائے گا اور تمہاری تقدیر بدل جائے گی۔ یہ ہے قرآن کی رو سے "تقدیر" کا مفہوم لہٰذا جب کہا جائے گا کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ اللہ کا قانون ہر شے پر حاوی اور غالب ہے اور اس شے کو اس کی آخری منزل تک لے جا رہا ہے۔ انسان بھی جس مقام پر اپنے آپ کو رکھے گا اس کے مطابق اللہ کا قانون (تَقۡدِیۡرٌ) اس پر حاوی ہو گا۔ اب یہ بات انسان کے اپنے اختیار کی ہے کہ وہ اپنے آپ کو کس مقام پر رکھنا چاہتا ہے اور اس طرح اللہ کی کون سی تقدیر اپنے لئے منتخب کرتا ہے۔

o

کائنات کی ہر شے کی تخلیق خاص پیمانوں اور قوانین کے مطابق ہوتی ہے

اِنَّا کُلَّ شَیۡءٍ خَلَقۡنٰہُ	ہم نے کائنات کی ہر شے کو پیدا کیا
بِقَدَرٍ ○ ۵۴/۴۹	ایک خاص اندازے، پیمانے اور قانون کے مطابق۔

اللہ نے کائنات کی ہر شے کو پیدا کیا اور پھر اس کے پیمانے و قوانین مقرر کر دیے

وَخَلَقَ کُلَّ شَیۡءٍ	اللہ نے کائنات کی ہر شے کو پیدا کیا
فَقَدَّرَہٗ تَقۡدِیۡرًا○ ۲۵/۲	اور پھر اس کی صلاحیتوں اور امکانات کے پیمانے مقرر کر دیے۔

خَلَقَ، فَسَوّٰی، قَدَّرَ فَھَدٰی

الَّذِیۡ خَلَقَ	اللہ نے کائنات کی ہر شے کو پیدا کیا
فَسَوّٰی ○	پھر اس کے حشو و زوائد دور کر کے اس میں تناسب پیدا کیا

وَالَّذِیْ قَدَّرَ	پھر اس کے لئے اندازے' پیمانے اور قانون مقرر کر دیے
فَھَدٰی ۝ ۳-۲/۸۷	پھر جو کچھ اس نے بنتا تھا اس کی رہنمائی اسے دے دی۔

مختلف اجرامِ فلکی کے لئے مقرر کردہ پیمانے و قوانین یا ان کی تقدیر

فَقَضٰھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ	مختلف اجرامِ فلکی کو جیسا کہ انہیں ہونا چاہئے تھا
فِیْ یَوْمَیْنِ	دو مراحل میں بنا دیا گیا
وَاَوْحٰی فِیْ کُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَھَا ط	اور جس قانون کے مطابق انہوں نے چلنا تھا وہ ان کی بناوٹ میں رکھ دیا گیا
وَزَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ ق صلے	اور قریب کی فضا کو ہم نے جگمگاتے چراغوں سے مزین کیا
وَحِفْظًا ط	اور انہیں ایسا محفوظ بنایا کہ نہ آپس میں ٹکرائیں نہ تم پر گریں
ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ	یہ وہ تقدیر یا قوانین و پیمانے ہیں
الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ ۱۲/۴۱	جو صاحب علم و قوت اللہ کے مقرر کردہ ہیں۔

سورج و چاند کی منازل کے پیمانے یا تقدیر

ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً	اللہ ہی ہے جس نے سورج کو ایسا درخشندہ بنایا
وَّ الْقَمَرَ نُوْرًا	اور چاند کو ایسا تابناک
وَّ قَدَّرَهٗ مَنَازِلَ	اور ان کی منازل کے اندازے و پیمانے مقرر کر دیے
لِتَعْلَمُوْا	تاکہ تم
عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ط ۵/۱۰	ماہ و سال کی گنتی اور حساب معلوم کر سکو۔

زمین پر مختلف موسموں کی تبدیلی کے پیمانے یا تقدیر

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا	اللہ نے سطح زمین پر پہاڑ جما دیے
وَبٰرَكَ فِيهَا	اور زمین میں مختلف چیزوں کے پیدا کرنے کی صلاحیت رکھ دی
وَقَدَّرَ فِيهَا اَقْوَاتَهَا فِيْ اَرْبَعَةِ	اور چار موسموں کے پیمانے مقرر کر دیے
اَيَّامٍ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝ ۴۱/۱۰	تاکہ یہاں رہنے والے لوگوں کو وافر خوراک ملتی رہے۔

بادلوں سے پانی برسنے کے پیمانے اور قوانین

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً	ہم بادلوں سے پانی برساتے ہیں
بِقَدَرٍ	ایک خاص پیمانے اور قانون کے مطابق
فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۱۸/۲۳	اور اسے مختلف انداز سے زمین میں ٹھہرائے رکھتے ہیں۔

یہ پیمانے اور قوانین صاحب علم و قوت اللہ کے مقرر کردہ ہیں

وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا	رات آرام کے لئے بنائی گئی
وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا	اور سورج و چاند سے ماہ و سال کا حساب لگایا جاسکتا ہے
ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ	یہ وہ تقدیر یا پیمانے اور قوانین ہیں
الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۶/۹۶	جو صاحبِ علم و قوت اللہ کے مقرر کردہ ہیں۔

پیدائش انسانی کے پیمانے و قانون

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ	کیا تم غور نہیں کرتے کہ ہم نے تمہاری پیدائش
مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝	ایک حقیر سے مادہ تولید سے کی

فَجَعَلۡنٰهُ فِیۡ قَرَارٍ مَّكِیۡنٍ ۙ	پھر اسے ایک مقررہ مدت تک رحم مادر میں ٹھہرائے رکھا
اِلٰی قَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ۙ	جہاں وہ ایک مقررہ پیمانے اور قانون کے مطابق نشوونما پاتا رہا
فَقَدَرۡنَا ۖ	اس طرح ہم نے تمام امور کے پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں
فَنِعۡمَ	اور کس قدر عمدگی سے نتائج مرتب کرتے رہتے ہیں
الۡقٰدِرُوۡنَ ۲۳-۲۰/۷۷	ہمارے مقرر کردہ یہ پیمانے اور قانون۔

عمر کا گھٹنا بڑھنا اور زندگی و موت کے پیمانے اور قانون مقرر ہیں

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمۡ ثُمَّ یَتَوَفّٰىكُمۡ ۙ	اللہ کے قانون کے مطابق تمہیں ملتی ہے زندگی بھی اور پھر موت بھی
وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ یُّرَدُّ اِلٰۤی اَرۡذَلِ الۡعُمُرِ	اور تم لوگ زندگی کی منازل طے کرتے ہوئے بڑھاپے کی عمر تک پہنچ جاتے ہو
لِكَیۡ لَا یَعۡلَمَ بَعۡدَ عِلۡمٍ شَیۡـًٔا ؕ	جس میں انسان سوجھ بوجھ رکھنے کے بعد پھر ناداں ہو جاتا ہے
اِنَّ اللّٰهَ عَلِیۡمٌ قَدِیۡرٌ ۷۰/۱۶	یہ سارے قوانین اور پیمانے اللہ کے علم پر مبنی ہیں۔

عمر کا بڑھنا یا گھٹنا سب طبعی قوانین کے مطابق ہوتا ہے

وَمَا یُعَمَّرُ مِنۡ مُّعَمَّرٍ	کسی بڑی عمر والے کو عمر نہیں دی جاتی
وَّلَا یُنۡقَصُ مِنۡ عُمُرِهٖۤ	اور نہ کسی کی عمر میں ہی کمی کی جاتی ہے
اِلَّا فِیۡ كِتٰبٍ ؕ ۱۱/۳۵	مگر یہ سب کچھ طبعی قوانین کے مطابق ہوتا ہے۔

اور موت بھی اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں اور قوانین کے مطابق آتی ہے

نَحۡنُ قَدَّرۡنَا	ہم نے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں
بَیۡنَكُمُ الۡمَوۡتَ ۶۰/۵۶	تمہارے درمیان موت کے لئے۔

ہر ذی حیات کی عمر کا تعین اور موت و حیات سب کچھ قوانین الٰہیہ کے مطابق ہوتا ہے

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ	ایسا نہیں ہو سکتا کہ کسی ذی حیات کی موت
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ	اللہ کے قانون کے بغیر واقع ہو جائے
كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ط ۳/۱۴۵	اللہ کا قانون ہی ہر کسی کی عمر کی مدت کا تعین کرتا ہے۔

انسان کو علم و بصیرت دے کر عمل کی آزادی دے دی گئی

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ	ہم نے انسان کو پیدا کیا
مِنْ نُّطْفَةٍ	نطفہ سے
اَمْشَاجٍ صلے ق	جو مخلوط ممکنات کا مجموعہ ہے
نَّبْتَلِيْهِ	پھر گردشیں دے دے کر اسے
فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا ۢ بَصِيْرًا ○	ایک صاحبِ علم و بصیرت ہستی بنا دیا
اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ	پھر اسے ہدایت کی راہ بجھائی
اِمَّا شَاكِرًا	اور اختیار دیا کہ خواہ اس ہدایت کو قبول کر لیں
وَّاِمَّا كَفُوْرًا ○ ۷۶/۲-۳	اور خواہ اس سے انکار کر دیں۔

انسان مجبور نہیں اسے عمل کی آزادی دی گئی تاکہ اسکے کاموں کی بازپرس کی جا سکے

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ	اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو بجبر
اُمَّةً وَّاحِدَةً	ایک امت واحدہ بنا دیتا
وَّلٰكِنْ	لیکن اس نے آزادی دے دی کہ

يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ	جو چاہے گمراہی کی روش اختیار کرلے
وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ط	اور جو چاہے وہ راہ ہدایت اختیار کرلے
وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا	تاکہ تم سے جواب طلبی کی جاسکے
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ۹۳/۱۶	ان کاموں کی جو تم کرتے رہے۔

انسان کو جو کچھ بھی پیش آتا ہے اللہ کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق ہوتا ہے

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَا	کہو ہمیں جو کچھ بھی پیش آتا ہے وہ اُن
اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ج ۹/۵۱	قوانین کی رو سے ہوتا ہے جو اللہ نے ہمارے لئے مقرر کردیے ہیں۔

قوموں کی عزت وذلت اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں اور قوانین کے مطابق ہوتی ہے

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ	کہو اس کائنات میں اللہ کے قانون کی حکمرانی ہے
تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ	یہاں اقتدار و حکومت ملتے بھی اللہ کے قانون مشیّت کے مطابق
وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز	ہیں اور چھنتے بھی اسی کے قانون مشیت کے مطابق ہیں
وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ	یہاں عزت بھی اللہ کے قانون مشیّت کے مطابق حاصل ہوتی
وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط	ہے اور ذلت بھی اسی کے قانون مشیّت کے مطابق ملتی ہے
بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط	یہاں ہر طرح کی بھلائی کا کنٹرول اللہ کے قانون کے ہاتھ میں ہوتا

اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ○ ۳/۲۶ ہے اور اس نے ہر شے کے لئے پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں۔

انسان کو عذاب اور حفاظت بھی اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ملتا ہے

وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ	دیکھو تمہارے دل میں جو کچھ ہے اسے خواہ ظاہر کردو

اَوۡ تُخۡفُوۡهُ — اور خواہ چھپا کر رکھو

یُحَاسِبۡکُمۡ بِهِ اللّٰهُ ؕ — اللہ کا قانونِ مکافات بہر حال اس کا حساب لے کر رہے گا للہذا

فَیَغۡفِرُ لِمَنۡ یَّشَآءُ — انسان کو حفاظت بھی اللہ کے قانونِ مشیّت کے مطابق ملتی ہے

وَیُعَذِّبُ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ — اور اس پر عذاب بھی اس کے قانونِ مشیّت کے مطابق ہی آتا ہے

وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ○ ۲/۲۸۴ — اللہ نے ہر چیز کے اندازے' پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں۔

انسان پر مصیبت اس کے اپنے ہاتھوں لائی ہوئی ہوتی ہے

قُلۡتُمۡ اَنّٰی هٰذَا ؕ — لوگ کہتے ہیں ہم پر یہ مصیبت کہاں سے آگئی

قُلۡ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِکُمۡ ؕ — ان سے کہو یہ تمہاری اپنی ہی لائی ہوئی ہے

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ — یاد رکھو اللہ نے ہر چیز کے لئے

قَدِیۡرٌ ○ ۳/۱۶۵ — اندازے، پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں۔

قوموں پر زوال ان کے جبر و استبداد اور معاشرہ کی ناہمواریوں کی وجہ سے آتا ہے

اِسۡتِکۡبَارًا فِی الۡاَرۡضِ — جو لوگ دنیا میں جبر و استبداد کا نظام قائم کرتے ہیں

وَمَکۡرَ السَّیِّیٴِ ؕ — اور معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے کی چالیں چلتے ہیں

وَلَا یَحِیۡقُ الۡمَکۡرُ — کیا انہیں معلوم نہیں کہ اس طرح کی چالیں

السَّیِّیٴُ اِلَّا بِاَهۡلِهٖ ؕ — خود' چلنے والوں پر الٹ جایا کرتی ہیں

فَهَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ — کیا وہ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ

اِلَّا سُنَّتَ الۡاَوَّلِیۡنَ ۚ — اقوام سابقہ کے ساتھ جو کچھ ہوا' وہی ان کے ساتھ بھی ہو۔

فَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ	بہر حال اللہ کا قانون اٹل ہوتا ہے
تَبۡدِيۡلًا	اس کی نتیجہ خیزی میں نہ کبھی تبدیلی آتی ہے۔
وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحۡوِيۡلًا ○	اور نہ کوئی اس کا رخ ہی موڑ سکتا ہے
اَوَ لَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ	کیا لوگوں نے دنیا میں گھوم پھر کے دیکھا نہیں
فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ	اور تاریخی شواہد سے اندازہ نہیں لگایا کہ
عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ	اقوام سابقہ کی غلط روش کے نتائج کیا نکلے
وَكَانُوۡۤا اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً ؕ	حالانکہ وہ قوت میں ان سے بھی بڑھ کر تھیں
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعۡجِزَهٗ مِنۡ	لہٰذا یاد رکھو اس کائنات میں کوئی قوت ایسی نہیں ہے
شَىۡءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى	جو اللہ کے قانون کو بے بس کر دے
الۡاَرۡضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيۡمًا	اللہ نے اس سلسلہ میں علم پر مبنی
قَدِيۡرًا ○ ۴۳۔۴۴/۳۵	قاعدے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں۔

اگر وقفۂ مہلت نہ ہوتا

وَلَوۡ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ	اگر وقفۂ مہلت نہ ہوتا اور اللہ
النَّاسَ بِمَا كَسَبُوۡا	انسان کے کاموں کا نتیجہ فوراً نکال دیتا
مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهۡرِهَا	تو تمہیں اس وقت زمین کی پیٹھ پر
مِنۡ دَآبَّةٍ	ایک بھی متنفس زندہ نظر نہ آتا
وَّلٰكِنۡ يُّؤَخِّرُهُمۡ	لہٰذا ہمارا قانونِ مہلت ڈھیل دیئے رکھتا ہے
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ	ایک مقررہ وقت تک کے لئے

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ	اور جب مہلت کا یہ وقفہ پورا ہو جاتا ہے تو نتائج سامنے آجاتے ہیں
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ	یادرکھو اللہ کا قانونِ مکافات
بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ۟ ۴۵/۳۵	انسان کے کاموں پر نظر رکھے ہوئے ہوتا ہے۔

انسان کی داخلی و خارجی دنیا میں سب کچھ مقررّہ قوانین کے مطابق ہوتا ہے

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ	انسان پر نہ تو خارجی دنیا میں کوئی آفت آسکتی ہے
وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ	اور نہ اس کی داخلی زندگی میں کوئی مصیبت
اِلَّا فِيْ	بجز اس کے کہ اس کے لئے
كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ	پہلے سے قوانین مقرر کر دیے گئے ہیں
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۟ ۲۲/۵۷	اور اللہ پر ایسا کرنا کچھ مشکل نہیں تھا۔

یہاں ہر کوئی اپنی کارکردگیوں کے شکنجے میں جکڑا ہوا ہے

نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۟	لوگوں کو اس بات سے آگاہ رہنا چاہئے کہ
لِمَنْ شَاۗءَ مِنْكُمْ	یہاں افراد اور اقوام کی اپنی مرضی پر منحصر ہے
اَنْ يَّتَقَدَّمَ	کہ وہ آگے بڑھ کر ترقی کی منزلیں طے کرنا چاہتے ہیں
اَوْ يَتَاَخَّرَ ۟	یا پیچھے رہ کر پسماندگی کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں
كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ	یادرکھو یہاں ہر کوئی اپنی کارکردگیوں کے
رَهِيْنَةٌ ۟ ۳۶۔۳۸/۷۴	شکنجے میں پکڑا ہوا ہوتا ہے۔

اور انسانی ذات کا استحکام یا انتشار خود انسان کے اپنے ہاتھوں میں ہے

وَنَفْسٍ	اور انسانی ذات پر غور کرو کہ
وَّمَا سَوّٰهَا ۝ۙ	اسے ہم نے کس انداز سے متوازن بنایا ہے
فَاَلْهَمَهَا	پھر اس کے اندر اس امر کی صلاحیت رکھ دی گئی ہے
فُجُوْرَهَا	کہ وہ چاہے تو غلط روش پر چل کر اپنے اندر انتشار پیدا کرلے
وَتَقْوٰهَا ۝ۙ	اور چاہے تو قوانین خداوندی کی پیروی کر کے اپنے اندر استحکام پیدا کرلے
قَدْ اَفْلَحَ	یاد رکھو کامیاب وکامران وہ ہوتے ہیں
مَنْ زَكّٰهَا ۝ۙ	جن کی ذات اور صلاحیتیں نشوونما پا جاتی ہیں
وَقَدْ خَابَ	اور ناکام ونامراد وہ ہوتے ہیں
مَنْ دَسّٰهَا ۝ؕ ۱۰-۷/۹۱	جن کی ذات اور صلاحیتیں دبی ہوئی غیر نشوونما یافتہ رہ جاتی ہیں۔

ٹیڑھی روش کے نتیجے میں ذہن بھی ٹیڑھے ہو جاتے ہیں

فَلَمَّا زَاغُوْٓا	لوگ جب ٹیڑھی روش اختیار کر لیتے ہیں
اَزَاغَ اللّٰهُ	تو اللہ کے قانون کے مطابق
قُلُوْبَهُمْ ؕ ۶۱/۵	ان کے ذہن ہی ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔

لوگوں کی غلط روش کی وجہ سے ان کے ذہنوں پر زنگ چڑھ جاتا ہے

رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	لوگوں کے ذہنوں پر زنگ چڑھ جاتا ہے
مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ ۸۳/۱۴	ان کی غلط روش زندگی کی وجہ سے۔

عقل وبصیرت سے کام نہ لینے والے شک والتباس کی غلاظتوں میں لتھڑے رہتے ہیں

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ	کوئی فرد اس وقت تک نظام خداوندی کو قبول نہیں کرسکتا
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ	جب تک کہ اللہ کے قانون کے مطابق (غور وفکر سے کام نہ لے)
وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى	اور وہ لوگ شک والتباس کی غلاظتوں میں لتھڑے رہتے ہیں
الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ ١٠/١٠٠	جو عقل وبصیرت سے کام نہیں لیتے۔

اور قوانینِ الٰہیہ سے انسانی عقل وفہم کو رہنمائی حاصل ہو جاتی ہے

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ	کوئی آفت یا مصیبت نہیں آسکتی
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ	بغیر اللہ کے قانون کے
وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ	اور جو کوئی اللہ کے ان قوانین کی صداقت پر یقین رکھتا ہے
يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ	تو اس کے قلب کو رہنمائی حاصل ہو جاتی ہے
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ٦٤/١١	اور یاد رکھو اللہ کو تمام باتوں کا علم ہے۔

نتائج محنت اور کوشش سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ	اور دیکھو انسان کو وہی نتائج مل سکیں گے
اِلَّا مَا سَعٰى ۝ ٥٣/٣٩	جس کے لئے اس نے محنت اور کوشش کی ہوگی۔

اور ہدایت اسی کو حاصل ہوتی ہے جو اس کی طرف رجوع کرے

وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ	اور ہدایت اسی کو حاصل ہوتی ہے

مَنْ یُّنِیْبُ ○ ۴۲/۱۳	جواس کی طرف رجوع کرے۔

اللہ کسی قوم پر کامیابی کی راہیں بند نہیں کرتا

وَمَا کَانَ اللّٰہُ	یہ بات اللہ کے شایان شان نہیں
لِیُضِلَّ قَوْمًا	کہ وہ کسی قوم کو راستہ دکھانے کے بعد
بَعْدَ اِذْ ھَدٰھُمْ	پھر یونہی اس پر کامیابی کی راہیں بند کردے
حَتّٰی یُبَیِّنَ لَھُمْ	وہ پہلے اس امر کی وضاحت کرتا ہے کہ انہیں
مَّا یَتَّقُوْنَ ط	کن باتوں کی پابندی کرنی ہے اور کن امور سے بچنا ہے
اِنَّ اللّٰہَ	اسکےباوجود جو لوگ خلاف ورزی کریں ان پر کامیابی کی راہ بند ہو جاتی ہے
بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○ ۹/۱۱۵	یادرکھو اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے۔

اللہ کسی قوم کو دی ہوئی نعمت کو از خود نہیں بدلتا

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰہَ	دیکھو اللہ کا یہ طریقہ کار نہیں ہے کہ وہ
لَمْ یَكُ مُغَیِّرًا نِّعْمَۃً	اس نعمت کو بدل ڈالے
اَنْعَمَھَا عَلٰی قَوْمٍ	جو اس نے کسی قوم پر انعام کر رکھی ہے
حَتّٰی یُغَیِّرُوْا	حتی کہ وہ قوم خود اپنے اندر تبدیلی پیدا کر کے
مَا بِاَنْفُسِھِمْ لا	اپنے آپکو اس نعمت سے محروم نہ کرلے
وَاَنَّ اللّٰہَ	یادرکھو اللہ کا قانون مکافات
سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ○ لا ۸/۵۳	سب کچھ سنتا اور ہر بات سے باخبر ہوتا ہے۔

انسان کو عمل کی آزادی دی گئی ہے لیکن نتیجہ بہر حال اللہ کے قانون کے مطابق نکلتا ہے

اِعۡمَلُوۡا مَا شِئۡتُمۡ	انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جیسے چاہے کام کرے
اِنَّہٗ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ	لیکن جو کام وہ کرتا ہے انہیں ہمارا قانونِ مکافات
بَصِیۡرٌ ۝ ۴۱/۴۰	دیکھ رہا ہوتا ہے اور نتائج اس کے مطابق مرتب کرتا ہے۔

اللہ کے یہاں ہر کسی کا درجہ اسکے عمل کے لحاظ سے متعین ہوتا ہے

وَلِکُلٍّ دَرَجٰتٌ	اللہ کے یہاں ہر کسی کا درجہ
مِّمَّا عَمِلُوۡا ؕ	اس کے عمل کے لحاظ سے متعین ہوتا ہے
وَمَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ	اور اللہ کے قانون مکافات کی نگاہوں سے
عَمَّا یَعۡمَلُوۡنَ ۝ ۶/۱۳۲	کسی کا عمل او جھل نہیں رہنے پاتا۔

اللہ کسی قوم کی حالت میں از خود تبدیلی پیدا نہیں کرتا

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ	دیکھو اللہ ہر گز تبدیلی پیدا نہیں کرتا
مَا بِقَوۡمٍ	کسی قوم کی حالت میں
حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا	جب تک کہ وہ قوم خود
مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ ؕ ۱۳/۱۱	اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کرے۔

اللہ کسی قوم پر ظلم نہیں کرتا یہ تو خود انسان ہے جو اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظۡلِمُ	دیکھو اللہ کا یہ طریقہ کار نہیں ہے کہ
النَّاسَ شَیۡئًا	انسان پر کسی قسم کا کوئی ظلم کرے

وَلٰکِنَّ النَّاسَ	انسان تو خود ایسا ہے کہ اپنے اعمال کے ذریعہ سے
اَنۡفُسَهُمۡ یَظۡلِمُوۡنَ ۝ ۱۰/۴۴	اپنی ذات پر ظلم کرتا ہے۔

اللہ کی مرضی کا غلط تصور

سَیَقُوۡلُ الَّذِیۡنَ	وہ لوگ جنہوں نے شرک کی روش اختیار کر رکھی ہے
اَشۡرَکُوۡا	کہتے ہیں (دنیا میں اللہ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا)
لَوۡ شَآءَ اللّٰهُ	اگر اللہ کو یہ کچھ منظور نہ ہوتا
مَآ اَشۡرَکۡنَا	تو نہ ہم اس روش کو اختیار کر سکتے تھے
وَلَاۤ اٰبَآؤُنَا	اور نہ ہمارے آباؤ اجداد
وَلَا حَرَّمۡنَا مِنۡ شَیۡءٍ ؕ	اور نہ ہم لوگ کسی شے کو حرام ہی قرار دیتے
کَذٰلِكَ کَذَّبَ الَّذِیۡنَ	دیکھو! یہ بات کچھ نئی نہیں ان سے پہلے کے لوگ بھی اس
مِنۡ قَبۡلِهِمۡ	اس قسم کی کٹ حجتیوں سے حقیقت کو جھٹلاتے رہے ہیں
حَتّٰی ذَاقُوۡا بَاۡسَنَا ؕ	تاآنکہ انہوں نے اپنے اعمال کے نتیجہ میں ہمارے عذاب کا مزا چکھ لیا
قُلۡ هَلۡ عِنۡدَکُمۡ مِّنۡ عِلۡمٍ	ان سے کہو اس بارے میں اگر کوئی علمی دلیل تمہارے پاس ہے
فَتُخۡرِجُوۡهُ لَنَا ؕ	تو اسے ہمارے سامنے پیش کرو
اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ	لیکن تم تو محض ظن و قیاس کے پیچھے چلتے ہو
وَاِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا تَخۡرُصُوۡنَ ۝ ۶/۱۴۸	اور اٹکلیں دوڑاتے رہتے ہو۔

تقدیر کا غلط مفہوم

وَقَالُوۡا	یہ غیر خدائی قوتوں کی تابعداری کرنے والے لوگ کہتے ہیں

لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ	کہ اگر اللہ کی مرضی ایسی نہ ہوتی تو ہم
مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ	ان ہستیوں کی اطاعت کر ہی نہ سکتے یہ تو تقدیر کا لکھا ہے
مَالَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ	دراصل انہیں علم ہی نہیں کہ تقدیر کسے کہتے ہیں
اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ؕ ۲۰/۴۳	یہ لوگ اس معاملہ میں محض قیاس آرائیوں سے کام لیتے ہیں۔

من اضل اللہ کا مفہوم

فَمَا لَكُمْ فِى الْمُنٰفِقِيْنَ	تمہیں یہ کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں
فِئَتَيْنِ	تمہارے درمیان دو رائیں پائی جاتی ہیں
وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ ؕ	حالانکہ اللہ انہیں منحرف قرار دے چکا ہے
بِمَا كَسَبُوْا ؕ	ان کی غلط روش اور بدعملی کی وجہ سے
اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا	کیا تم ایسے لوگوں کی اصلاح کرنا چاہتے ہو
مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ	جو اللہ کے قانون کی رو سے گمراہ قرار پا چکے ہیں
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ	یاد رکھو جو کوئی اللہ کے قانون کی رو سے گمراہ قرار پا چکا ہو
فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ	اس کے لئے بجز قانونِ خداوندی کی طرف مکمل لوٹ آنے کے
سَبِيْلًا ۝ ۴/۸۸	اصلاح کی کوئی اور صورت ہو نہیں سکتی۔

اللہ کا لکھا

مِنَ النَّاسِ	ایسے لوگ بھی ہیں
مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ	جو قوانینِ خداوندی کے بارے میں جھگڑے نکالتے رہتے ہیں

بِغَیۡرِ عِلۡمٍ	بغیر علم وبصیرت کے
وَّ یَتَّبِعُ کُلَّ شَیۡطٰنٍ مَّرِیۡدٍ ۙ	دراصل یہ لوگ اپنے سرکش مفاد پرستانہ جذبات کی پیروی کرتے ہیں
کُتِبَ عَلَیۡہِ	اور اللہ نے یہ لکھ دیا ہے کہ
اَنَّہٗ مَنۡ تَوَلَّاہُ	جو کوئی ان سرکش مفاد پرستانہ جذبات کو اپنا رفیق بنالے گا
فَاَنَّہٗ یُضِلُّہٗ	تو یہ جذبات اسے گمراہ کر کے چھوڑیں گے
وَ یَہۡدِیۡہِ	اور اسے لے جائیں گے
اِلٰی عَذَابِ السَّعِیۡرِ ۲۲/۳۔۴	پرعذاب جہنمی زندگی کی طرف۔

❊❊❊❊❊❊❊❊❊

تَوَکُّلُ عَلَی اللّٰہ

ہمارے ہاں توکل عَلَی اللّٰہِ کے معنی یہ لئے جاتے ہیں کہ انسان خود کچھ نہ کرے اور اس انتظار میں رہے کہ اللہ اس کے لئے سب کچھ از خود کر دے گا۔ توکل کا یہ مفہوم قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ جو ہر قدم پر سعی و عمل کی اور جد و جہد کی تاکید کرتا ہے۔

آپ ایک آدمی کو سمندر میں پھینک دیجئے وہ تیرنا نہ جانتا ہو تو ڈوب کر مر جائے گا۔ آپ لوہے کے ایک ٹکڑے کو پانی میں ڈال دیجئے وہ فوراً پانی کے نیچے چلا جائے گا۔ لیکن اگر آپ اسی لوہے کی ٹنوں وزن کی چادروں سے ایک خاص قاعدے کے مطابق ایک عظیم القدر جہاز بنالیں تو وہ سینہ بحر پر بط کی طرح تیرتا چلا جائے گا۔

آپ جہاز کو سمندر میں کس اطمینان سے چلاتے رہتے ہیں اور کس اطمینان سے اس پر سوار ہو جاتے ہیں۔ یہ اطمینان کس چیز سے پیدا ہوتا ہے اس "ایمان" سے کہ اس جہاز کی تعمیر قانون فطرت کے ان فارمولوں کے مطابق کی گئی ہے کہ اتنی جسامت کا جہاز اس قدر وزن لے کر تیرتا رہے گا یہ قانون کبھی دھوکہ نہیں دے گا اس قانون پر پورا پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ یہ سہارا دغا نہیں دے گا۔ یہ آسرا ٹوٹے گا نہیں اس کو تَوَکُّل کہتے ہیں۔

قرآن کریم نے بتایا ہے کہ جس طرح خارجی کائنات میں اللہ کے قوانین جاری و ساری ہیں۔ جن پر پورا پورا بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح انسانوں کی تمدنی زندگی کے لئے جو قانون اللہ نے عطا کئے ہیں ان کی نتیجہ خیزی پر بھی اسی طرح بھروسہ کیا جا سکتا ہے اگر ہم ان کے مطابق چلیں گے تو جس نتیجہ کا اس نے وعدہ کر رکھا ہے وہ

یقیناً برآمد ہو کر رہیگا اس کا نام توکل عَلَی اللّٰہِ ہے اور انہی معنوں میں اَللّٰہُ الْوَکِیْل ہے یعنی جس کے قانون پر پورا پورا بھروسہ کیا جائے۔

توکل در حقیقت ایمان کی استواری اور یقین کی پختگی ہی کا دوسرا نام ہے لیکن کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ قوانین الہٰیہ پر اس قسم کے اعتماد کے ساتھ وہ سامان اور ذرائع مہیا کئے جائیں جو زیر نظر پروگرام کے لئے ضروری ہوں توکل ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنے کا نام نہیں توکل اسباب وذرائع کے مہیا کرنے کے بعد پورے پورے عزم وہمت سے غیر متذبذب طور پر حصول مقصد کے لئے جدو جہد کرنے کا نام ہے۔ توکل سے انسان کے اندر نفسیاتی قوت پیدا ہو جاتی ہے جس سے اس کے اسباب وذرائع عام اندازے سے کہیں بڑھ کر نتائج پیدا کرتے ہیں۔ کانپتے ہاتھوں سے کبھی نشانہ ٹھکانے پر نہیں بیٹھتا۔ توکل انسان کے ہاتھوں کو کانپنے نہیں دیتا۔

o

تَوَکّل کے مفہوم کی وضاحت

وَاَعِدُّوْ لَھُمْ مَّا	دیکھو دشمن کے مقابلہ کے لئے ہر وقت مستعد رہو
اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّۃٍ	اور امکان بھر دفاعی قوت تیار رکھو
وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ	اور اپنی سرحدوں کو فوجی چھاؤنیوں سے مستحکم کرو
تُرْھِبُوْنَ بِہٖ	تاکہ اس طرح سے ان لوگوں کو خائف رکھ سکو
عَدُوَّ اللّٰہِ وَعَدُوَّکُمْ	جو نظام الٰہی کے دشمن ہیں اور اس طرح سے تمہارے بھی دشمن
وَاٰخَرِیْنَ مِنْ دُوْنِھِمْ ج	اور ان کے علاوہ انہی جیسے اور دشمنوں کو بھی
لَا تَعْلَمُوْنَھُمْ ج اَللّٰہُ یَعْلَمُھُمْ ط	جن کا ابھی تمہیں علم نہیں ہوا لیکن اللہ کو ان کا علم ہے
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ	یادرکھو نظام الٰہی کے قیام واستحکام کے سلسلہ میں

فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ یُوَفَّ اِلَیۡکُمۡ	تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اس کا تمام فائدہ تمہیں ہی ہو گا
وَاَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ o	یہ نظام تمہیں ہر طرح کے ظلم و زیادتیوں سے محفوظ رکھے گا
وَ اِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ	بہر حال دشمن اگر صلح کی طرف مائل ہو
فَاجۡنَحۡ لَهَا	تو تم بھی صلح کی طرف جھک جاؤ
وَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ؕ ۸/۶۱-۶۰	اور اللہ کے قانون پر بھروسہ اور توکل رکھو۔

ان تمام تیاریوں کے بعد اللہ کی تائید و نصرت پر توکل رکھو

اَلَّذِیۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ	یہ وہ صاحبان عزم ویقیں ہیں کہ جب لوگ ان سے کہتے ہیں کہ
اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَکُمۡ	دشمن نے تمہارے خلاف لشکر جرار جمع کر رکھا ہے
فَاخۡشَوۡهُمۡ	لہٰذا تمہیں اس سے ڈرنا چاہئے
فَزَادَهُمۡ اِیۡمَانًا ۖ	تو اس سے ان کا ایمان اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے
وَّقَالُوۡا	اور وہ دل کے پورے اطمینان سے کہتے ہیں
حَسۡبُنَا اللّٰہُ	ہمارے لئے اللہ کے قانون کی تائید و نصرت کافی ہے
وَنِعۡمَ الۡوَکِیۡلُ o ۳/۱۷۳	جس پر پورا پورا بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔

قیام نظام خداوندی کے سلسلے میں جدوجہد کرو اور اسکے قانون پر توکل کرو

یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	اے میرے وہ بندو جنہوں نے نظام الٰہی قبول کر لیا ہے
اِنَّ اَرۡضِیۡ وَاسِعَةٌ	دیکھو میری زمین وسیع ہے لہٰذا دنیا کے جس حصہ میں بھی
فَاِیَّایَ فَاعۡبُدُوۡنِ o	اس کے لئے حالات سازگار ہوں وہاں ہمارا یہ نظام قائم کرو

کُلُّ نَفۡسٍ	اس جدوجہد میں اگر جان بھی چلی جائے تو پروانہ کرو
ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ	کیونکہ یہاں ہر ذی حیات نے موت کا مزا تو چکھنا ہی ہے
ثُمَّ اِلَيۡنَا تُرۡجَعُوۡنَ ۝	اور اپنے اعمال کے لئے ہمارے پاس جواب دہ ہونا ہے
وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا	لہٰذا جو لوگ نظام الٰہی کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اس کے مطابق اصلاح معاشرہ کے کام کریں گے
لَنُبَوِّئَنَّهُمۡ مِّنَ الۡجَنَّةِ غُرَفًا	تو ہم انہیں ایسی بلند و بالا جنتی زندگی میں داخل کر دیں گے
تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ	جس کی تہہ میں قانون الٰہی کے چشمے رواں ہوں گے
خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا	لہٰذا اس کی خوشگواریاں سدا بہار ہوں گی دیکھو ہم کام کرنے والوں
نِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِيۡنَ ۝	کو ان کے کاموں کا کتنا اچھا بدلہ دیتے ہیں یعنی ان لوگوں
الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡا	کو جو اپنے پروگرام پر نہایت استقامت سے عمل پیرا رہتے ہیں
وَعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ ۝ ۵۷-۵۹/۲۹	اور اللہ کے قانون کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ رکھتے ہیں

نظام خداوندی کے تحفظ کیلئے شدت سے اللہ کے قوانین سے وابستگی اختیار کرو

فَاِذَا قَرَاۡتَ الۡقُرۡاٰنَ	دیکھو! قرآنی پروگرام پر عملدرآمد شروع کرتے وقت
فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰهِ	شدت کے ساتھ قانون الٰہی سے وابستہ رہ کر اس کا تحفظ حاصل کرو
مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ۝	مفاد پرست اور سرکش قوتوں کی مضرت رسانیوں سے
اِنَّهٗ لَيۡسَ لَهٗ سُلۡطٰنٌ	یاد رکھو یہ مفاد پرست اور تخریبی قوتیں ان پر غلبہ نہیں پا سکتیں
عَلَى الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا	جو قوانینِ خداوندی کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں
وَعَلٰى رَبِّهِمۡ يَتَوَكَّلُوۡنَ ۝ ۹۸-۹۹/۱۶	اور ان کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ کرتے ہیں۔

اللہ کے قوانین پر بھروسہ یا توکل

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ	دیکھو تمہارے درمیان جس معاملہ میں بھی اختلاف ہو
فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ	تو اس کا فیصلہ قانون الٰہی کی رو سے کیا جائے گا
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ	کہو یہ میرے پروردگار کا قانون ہے
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ	جس پر میرا پورا بھروسہ ہے
وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ○ ۴۲/۱۰	اور میں ہر معاملہ میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

قوانین خداوندی کی حدود میں رہتے ہوئے اپنے معاملات باہمی مشاورت سے طے کرو

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ	دیکھو اپنے معاملات باہمی مشاورت سے طے کرو
فَاِذَا عَزَمْتَ	اور اس طرح سے جب تم کسی بات کا فیصلہ کرلو
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ	تو پھر اللہ کے قانون پر پورا پورا بھروسہ کرو
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ	بلاشبہ اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ ہے
الْمُتَوَكِّلِيْنَ ○ ۳/۱۵۹	یہی روشِ متوکلین۔

اللہ کے قوانین تمہاری کارسازی کے لئے کافی ہیں لہٰذا ان پر بھروسہ رکھو

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰى	دیکھو تم صرف اس وحی کا اتباع کرو
اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ	جو تمہارے پروردگار کی جانب سے تمہاری طرف نازل ہوئی ہے
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ	اور یاد رکھو کہ اللہ کو سب خبر ہوتی ہے
بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ○ ۙ	جو کچھ کہ تم کرتے ہو

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط — اور اللہ کے قوانین کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ رکھو یہ قوانین
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا ۳۳/۳ — تمہیں کبھی دغا نہیں دیں گے اور تمہاری کارسازی کے لئے کافی ہیں۔

اللہ کے قوانین کی نتیجہ خیزی پر بھروسہ

وَلِلّٰهِ غَيْبُ — اللہ کے تجویز کردہ پروگرام کی تکمیل میں مصروفِ عمل ہے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ — ہر وہ چیز جو کائنات میں پنہاں ہے
وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ — اور تمام معاملات کا فیصلہ اس کے قانون کے مطابق ہوتا ہے
فَاعْبُدْهُ — لہٰذا تم اللہ کے قوانین کی کامل اطاعت کرتے رہو
وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ط — اور ان کی نتیجہ خیزی پر پورا پورا بھروسہ رکھو
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ — یاد رکھو تمہارا پروردگار کسی کے عمل سے بے خبر نہیں ہوتا
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۞ ۱۲۳/۱۱ — کہ اس کا نتیجہ مرتب ہونے سے رہ جائے۔

تمہارے لئے اللہ کا قانون ہی کافی ہے اور بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ — ان لوگوں سے اگر پوچھا جائے کہ
مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ — کائنات کی بلندیوں و پستیوں کو کس نے پیدا کیا ہے
لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ط — تو یہ لوگ اقرار کریں گے کہ انہیں اللہ ہی نے پیدا کیا ہے
قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ — ان سے کہو اگر حقیقت یہ ہے تو غور کرو کہ
مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ — جن ہستیوں کو تم اس کے سوا پکارتے ہو ان میں ایسی قوت
اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ — کیسے ہو سکتی ہے کہ وہ اللہ کے قانون مکافات کی رو سے پہنچنے والے
هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖ — نقصانات کو ہم سے دور کر سکیں

اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ	یا اس کے قانون مکافات کی رو سے ملنے والی رحمتوں
هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ	اور نوازشوں کو ہم سے روک سکیں
قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ؕ	کہو ہمارے لئے اللہ کا قانون ہی کافی ہے
عَلَیْهِ یَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○ ۳۹/۳۸	اور بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ کے قوانین کی رُو سے اس کا حقیقی تصور

اللہ تعالی کا مروجہ غیر قرآنی تصوّر کچھ اس طرح کا ہے جیسے کوئی من موجی بادشاہ یا ڈکٹیٹر ہو جس کے ہاں نہ کوئی قاعدہ ہو نہ قانون' نہ عدل ہو نہ انصاف موج میں ہو تو گناہگار کو بخش دے اور جی میں آئے تو بے گناہ کو سزا دے ڈالے پنجابی کے ایک صوفی شاعر کے بقول :۔

اوتھے کی پروا ہے راقب	اوتھے بے پرواہیاں
پھڑ لئے عملاں والیاں نوں	تے چھڈ دے اوگنہار نوں

یعنی ان خداؤں کا کاروبارِ جہاں بانی کسی قاعدہ قانون کے تحت نہیں چلتا۔ وہاں تو بے پرواہیاں ہیں۔ للذا سارا کام مُوڈ پر چلتا ہے۔ اگر موج میں ہوئے تو مجرموں کو بھی بخش دیا۔ نہ صرف بخش دیا بلکہ چوروں کو قطب بنادیا اور اگر مُوڈ اچھا نہ ہوا تو نیک عمل والوں کو بھی گرفتارِ بلا کر دیا۔

ذہن انسانی کے یہ تراشیدہ خدا نہ ظالم کو ظلم سے روکتے ہیں نہ مظلوم کی دادرسی ہی کرتے ہیں۔ اس کے باوجود خود ستائی کے اس قدر حریص کہ ہر خدا اپنے ماننے والوں سے چاہتا ہے کہ اس کی تعریفیں کی جائیں اس کی پوجا اور عبادت کی جائے اس کے آگے جھکا جائے اور نیت کے اس قدر بھوکے کہ ہر دم پوجا کے پرشاد فاتحہ کے حلوے نیاز کی ریوڑیوں اور قربانی کے بکروں پر نظر رہتی ہے۔ یہ خدا عدل و انصاف سے اس قدر عاری ہیں کہ منتوں، نذرانوں اور چڑھاووں کی رشوت پر غاصبوں، قاتلوں، چوروں اور ٹھگوں کی مرادیں بھر

لاتے ہیں۔

استغفراللہ استغفراللہ استغفراللہ یہ گھٹیا تصور قانون دینے والی اس اعلیٰ و اقدس ذات کے متعلق ہے جس کے محکم قوانین کے تحت اس عظیم کائنات کا سارا نظام اس عدل و توازن کے ساتھ چل رہا ہے اس لامحدود کائنات میں یہ عظیم کرّے کھرب ہا کھرب سال سے اس کے قوانین کے تحت اپنے اپنے محور میں محوِ گردش ہیں لیکن مجال ہے جو ایک ذرّہ برابر بھی اپنی حدود سے اِدھر اُدھر ہو جائیں اس کائنات کے چھوٹے سے چھوٹے ذرے کا تجزیہ فرمائیے اس میں بھی آپ کو عدل و توازن پر مبنی قوانین کا بحر بے کراں ملے گا

اسی طرح انسانی دنیا میں بھی زندگی اور موت، عزت و ذلت، عروج و زوال سب کچھ اس کے محکم قوانین کے مطابق ہوتا ہے افراد کے لئے بھی اقوام کے لئے بھی۔

لہٰذا علم و آگاہی کے اس روشن دور میں اللہ جیسی عظیم ہستی کے متعلق ایسے ذلت آمیز تصورات کو جہالت کے اندھے پن کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ ١٦/٦٢

"یہ لوگ جو تصورات اللہ کے متعلق پیش کرتے ہیں وہ اسقدر گھٹیا ہیں کہ خود اپنے لئے انہیں پسند نہیں"۔

کہا جاتا ہے کہ کمیونسٹ بلاک کے لوگ اللہ کے منکر ہیں لیکن ذہن اس بات کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا کہ علم کی اس قدر بلندیوں پر پہنچی ہوئی یہ اقوام جن کی سائنس کا واسطہ ہر وقت اللہ کے قوانین کے ساتھ رہتا ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ اس ہستی کو ہی نہ مانیں جس کے قوانین کی بنیادوں پر ان کی سائنس کی ساری عمارت استوار ہے لہٰذا ان کے متعلق جو بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ ذہنِ انسانی کے ان تراشیدہ خداؤں کے منکر ہوں گے جن کے خیالی بت اہل مذہب نے اپنی اپنی ذہنی سطح کے مطابق تراش رکھے ہیں۔ اور جن کے نام پر انہوں نے اپنی اپنی مذہبی گروہ بندیوں کو استوار کیا ہوا ہے لیکن ایسے جھوٹے خداؤں کا منکر تو ہر ذی فہم انسان کو ہونا چاہئے۔ کیونکہ کوئی بھی غور و فکر کرنے والا انسانی ذہن اللہ کے متعلق ایسے دقیانوسی تصورات سے مطمئن ہو ہی نہیں سکتا۔

بہر حال یہ علیحدہ بات ہے کہ کیمونسٹ دنیا کو ابھی تک کسی نے اللہ کے قرآنی تصور سے متعارف کرانے کی کوشش ہی نہیں کی لہٰذا وہ لا کی منزل پر پہنچ کر اِلَّا کے منتظر ہیں۔ لیکن یہ لوگ مذہبی دنیا سے پھر بھی ایک قدم آگے ہیں۔ کیونکہ مذہبی دنیا تو ابھی تک ذہن انسانی کے تراشیدہ خداؤں کے تصور کی بھول بھلیوں سے

ہی نکل نہیں پائی ہے۔

لہٰذا لَا اِلٰہَ سے مراد اللہ کے ان تمام تصورات سے انکار کرنا ہے جو ذہن انسانی نے خود تراش رکھے ہیں اور اِلَّا اللّٰہُ سے مراد اللہ کے صرف اس تصور کو ماننا ہے جو اللہ نے خود اپنی کتب میں دیا اور جواب صرف قرآن کریم میں اصل حالت میں موجود ہے۔

اس سلسلہ میں اس بات کو بھی جان لینا چاہئے کہ اللہ کا حقیقی تصور اسی صورت سمجھ میں آسکتا ہے جبکہ اس کے تمام باطل تصورات سے انکار کر دیا جائے۔

o

اللہ کے قوانین میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے

وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ ۶/۳۴ اور اللہ کے قوانین میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے

اللہ کی سُنّت بدلا نہیں کرتی

وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ۱۷/۷۷ ہمارے قوانین و دستور میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی۔

اللہ کے قوانین تبدیل کرنے کا کسی کو اختیار نہیں

وَاتْلُ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ	اے نبی ﷺ لوگوں کے سامنے صرف وہ پیش کر
مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ	جو اللہ نے تمہاری طرف کتاب میں وحی کیا ہے
لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ	اور یاد رکھو اللہ کے قوانین میں تبدیلی کرنے کا کسی کو اختیار نہیں
وَلَنْ تَجِدَ مِنْ	اور نہ ان قوانین کے سوا اور کوئی جائے
دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۱۸/۲۷	پناہ ہی تمہارے لئے موجود ہے۔

اللہ کے قوانین میں تبدیلی کرنے کا کوئی مجاز نہیں

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ — تمہارے رب کے قوانین مکمل طور پر دے دیے گئے ہیں

صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ — صدق وعدل کے ساتھ

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ ۶/۱۱۵ — اب ان قوانین میں کوئی تبدیلی نہیں لا سکتا۔

قانونِ مکافات کو کوئی ٹال نہیں سکتا

وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ — کوئی ٹال نہیں سکتا اس عذاب کو

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ ۶/۱۴۷ — جو مجرم لوگوں کے اعمال کے نتیجہ میں ان پر آتا ہے۔

وراثت ارض کے لئے بنیادی قانون

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ — ہم نے ہر کتابِ وحی میں متعلقہ امور کو سامنے لانے کے بعد

مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ — اس حقیقت کو بنیادی قانون کے طور پر واضح کر دیا تھا کہ

اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا — ارض کے حقیقی وارث وہی لوگ ہوں گے

عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝ ۲۱/۱۰۵ — جن میں اس کے وارث ہونے کی صلاحیت ہو گی۔

اللہ اس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود نہ بدلے

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ — افراد اور اقوام کے اعمال کو نتیجہ تک پہنچانے کے لئے

يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ — ان کے آگے اور پیچھے ایسی قوتیں متعین ہیں جو ان کے اعمال

يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ — کو اللہ کے قانون کے مطابق نتیجہ خیز کرتی ہیں لہٰذا یاد رکھو اللہ کبھی

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ — اس حالت کو تبدیل نہیں کرتا جو کسی قوم کو حاصل ہوتی ہے

حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ ۱۳/۱۱ جب تک کہ وہ قوم خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔

اللہ کسی قوم کو محروم نہیں کرتا بلکہ قومیں خود اپنے آپ کو محروم کر لیتی ہیں

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ	اللہ کا مقررہ قانون یہ ہے کہ
لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى	وہ کسی قوم کو دی ہوئی نعمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں کرتا حتی کہ وہ
قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ	قوم خود اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کر کے اپنے آپکو ان نعمتوں سے محروم
وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۞ ۸/۵۳	نہ کرلے اور اللہ کا قانونِ مکافات سب کچھ سنتا اور ہر بات سے باخبر ہے

جو کچھ کرتے ہو اسی کا نتیجہ پاتے ہو اللہ کسی کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ	اور ہم نے کبھی کسی علاقہ کے لوگوں کو ہلاکت میں نہیں ڈالا
اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۞ ۱۵/۴	جب تک کہ وہ مقررہ قانون کی رو سے اسکے مستحق نہیں ہوگئے۔

جن کے لئے اللہ کی رحمت لکھ دی گئی ہے

وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ	ہماری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے
فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ	اور یہ خاص طور پر ان کے لئے لکھ دی گئی ہے
يَتَّقُوْنَ	جو ہمارے قوانین کی پیروی کرتے ہوئے
وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ	نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا	اور ہمارے قوانین کے مطابق
يُؤْمِنُوْنَ ۞ ۷/۱۵۶	زندگی بسر کرتے ہیں۔

جن کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ نے لے لی ہے

حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ	ان لوگوں کی حفاظت اور بچاؤ ہمارے ذمہ ہے
الْمُؤْمِنِيْنَ ○ ۱۰/۱۰۳	جو ہمارے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

جن کی مدد اللہ کی ذمہ داری ہو گئی

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ	ان لوگوں کی مدد کرنا ہماری ذمہ داری ہے
الْمُؤْمِنِيْنَ ○ ۳۰/۴۷	جو قوانینِ الٰہی کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

اللہ کی حفاظت حاصل کرنے کا طریقہ

وَإِنِّيْ لَغَفَّارٌ	اللہ کی حفاظت ان کے لئے ہے
لِّمَنْ تَابَ	جو اپنی غلط روش سے باز آکر
وَاٰمَنَ	اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کریں
وَعَمِلَ صَالِحًا	اور ان قوانین کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے کام کریں
ثُمَّ اهْتَدٰى ○ ۲۰/ ۸۲	اور پھر اس روشِ ہدایت پر قائم رہیں۔

اللہ کا وعدہ

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ نظامِ الٰہی کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اس کے اصلاح معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ	تو وہ ایک ایسے جنتی معاشرہ کی تشکیل میں کامیاب ہو جائیں گے
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جس کی تہہ میں اللہ کے قوانین کے چشمے رواں ہوں گے

خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ	لہٰذا ان کی دنیا و آخرت کی زندگیاں ہمیشہ جنت میں گزریں گی
وَعْدَاللّٰهِ حَقًّا ؕ ۴/۱۲۲	یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے۔

اللہ کا وعدہ

وَعَدَاللّٰهُ الَّذِیْنَ	اللہ وعدہ کرتا ہے ان لوگوں سے
اٰمَنُوْا	جو نظامِ الٰہی کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ	اس کے تجویز کردہ پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ	کہ انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ ۵/۹	اور ان کی محنت کے نتائج نہایت عظیم ہوں گے۔

اجرِ بے حساب حاصل کرو گے

قُلْ یٰعِبَادِالَّذِیْنَ	میرے ان بندوں سے کہہ دو
اٰمَنُوا	جنہوں نے نظامِ الٰہی کو قبول کر لیا ہے کہ
اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ	اپنے پروردگار کے قوانین کی پوری پوری پیروی کریں
لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا	اس طرح جو لوگ اپنے معاشرہ کو حسین و متوازن بنالیں گے
فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ	ان کی دنیاوی زندگیاں حسین و خوشگوار ہو جائیں گی لہٰذا اللہ کی
وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ	زمین وسیع ہے جو مقام بھی تمہیں اس نظام کے قیام کے لئے سازگار معلوم
اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ	ہو وہاں چلے جاؤ اور ہر قسم کے حالات کا صبر و استقامت سے مقابلہ کرو
اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ ۳۹/۱۰	اس کا نتیجہ تمہیں اس انداز سے ملے گا جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نہ ہو گا۔

اللہ کے دیے ہوئے نظریۂ حیات سے دنیاوآخرت میں ثبات و تمکّن حاصل ہوتا ہے

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اللہ ثبات و تمکن عطا کر دیتا ہے اہلِ ایمان کو
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ	محکم نظریۂ زندگی کے ذریعہ سے
فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	دنیاوی زندگی میں بھی
وَ فِى الْاٰخِرَةِ ۚ ۲۷/۱۴	اور اُخروی زندگی میں بھی۔

قوانینِ الٰہیہ کے اتباع سے دنیاوی زندگی بھی خوشگوار اور اُخروی زندگی بھی

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا	جو لوگ قوانین الٰہی کے مطابق متوازن انداز کی زندگی بسر کرتے ہیں
فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ	ان کے لئے دنیاوی زندگی میں بھی ہر طرح کی خوشگواریاں ہیں
وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؕ	اور آخرت کی زندگی میں بھی خیر و برکت ہے۔
وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۙ۳۰ ۱۶/	اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرنے والوں کا کیا ہی اچھا ٹھکانا ہے۔

اور قوانین الٰہیہ سے پہلو تہی کے نتیجے میں روزی تنگ ہو جاتی ہے

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ	جو لوگ ہمارے قوانین کا اتباع کریں گے
فَلَا يَضِلُّ	وہ زندگی کی صحیح روش سے بھٹک نہیں سکیں گے
وَلَا يَشْقٰى ۝	اور نہ جانکاہ مشقتوں و مصیبتوں میں ہی مبتلا ہوں گے
وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ	اور جو لوگ ہمارے قوانین سے پہلو تہی کریں گے
فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا ۱۲۴-۱۲۳/۲۰	ان کی روزی تنگ ہو جائے گی۔

نظامِ الٰہی تمہارے معاشرے کی ناہمواریاں دور کر کے حسن و توازن پیدا کر دے گا

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ نظام الٰہی کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اس کے بتائے ہوئے پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ	ان کی اپنی ذات اور معاشرہ کی ناہمواریاں دور ہو جائیں گی
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ ۲۹/۷	اور ان کی زندگیوں میں حسن و توازن پیدا ہو جائے گا۔

قیامِ نظامِ الٰہی سے زمانے میں تمہارے قدم جم جائیں گے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ الٰہی کو قبول کر لیا ہے
اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ	اگر تم اس نظام کے قیام و استحکام میں اللہ کی مدد کرو گے
يَنْصُرْكُمْ	تو وہ بھی اس سلسلہ میں تمہاری مدد کرے گا
وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ ۴۷/۷	اور زمانہ میں تمہارے قدم جم جائیں گے۔

اور نظامِ الٰہی کے خلاف زندگی بسر کرنے والوں کے حصہ میں زمانہ کی ٹھوکریں آتی ہیں

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا	اور جو لوگ نظامِ الٰہی کے خلاف زندگی بسر کریں گے
فَتَعْسًا لَّهُمْ	وہ زمانہ کی ٹھوکریں کھاتے رہیں گے
وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝	اور ان کے تمام اعمال بے کار چلے جائیں گے
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	اور یہ نتیجہ ہوگا اللہ کے نازل کردہ قوانین سے منہ موڑنے کا
فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ ۴۷/۸-۹	لہٰذا ان کے سب اعمال اکارت جائیں گے۔

اللہ کے نظام کو چھوڑ دینے والے ہلاکتوں میں پڑ جائیں گے

فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ	وہ قوم ہلاکت یا زوال میں پڑ جائے گی
الْفٰسِقُوْنَ ۝ ۴۶/۳۵	جو اللہ کے دیئے ہوئے نظام حیات کو چھوڑ دے گی۔

قیامِ نظامِ الٰہی کے لئے قربانیاں دینے کے نتیجہ میں

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا	جو لوگ گھر بار اور وطن چھوڑ کر
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	قیام نظامِ الٰہی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے
ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا	اور اس جدو جہد میں مارے گئے یا مر گئے
لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ	تو ان کا حق ادا ہو گیا اللہ انہیں اُخروی زندگی میں بہترین
رِزْقًا	سامان نشو و نما عطا کریگا
حَسَنًا ط ۲۲/۵۸	اور وہ مزید ارتقائی منازل طے کرنے کے قابل ہو جائینگے۔

قیام نظام الٰہی کے لئے جانیں قربان کر دینے کے صلہ میں

وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا	جنہوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	قیامِ نظامِ خداوندی کی راہ میں
فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝	تو ان کے یہ اعمال ضائع نہیں جائیں گے
سَيَهْدِيْهِمْ	اللہ انہیں منزلِ مقصود تک پہنچائے گا
وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝	ان کے حالات کو سنوار دیا جائے گا
وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ	اور وہ زندگی کی ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے اس جنتی زندگی

عَرَّفَهَا لَهُمْ ۶ـ۴/ ۴۷ میں داخل ہو جائیں گے جس کا تعارف کرادیا گیا ہے۔

اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں کی قدر کرنے اور قدر نہ کرنے کے نتائج

لَئِنْ شَكَرْتُمْ تم نے اگر اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں کی قدر کی

لَأَزِيدَنَّكُمْ تو ان صلاحیتوں میں اور اضافہ ہو تا جائے گا

وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اور اگر تم نے ان کی قدر نہ کی

إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۝ ۷/ ۱۴ تو تم شدید عذابوں اور مشکلوں میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

جو کچھ کرتے ہو اسی کا نتیجہ پاتے ہو اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا جو کوئی اپنی ذات اور معاشرہ کی اصلاح والے کام کرے گا

فَلِنَفْسِهِ تو اس کا فائدہ خود اسے ہی ہو گا

وَمَنْ أَسَاءَ اور جو کوئی اپنی ذات اور معاشرہ میں بگاڑ پیدا کرے گا

فَعَلَيْهَا ط تو اس کا نقصان بھی خود اسے ہی ہو گا

وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝ ۴۶/ ۴۱ اور تمہارا رب ایسا نہیں کہ اپنے بندوں پر ظلم کرے۔

ہر کسی کا درجہ اس کی کارکردگی کی رو سے متعین ہوتا ہے

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ط ہر کسی کا درجہ اس کی کارکردگی کی رو سے متعین ہوتا ہے

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ اور تمہارا پروردگار غافل نہیں ہے اس سے

عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝ ۱۳۲/ ۶ جو کچھ کہ تم کرتے ہو۔

ٹیڑھی روش پر چلتے رہنے سے ذہنیت ہی ٹیڑھی ہو جاتی ہے

فَلَمَّا زَاغُوٓا اور جب انہوں نے ٹیڑھی روش اختیار کیے رکھی
اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ ط تو اللہ کے قانون مکافات کے مطابق ان کے ذہن ہی ٹیڑھے ہو گئے
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ اس قوم کو اللہ کی رہنمائی بھی کچھ کام نہیں دیتی
الْفٰسِقِيْنَ O ٦١/٥ جو جان بوجھ کر غلط روش اختیار کرتی ہے۔

عمل اور نتیجہ کا قانون

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ز ہر واقعے کے نتیجہ خیز ہونے کا ایک مقام ہے
وَّ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ O ٦/٦٧ اس کے آچکنے پر نتیجہ ڈھل کر سامنے آجاتا ہے۔

ظہورِ نتائج کے وقت کوئی کسی کا پرسانِ حال نہیں ہو گا

فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ اور جب صور پھونکا جائے گا
فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ تو اس وقت نہ آپس کی رشتہ داریاں باقی رہیں گی
وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ O اور نہ کوئی کسی کا پرسان حال ہی ہو گا
فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ اس دن فیصلہ انسان کی ذاتی صلاحیتوں کے مطابق ہو گا لہٰذا جن
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ O کی صلاحیتوں کا پلڑا بھاری ہو گا وہی لوگ کامیاب و کامران ہوں گے
وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ اور جن کا یہ پلڑا ہلکا ہو گا ان کی ذات کی نشوونما میں کمی رہ گئی ہو گی
فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ لہٰذا وہ خسارہ میں رہیں گے اور آگے نہیں بڑھ سکیں گے
فِىْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ O ٢٣/١٠١-١٠٣ وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

اور اللہ کے نام پر دھوکہ دینے والے دغابازوں کے فریب میں نہ آنا

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ	اے نوعِ انسان
اتَّقُوْا رَبَّكُمْ	اپنے پروردگار کے قوانین کی پیروی کرو
وَاخْشَوْا يَوْمًا	اور ہمیشہ ظہورِ نتائج کے وقت سے ڈرتے رہو
لَّا يَجْزِىْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ	جب حالت یہ ہوگی کہ نہ تو باپ اپنے بیٹے کے کسی کام آسکے گا
وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ	اور نہ بیٹا ہی باپ کی کوئی مدد کرسکے گا
شَيْئًا ۭ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ	یادرکھو اللہ کا یہ قانون اٹل ہے
فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪	لہٰذا تم دنیاوی زندگی کے مفادات کی بھول بھلیوں میں ہی پھنس کر نہ رہ جانا
وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ	اور نہ ان دغابازوں کے فریب ہی میں آنا
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ ۳۱/۳۳	جو اللہ کے نام پر دھوکا دیتے ہیں۔

بقا کا قانون

وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ	جو چیز نوعِ انسان کے لئے فائدہ مند ہے
فَيَمْكُثُ فِى الْاَرْضِ ۭ ۱۳/۱۷	وہی دنیا میں باقی رہ سکتی ہے۔

❊❊❊❊❊❊❊❊❊

اللہ کے قوانین

اگر ایسا کرو گے تو نتیجہ یہ نکلے گا

قیامِ نظامِ خداوندی کے نتیجہ میں جنتی معاشرہ قائم ہو جاتا ہے

وَبَشِّرِ الَّذِیۡنَ	خوشخبری دو ان لوگوں کو
اٰمَنُوۡا	جو اللہ کے نظام کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اس کے اصلاح معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
اَنَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ	کہ ان کے لئے ایک سدابہار جنتی معاشرہ متشکل ہو جائے گا
تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ ۲/۲۵	جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے۔

قوانینِ خداوندی پر قائم معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ ہو گا اور عزت کی روزی ملے گی

فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	جو لوگ نظامِ خداوندی کی صداقت پر ایمان لا کر
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اس کے بتائے ہوئے پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ	ان کے معاشرہ میں ہر کسی کو تحفظ حاصل ہو گا
وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ۝ ۲۲/۵۰	اور عزت کی روزی ملے گی۔

نظامِ خداوندی میں نہ کسی طرح کا خوف باقی رہے گا نہ پریشانیاں

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ	دیکھو جو لوگ اللہ کے رفیق بن جاتے ہیں
لَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ	ان کے معاشرہ سے ہر طرح کے خوف کا خاتمہ ہو جاتا ہے
وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۝	اور کسی طرح کی پریشانیاں باقی نہیں رہتیں
اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	یہ وہ لوگ ہیں جو نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
وَ کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ۝	اور اس کے قوانین کی پوری پوری پیروی کرتے ہیں
لَھُمُ الۡبُشۡرٰی فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا	ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشگواریاں و سرفرازیاں ہیں
وَفِی الۡاٰخِرَۃِ	اور آخرت کی زندگی میں بھی شادابیاں و کامرانیاں
لَا تَبۡدِیۡلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ؕ	یاد رکھو اللہ کے یہ قوانین اٹل ہیں جن میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی
ذٰلِکَ ھُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ۝ ۶۲-۶۴/۱۰	لہٰذا یہ بہت بڑی کامیابی ہے جو انسان کے حصہ میں آسکتی ہے۔

اللہ کا نظام تمہیں ایک امتیازی زندگی مہیا کر دے گا

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰہَ	اگر تم اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے رہے
یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ فُرۡقَانًا	تو تمہیں ایک امتیازی زندگی حاصل ہو جائے گی
وَّ یُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ	اور تمہارے معاشرہ کی ناہمواریاں اور خرابیاں دور ہو جائیں گی
وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ	اور تمہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ ۝ ۸/۲۹	یاد رکھو اللہ کا نظام بڑی عظیم خوشحالیوں کا ضامن ہے۔

اس نظام پر قائم لوگوں کو اللہ کی کائناتی قوتوں کی مدد حاصل ہو گی

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ	جو لوگ اپنی پرورش و نشو و نما کے لئے اللہ کے نظام کو منتخب کر لیتے ہیں
ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا	اور پھر اس نظام پر استقامت سے قائم رہتے ہیں
تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ	تو انہیں اللہ کی کائناتی قوتوں کی مدد حاصل ہو جاتی ہے
اَلَّا تَخَافُوۡا	اور انہیں ہر طرح کے خوف سے محفوظ کر لیا جاتا ہے
وَ لَا تَحۡزَنُوۡا	اور ان کی تمام طرح کی پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں۔
وَ اَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ	یہ بشارت ہے اس جنتی معاشرہ کی
کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ۝ ۴۱/۳۰	جس کا وعدہ ان سے کیا گیا ہے۔

اللہ کی ہدایت کے مطابق زندگی گزارنے کے نتیجہ میں خوف اور پریشانیوں سے نجات

فَمَنۡ تَبِعَ ہُدَایَ	جو لوگ ہماری ہدایت کے مطابق زندگی بسر کریں گے
فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ	وہ ہر قسم کے خوف سے محفوظ ہو جائیں گے
وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۝ ۲/۳۸	اور انہیں کسی طرح کی پریشانیاں لاحق نہیں ہوں گی۔

اپنے اموال اللہ کے حوالے کر دو یہ اس کا نظام تمہیں خوف اور پریشانی سے نجات دلا دے گا

اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ	جو لوگ اپنے اموال فلاح عامہ کے لئے
فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ	اللہ کے نظام کے حوالے کر دیتے ہیں
ثُمَّ لَا یُتۡبِعُوۡنَ مَاۤ اَنۡفَقُوۡا	پھر اس کے بعد اس کا نہ تو کسی پر احسان سمجھتے ہیں
مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًی ۙ	اور نہ اس کے لئے کسی اذیت ہی کا باعث بنتے ہیں

لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج	تو ایسے لوگوں کو ان کے پروردگار کی جانب سے اجر ملتا ہے
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	ایسے معاشرہ کی صورت میں جو ہر طرح کے خوف سے پاک ہوتا ہے
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ ۲/۲۶۲	اور اس میں کسی کو کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوتی۔

کامیابیاں انہیں حاصل ہونگی جو اپنے آپ کو مفاد پرستیوں سے بچالیں گے

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ	اور جنہوں نے اپنی ذات کو خود غرضیوں و مفاد پرستیوں سے بچالیا
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ ۵۹/۹	تو وہی لوگ ہیں جو کامیاب و کامران ہونگے۔

اللہ کی رحمت جن کے قریب ہوتی ہے

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ	اللہ کی رحمت ان کے قریب ہو جاتی ہے
مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ ۷/۵۶	جو اس کے قوانین کے مطابق حسن کارانہ انداز سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

اللہ کی راہ میں اگر جان بھی کام آجائے تو گھاٹے کا سودا نہیں

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ	دیکھو قیام نظام خداوندی کی جدوجہد میں اگر تمہاری جان بھی کام آگئی
لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ	تو اخروی زندگی میں تمہیں اللہ کی حفاظت اور اس کی رحمت حاصل ہو جائے گی
خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ ۳/۱۵۷	اور یہ چیز اس تمام سرمایہ سے بہتر ہے جسے انسان اپنے لئے جمع کرتا ہے۔

نظامِ خداوندی میں تمہارے لئے زندگی کی نئ راہیں کھل جائینگی

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا	جو لوگ ہمارے متعین کردہ مقاصد کے لئے جدوجہد کرتے ہیں
لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط	ان کے سامنے متوازن زندگی کی نئ نئ راہیں کھل جاتی ہیں
وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ	یاد رکھو اللہ کی مدد ان کے ساتھ ہوتی ہے
الْمُحْسِنِيْنَ ○ ۲۹/۶۹	جو اس کے قوانین کے مطابق حسن و توازن کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

اللہ کے قوانین کے ذریعہ سے تمہارے حقوق کی حفاظت ہو جائیگی

فَاذْكُرُونِيْ	اگر تم نے اللہ کے قوانین کو اپنے پیش نظر رکھا
اَذْكُرْكُمْ	توان کے ذریعہ سے تمہارے حقوق کی حفاظت ہو جائے گی
وَاشْكُرُوْا لِيْ	لہٰذا اللہ کی دی ہوئی اس نعمت کی قدر کرو
وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ ۲/۱۵۲	اور اس کے قوانین کو نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دو

اللہ کے قوانین کے ذریعہ سے تم زندگی کے خطرات سے بچ جاؤ گے

يَاَيُّهَا النَّاسُ	اے نوعِ انسان
اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ	اپنے اس پروردگار کے قوانین کی اطاعت کرو
خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ	جس نے تمہیں اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ ۲/۲۱	ان قوانین کے ذریعہ سے تم زندگی کے خطرات سے محفوظ ہو جاؤ گے

قوانین خداوندی تمہیں اعلیٰ وبرتر بنا دیں گے

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ	اور تم ہی اعلیٰ وبرتر ہو گے
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ۳/۱۳۹	اگر تم نے اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کی۔

اگر تم غلطیوں سے باز آکر اپنی اصلاح کر لو گے تو اللہ کو رحم کرنے والا پاؤ گے

اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا	اگر تم سے کوئی غلط کام سرزد ہو جائے
بِجَهَالَةٍ	نادانی یا جہالت سے
ثُمَّ تَابَ مِنْ ۢبَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ	پھر اگر اس سے باز آکر اپنی اصلاح کر لو گے

فَاِنَّہٗ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۵۴/۶ — تو اللہ کو حفاظت دینے والا اور رحم کرنے والا پاؤ گے۔

اگر بڑے جرائم سے بچتے رہو گے تو چھوٹی موٹی کوتاہیاں خود بخود دور ہو جائینگی

اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا کَبَآئِرَ — اگر تم ان بڑے بڑے جرائم سے بچے رہے

مَا تُنۡہَوۡنَ عَنۡہُ — جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے

نُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ — تو تمہاری چھوٹی موٹی ناہمواریاں و کوتاہیاں خود بخود دور ہو جائیں گی

وَنُدۡخِلۡکُمۡ مُّدۡخَلًا کَرِیۡمًا ۳۱/۴ اور تمہیں عزت و مرفہ الحالی کی زندگی نصیب ہو جائے گی۔

اگر تم نے اللہ کے نظام سے روگردانی کرلی تو اپنا مقام گنوا بیٹھو گے

وَاِنۡ تَتَوَلَّوۡا — یاد رکھو اگر تم نے اللہ کے نظام سے روگردانی کرلی

یَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَیۡرَکُمۡ — تو تمہارا یہ مقام کسی دوسری قوم کے حصہ میں آجائے گا

ثُمَّ لَا یَکُوۡنُوۡۤا اَمۡثَالَکُمۡ ۳۸/۴۷ جو لازماً تمہارے جیسی نہیں ہوگی تم سے بہتر ہوگی۔

اللہ کی برکتیں اس کے قوانین کی پیروی سے ملتی ہیں نہ کہ مذہبی گروہوں کی وابستگی سے

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا — دیکھو خواہ وہ ہوں جو اہل ایمان ہونے کے دعویدار ہیں

وَالَّذِیۡنَ ہَادُوۡا وَالنَّصٰرٰی — اور خواہ وہ جو یہودی و عیسائی کہلاتے ہیں

وَالصّٰبِئِیۡنَ — اور خواہ وہ جو کسی خاص مذہبی گروہ سے وابستہ نہیں۔ کسے باشد

مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ — جو کوئی بھی اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرے گا

وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ — اور اللہ کے قانونِ مکافات اور یوم آخرت پر یقین رکھے گا

وَعَمِلَ صَالِحًا — اور اللہ کے دیے ہوئے پروگراموں پر عمل پیرا ہو گا

فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج	توان کے پروردگار کے قانون کے مطابق انہیں اجر ملے گا
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	اور وہ ہر قسم کے خوف سے محفوظ ہو جائیں گے
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥ ٢/٦٢	اور انہیں کسی طرح کی پریشانیاں لاحق نہیں رہیں گی۔

کسی مذہبی گروہ بندی کو کوئی خصوصیت حاصل نہیں

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ	یہودی و عیسائی (اور اب مسلمان بھی) کہتے ہیں
اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ط	ہمارے سوا جنت میں کوئی داخل نہیں ہو سکے گا
تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ط	دیکھو یہ سب ان کی خوش فہمیاں ہیں
قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ	کہو تمہارے پاس اس امر کی اگر کوئی دلیل ہے تو پیش کرو
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٥	اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو
بَلٰى ق	ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا اس سلسلہ میں کسی کو کوئی خصوصیت حاصل نہیں
مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ	البتہ جو لوگ اللہ کے قوانین کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کر دیں گے
وَهُوَ مُحْسِنٌ	اور ان قوانین کے مطابق حسن و توازن کی زندگی بسر کریں گے
فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ص	وہ اپنے پروردگار کی جانب سے اجر کے مستحق ہوں گے
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	اور انہیں ہر طرح کے خوف سے نجات مل جائے گی
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥ ٢/١١١-١١٢	اور ان کی زندگیوں میں سے پریشانیاں نکل جائیں گی۔

****

سُنَّةُ اللّٰهِ

اللہ کے قاعدے اور دستور میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے

سُنَّةَ مَنْ قَدْ	ہمارا قاعدہ ودستور اب بھی وہی رہے گا
اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا	جو قبل ازیں بھیجے گئے رسولوں کے سلسلہ میں رہا تھا
وَلَاتَجِدُلِسُنَّتِنَاتَحْوِيْلًاﵾ ۱۷/۷۷	اور تم کبھی بھی ہماری سنت میں تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

اللہ قوموں کے عروج وزوال سے متعلق اپنی سنت کو وضاحت سے بیان کرتا ہے

يُرِيْدُاللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ	اللہ اپنے قوانین اس قدر وضاحت کے ساتھ اس لئے بیان کرتا ہے کہ
وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ	تمہیں بھی اس اندازِ زندگی کی طرف رہنمائی حاصل ہو جائے
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ	جو اقوام سابقہ میں سے کامیاب لوگوں کی تھی
وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ	لہٰذا اللہ اپنی رحمتوں کے ساتھ تمہاری طرف متوجہ ہے
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﵾ ۴/۲۶	اپنے ان قوانین کے ذریعہ سے جو سراسر علم وحکمت پر مبنی ہیں۔

اقوامِ عالم اور اقوامِ سابقہ کے بارے میں اللہ کی سنت

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	انسانی رہنمائی کے لئے ہم نے اس قرآن میں اپنے قوانین کو پھرا
لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ	پھرا کر اور مثالیں دے دے کر وضاحت سے بیان کر دیا ہے
وَكَانَ الْاِنْسَانُ	لیکن اس کے باوجود انسان کی حالت یہ ہے کہ
اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ○	وہ اکثر معاملات میں جھگڑے نکالتا رہتا ہے نظام
وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا	خداوندی کو قبول کرنے میں آخر انسان کے سامنے کیا مجبوری ہے
اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا	کہ وہ اس رہنمائی کو قبول کر کے اپنے پروردگار کی حفاظت میں آجائیں
رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ	کیا وہ اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے ساتھ بھی
سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ	وہی کچھ ہو جو اقوامِ سابقہ کے ساتھ ہو چکا ہے
اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ○ ۵۵۔۵۴ /۱۸	یہاں تک کہ ہمارا عذاب ان کے سامنے آکر ٹھہر جائے۔

جور و استبداد اور لوٹ کھسوٹ کا نظام قائم کرنے والوں کے متعلق اللہ کا اٹل قانون

اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ	جو لوگ جور و استبداد کے ذریعہ سے اور مکر کی چالیں چل کر
وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ	دنیا میں ناہمواریاں اور لوٹ کھسوٹ کا نظام قائم کرتے ہیں
وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ	کیا انہیں معلوم نہیں کہ ناہمواریاں پیدا کرنے کی چالیں
اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ	خود چلنے والوں کو لے ڈوبا کرتی ہیں
فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ	تو کیا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ
اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ	جو کچھ اقوامِ سابقہ کے ساتھ ہوا وہی کچھ ان کے ساتھ بھی ہو
فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ	بہر حال یہ تو ہو کر رہے گا کیونکہ اللہ کے قوانین نہ تو ٹلا کرتے ہیں

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ	اور نہ کبھی ان کا رخ ہی
اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝ ۳۵/۴۳	تبدیل ہوتا ہوا دیکھو گے۔

قوانین خداوندی کی پابندی اور خلاف ورزی کے نتائج کے سلسلہ میں اللہ کی سنت

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا	قوانین خداوندی کی خلاف ورزی کرنے والوں سے کہہ دو کہ
اِنْ يَّنْتَهُوْا	اگر وہ اپنی اس روش سے باز آجائیں تو جو کچھ کر چکے ہیں
يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ج	اس کے مضر اثرات سے انہیں حفاظت حاصل ہو سکتی ہے
وَاِنْ يَّعُوْدُوْا	لیکن پھر اگر وہی کچھ کرنے لگ گئے
فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ۸/۳۸	تو جو کچھ اقوام سابقہ کے ساتھ ہوا وہی کچھ انہیں بھی پیش آکر رہے گا۔

عروج وزوال کے سلسلہ میں اللہ کی سنّت معلوم کرنے کیلئے تاریخی شواہد کا مطالعہ کرو

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ	گذشتہ اقوام کے ساتھ جو کچھ ہوتا رہا اسے معلوم کرنے کے لئے
فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ	دنیا میں گھوم پھر کر تاریخی شواہد کا مطالعہ کرو
فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ	اور دیکھو کہ ان اقوام کا کیا حشر ہوا
الْمُكَذِّبِيْنَ ۝	جو قوانین خداوندی کے خلاف زندگی بسر کرتی تھیں
هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ	دیکھو نوع انسان کے لئے یہ اندازِ تذکیر اس لئے اختیار کیا گیا ہے
وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ	تاکہ انہیں منزلِ مقصود تک پہنچنے کی راہ مل جائے
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ ۳/۱۳۷۔۱۳۸	جو غلط روش کی تباہیوں سے بچنے کے آرزومند ہیں۔

❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋ ❋

اللہ اور انسان کے درمیان تعلقِ رفاقت

وَلِیٌّ

قرآن کریم نے اللہ اور انسان کا تعلق اس قسم کا قرار دیا ہے جسے ہم عام الفاظ میں رفاقت کا تعلق کہتے ہیں اگر انسان قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرے تو اللہ خود اس کا رفیق (ولی) بن جاتا ہے اور اس کے قانون کے حیات بخش نتائج اس کے شامل حال ہو جاتے ہیں۔

دوسری طرف ان قوانین کی اطاعت سے انسانیت کے ہاتھوں اللہ کے کائناتی پروگرام کی تکمیل ہوتی ہے یعنی کائنات میں حسن و نکھار پیدا ہوتا ہے اس طرح انسان اللہ کا وَلِیٌّ بن جاتا ہے چنانچہ قرآن کریم نے ایک طرف اللہ کو مومنین کا وَلِیٌّ کہا ہے ۲/۲۵۷ اور دوسری طرف مومنین کو اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ قرار دیا ہے ۱۰/۶۲

یاد رہے کہ اَوْلِیَآءُ اللّٰہِ کا کوئی خاص گروہ نہیں قرآنِ کریم کی رُو سے ہر مومن ولی اللہ ہے اور تمام مومنین اَوْلِیَآءُ اللّٰہِ ہیں۔ اس نے صاف الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ وہ ہیں اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ کَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۱۰/۶۳ "جو قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں" ان کی مزید پہچان یہ بتائی کہ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۱۰/۶۲ ان کے معاشرہ سے ہر طرح کے خوف پریشانیاں اور حزن ختم ہو جاتے ہیں" اور ان کے متعلق فرمایا کہ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ۱۰/۶۴

"ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی ہر قسم کی خوشگواریاں اور سرفرازیاں ہیں اور آخرت کی زندگی میں بھی شادابیاں اور کامرانیاں اور یہ سب کچھ قیام نظامِ خداوندی سے حاصل ہوتا ہے آخرت کی زندگی کو تو یہاں دیکھا نہیں جاسکتا لیکن دنیا کی زندگی تو ہر ایک کے سامنے ہوتی ہے لہٰذا قیام نظامِ خداوندی سے اللہ کی رفاقت اور اس کے ذریعہ سے حاصل ہونے والی زندگی کی سرفرازیاں اور شادابیاں تو دیکھی جاسکتی ہیں لہٰذا اس تصور کے علاوہ اَوْلِیَآءُ اللّٰہِ کا جو تصور بھی ہے وہ غیر قرآنی ہے۔

قرآن نے انسانوں کے صرف دو گروہوں کا ذکر کیا ہے ان میں ایک گروہ ان لوگوں کا ہے جو اللہ کا نظام قائم کرتے اور اس کے تابع زندگی بسر کرتے ہیں اس گروہ کو حزب اللہ کہا گیا ہے ۲۲/۵۸ اور دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جو غیر خدائی نظام قائم کرتے اور اس کے تابع زندگی بسر کرتے ہیں انہیں حزب الشیطان کہا گیا ہے۔ ۱۹/۵۸

جو لوگ اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں اللہ ان کا رفیق ہے

وَاللّٰهُ وَلِیُّ	اللہ ان کا ولی یار فیق اور دوست ہے
الْمُؤْمِنِیْنَ ○ ۳/۶۸	جو اس کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

جو لوگ اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں اللہ ان کا دوست ہے

وَاللّٰهُ وَلِیُّ	اللہ ان کا ولی یار فیق اور دوست ہے
الْمُتَّقِیْنَ ○ ۴۵/۱۹	جو اس کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں۔

ان تمام لوگوں کو اللہ کی رفاقت حاصل ہو جاتی ہے جو اس کے پروگرام پر عمل پیرا ہوتے ہیں

اِنَّ وَلِیِّ َۦ اللّٰهُ	ہمارا ولی یار فیق وہ اللہ ہے
الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ زصلے	جس نے یہ ضابطۂ قوانین نازل کیا
وَهُوَ یَتَوَلَّی	اور ان تمام لوگوں کو اس کی رفاقت حاصل ہو جاتی ہے

الصّٰلِحِيْنَ ○ ۷/۱۹۶ جواس کے بتائے ہوئے صلاحیت بخش پروگراموں پر عمل پیرا ہوتے ہیں

جان لو کہ اللہ تمہارا بہترین رفیق اور بہترین مددگار ہے

فَاعْلَمُوْآ اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰكُمْ ط اچھی طرح جان لو کہ اللہ تمہارا رفیق ہے

نِعْمَ الْمَوْلٰى اور وہ بہترین رفیق

وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ○ ۸/۴۰ اور بہترین مددگار ہے۔

رفیق و مددگار

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰكُمْ ج حقیقت یہ ہے کہ اللہ تمہارا رفیق ہے

وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ○ ۳/۱۵۰ اور وہ بہترین مددگار ہے۔

حُسنِ عمل کے نتیجہ میں اللہ کی دوستی و رفاقت

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ تمہارے پروردگار کی دی ہوئی یہ روش زندگی

مُسْتَقِيْمًا ط ایک متوازن روش زندگی ہے

قَدْ فَصَّلْنَا بلاشبہ ہم نے نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے

الْاٰيٰتِ اپنے احکام و قوانین کو

لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ○ ان لوگوں کے لئے جو ان پر توجہ دینا چاہیں

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ اللہ کا نظام ان کے لئے سلامتی کا گہوارہ ہوگا

عِنْدَ رَبِّهِمْ ان کے پروردگار کی جانب سے

وَهُوَ وَلِيُّهُمْ اور اللہ ان کا دوست و مددگار بن جائے گا

بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ۶/۱۲۸-۱۲۷ ان کی عملی زندگی کی خوبیوں کی وجہ سے۔

اللہ کی رفاقت انسان کو زندگی کی تاریکیوں سے نکال کر روشنیوں میں لے آتی ہے

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ	اللہ ان لوگوں کا دوست اور رفیق بن جاتا ہے
اٰمَنُوْا	جو قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	یہ قوانین اور ان کے ذریعہ سے ملی ہوئی اللہ کی دوستی انہیں جہالتوں
اِلَى النُّوْرِ ۢ ۲/۲۵۷	اور تاریکیوں سے نکال کر علم و عقل کی روشنیوں میں لے آتی ہے۔

اور طاغوت کی رفاقت انسان کو جہالت کی تاریکیوں کی طرف لے جاتی ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا	اور جو لوگ اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں
اَوْلِيٰٓـئُهُمُ	تو ان کے رفیق اور دوست طاغوت یعنی
الطَّاغُوْتُ	باطل نظام اور باطل قوتیں ہو جاتی ہیں
يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ	جو انہیں علم و عقل کی روشنیوں سے نکال کر
اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ	جہالت کی تاریکیوں کی طرف لے جاتی ہیں
اُولٰٓـئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ	لہٰذا ان کی زندگی مشکلوں اور مصیبتوں کی آگ میں جلتے گزرتی ہے
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ۲/۲۵۷	اور وہ ہمیشہ اسی حالت میں مبتلا رہتے ہیں۔

اللہ کے رفیق خوف و پریشانی سے محفوظ ہو جاتے ہیں

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ	دیکھو جو لوگ اولیاء اللہ یا اللہ کے رفیق بن جاتے ہیں

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ انکے معاشرہ میں نہ تو کوئی خوف باقی رہتا ہے نہ پریشانی

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
وَ کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ۝ؕ	اور اس طرح سے اپنے آپ کو خطرات سے بچا لیتے ہیں
لَہُمُ الۡبُشۡرٰی فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا	ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشگواریاں و سر فرازیاں ہیں
وَفِی الۡاٰخِرَۃِ ؕ	اور آخرت کی زندگی میں بھی
لَا تَبۡدِیۡلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ؕ	یہ اللہ کا اٹل قانون ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی

ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ۝ؕ ۶۳-۶۴/۱۰ اور یہ سب سے بڑی کامیابی ہے جو انسان کے حصہ میں آسکتی ہے۔

اللہ کی رفاقت پر بھروسہ رکھو

وَاللّٰہُ وَلِیُّہُمَا ؕ	اللہ مومنین کا رفیق ہے

وَعَلَی اللّٰہِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝ ۳/۱۲۲ لہٰذا انہیں اللہ کی رفاقت پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔

اللہ کا کسی کو رفیق بنانے کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ وہ کمزور ہے

وَّلَمۡ یَکُنۡ لَّہٗ وَلِیٌّ	اللہ کا کسی کو رفیق بنانے کا مطلب یہ ہرگز نہیں
مِّنَ الذُّلِّ	کہ وہ کمزور ہے اور اسے مدد کی ضرورت ہے نہیں ایسا ہرگز نہیں
وَ کَبِّرۡہُ تَکۡبِیۡرًا ۝ ۱۷/۱۱۱	بلکہ وہ تو تمام قوتوں کا واحد مالک ہے۔

نظامِ خداوندی میں انسان کو ملائکہ کی رفاقت بھی حاصل ہو جاتی ہے

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ	جن لوگوں نے اللہ کے نظامِ ربوبیت کی پناہ حاصل کرلی
ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا	اور پھر ہمیشہ اس نظام کا سایہ اپنے سروں پر قائم رکھا
تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ	تو انہیں اللہ کی کائناتی قوتوں یا ملائکہ کی مدد حاصل ہو جاتی ہے

اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا	اور وہ ہر طرح کے خوف اور پریشانیوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں
وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّةِ الَّتِیۡ	اور انہیں وہ جنتی معاشرہ حاصل ہو جاتا ہے
كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ٥	جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا
نَحۡنُ اَوۡلِيٰٓؤُكُمۡ فِی الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا	یہ قوتیں دنیا کی زندگی میں بھی ان کی دوست و مددگار رہتی ہیں
وَفِی الۡاٰخِرَةِ ۚ	اور آخرت کی زندگی میں بھی
وَلَكُمۡ فِيۡهَا	اور اس جنتی معاشرہ میں انہیں وہ سب کچھ حاصل ہوتا ہے
مَا تَشۡتَهِیۡۤ اَنۡفُسُكُمۡ	جس کے لئے ان کے دل چاہیں
وَلَكُمۡ فِيۡهَا مَا تَدَّعُوۡنَ ۝ ۳۱-۳۰/۴۱	اور جس کی وہ خواہش کریں۔

اللہ کے قانون سے رفاقت

وَمَاۤ اَصَابَكُمۡ مِّنۡ مُّصِيۡبَةٍ	دیکھو! جو مصیبت بھی تم پر آتی ہے
فَبِمَا كَسَبَتۡ	وہ تمہاری انفرادی غلطیوں یا غلط نظام کی وجہ سے
اَيۡدِيۡكُمۡ	تمہارے اپنے ہاتھوں کی لائی ہوئی ہوتی ہے
وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ ٥	اور اگر تم اصلاح کر لو تو تمہاری غلطیوں میں سے اکثر کی تلافی ہو جاتی ہے
وَمَاۤ اَنۡتُمۡ	لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم قوانین خداوندی کی خلاف ورزی کر کے
بِمُعۡجِزِيۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ۖۚ	ان کے نتائج سے بچ سکو تم دنیا میں اللہ کے قانون کو بے بس نہیں
وَمَا لَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	کر سکتے اور تمہارے لئے اللہ کے قانون کے سوا
مِنۡ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ ٥ ۳۱-۳۰/۴۲	کوئی اور دوست و مددگار نہیں ہے۔

دوستانہ مدد کے لئے درخواست

رَبَّنَا وَ لَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ اِصۡرًا	پروردگار ہم جہالت اور استبداد کے ان بوجھوں تلے نہ دب جائیں
كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا	جن کے نیچے اقوام سابقہ دب گئی تھیں
رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا	پروردگار، ہم پر ایسی ذمہ داریاں عائد نہ ہو جائیں
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ	جن کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو
وَاعۡفُ عَنَّا ۥ	ہمیں توفیق ہو کہ اپنے حسن عمل سے اپنی لغزشوں کے اثرات کو مٹا سکیں
وَاغۡفِرۡ لَنَا ۥ	پروردگار ہمیں ہر طرح کا تحفظ حاصل رہے
وَارۡحَمۡنَا ۥ	اور ہماری نشوونما کے لئے ضروری سامان و ذرائع ہمیں ملتے رہیں
اَنۡتَ مَوۡلٰنَافَانۡصُرۡنَا	آپ ہی ہمارے دوست و رفیق اور سرپرست ہیں
عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ۝ ۲/۲۸۶	لہٰذا اللہ کے نظام کے مخالفین کے مقابلہ میں ہماری مدد فرمائیے۔

دُنیا و آخرت کی زندگیوں میں رفاقت کی درخواست

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۟	اے کائنات کے پیدا کرنے والے
اَنۡتَ وَلِىّٖ	مجھے آپ کی رفاقت و سرپرستی حاصل رہے
فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ۚ	دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت کی زندگی میں بھی مجھے توفیق
تَوَفَّنِىۡ مُسۡلِمًا	عطا فرمائیے کہ مرتے دم تک آپکے قوانین کا اطاعت گذار رہا ہوں
وَّاَلۡحِقۡنِىۡ بِالصّٰلِحِيۡنَ ۝ ۱۲/۱۰۱	اور ان لوگوں میں شامل رہوں جو اصلاح کرنے والے ہیں۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

مغفرت

مادہ : غ ف ر

اس مادہ کے معنوں میں چھپانے اور محفوظ رکھنے کا مفہوم شامل ہوتا ہے غَفَرٌ چھپانا۔ پردہ ڈالنا اَلمِغفَرُ وَالغِفَارَۃُ زرہ کی طرح حلقوں میں بنی ہوئی جالی جو خود کے نیچے پہنی جاتی ہے۔ اور گردن اور کندھوں کو ڈھانپ لیتی ہے تاکہ ان پر تلوار کا اثر نہ ہو اور اس کے پہننے والا حملہ آور سے محفوظ رہے اس سے مَغفِرَۃٌ کے معنی واضح ہو جاتے ہیں۔ یعنی حفاظت تحفظ۔

جب کوئی قوم غلط روش اختیار کر لیتی ہے تو اس روش کے مضر اثرات مرتب ہونا شروع ہو جاتے ہیں لیکن قبل اس کے کہ وہ اثرات اس حد تک آگے بڑھ جائیں کہ ان کی ہلاکت یقینی ہو جائے۔ اگر وہ قوم اس غلط روش کو چھوڑ کر قانونِ خداوندی کے مطابق صحیح روش اختیار کر لیتی ہے تو اس سے نہ صرف یہ کہ سابقہ روش کے مضر اثرات سے اس کی حفاظت ہو جاتی ہے بلکہ اسے قانونِ خداوندی کے خوشگوار نتائج بھی ملنا شروع ہو جاتے ہیں یوں سمجھئے کہ جیسے صحت کے اصولوں کے خلاف عمل کرنے سے انسان کی صحت بگڑ جاتی ہے لیکن صحت کے مکمل طور پر تباہ ہو جانے سے قبل اگر وہ اپنی غلط روش سے باز آجائے اور صحت کے صحیح اصولوں پر عمل شروع کر دے۔ تو اس سے نہ صرف اس کی صحت کو پہنچنے والے نقصان کی تلافی ہو جائے گی بلکہ اس کی صحت بحال بھی ہونا شروع ہو جائے گی۔

لہٰذا غلط روش پر چلنے والی قوم اگر اپنی اس روش سے باز آجائے جسے تَوبَۃٌ کہتے ہیں اور اپنی زندگی اللہ کے قوانین کے مطابق بسر کرنا شروع کر دے تو اس سے اس کے اندر ایسی توانائی پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے

جس سے وہ اپنی سابقہ غلط روش کے مضر اثرات سے محفوظ ہو جاتی ہے یہ اس کی مَغْفِرَۃ" ہے۔

استغفار :

قوانین خداوندی کے خلاف جو کام بھی کیا جائے اس کا نتیجہ نقصان ہوتا ہے۔ یہ نقصان خارجی دنیا میں بھی ہوتا ہے اور خود انسان کی اپنی ذات کا بھی۔ اگر ایسی زندگی بسر کی جائے جس میں قوانین خداوندی کی خلاف ورزی نہ ہو تو انسان اس قسم کے نقصانات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

لیکن اگر کبھی اس قسم کی لغزش سرزد ہو جائے تو پھر اس کے برعکس ایسے اچھے کام کئے جائیں جن کے منفعت بخش نتائج اس نقصان کی تلافی کر دیں۔ استغفار کے معنی یہی ہیں۔

یہ تصور درست نہیں ہے کہ محض کچھ الفاظ کی تسبیح پڑھ لینے سے ان مضرت رساں کاموں کے نتائج سے حفاظت حاصل ہو جاتی ہے یا اللہ گناہوں اور جرائم کی معافی محض کچھ الفاظ کے دُہرا دینے سے کر دیتا ہے یہ تصور سراسر قرآن کے خلاف ہے۔

بخشش :

ہمارے ہاں مَغْفِرَۃ" کے معنی لیے جاتے ہیں "اللہ کا بندے کے گناہوں کو بخش دینا" بخشش کا یہ تصور قرآن کریم کے پیش کردہ قانون مکافات کے یکسر خلاف ہے قانون مکافات کی رو سے انسان کا ہر عمل ایک نتیجہ مرتب کرتا ہے۔ غلط اعمال مضر نتائج پیدا کرتے ہیں۔ اور صحیح اعمال خوشگوار نتائج غلط اعمال کے مضر نتائج کا "بخش دینا" بے معنی سی بات ہے بخشش کا یہ تصور ملوکیت کی فضا کا پیدا کردہ ہے جس میں بادشاہ خوش ہو کر مجرموں کے جرائم بخش دیا کرتا تھا۔

ہم اگر کسی دوسرے کا نقصان کریں تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہم سے اس کا بدلہ نہ لے اور درگزر کر دے لیکن اس سے جو نقصان ہم نے اپنی ذات کا کیا "ظَلَمْتُ نَفْسِیْ" اسے کوئی دوسرا کس طرح معاف کرے گا۔ اس نقصان کی تلافی ہم خود ہی کر سکتے ہیں اس طرح قوانین خداوندی کی خلاف ورزی کر کے ہم اللہ کا کچھ

نقصان نہیں کرتے۔ خود اپنا نقصان کرتے ہیں لہٰذا اللہ کی طرف سے معاف کر دینے یا بخش دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کی تلافی خود ہمیں ہی کرنا ہوگی۔

قرآن کی رو سے "جَنَّتُ" انسان کے اعمال کا فطری نتیجہ ہے یہ کسی سے بخشش کے طور پر نہیں مل سکتی۔

o

مغفرت کا فلسفہ

وَلَا تُجَادِلُ عَنِ الَّذِيْنَ	دیکھو ایسے لوگوں کے حمایتی نہ ہو
يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ط	جو اور تو اور اپنی ذات سے بھی خیانت کرتے ہیں
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا	یقیناً اللہ ایسے خیانت کاروں کو پسند نہیں کرتا جو اپنی
اَثِيْمًا o	ذات میں کمزوری اور اپنی صلاحیتوں میں اضمحلال پیدا کر لیتے ہیں
يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ	یہ لوگ انسانوں سے تو اپنی حرکات چھپا سکتے ہیں لیکن اللہ
وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ	کے قانون مکافات سے ان کی حرکات چھپی ہوئی نہیں رہ سکتیں
وَهُوَ مَعَهُمْ	وہ تو اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب یہ
اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَالَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ط	راتوں کو چھپ کر ناپسندیدہ امور کے متعلق مشورے کرتے ہیں
وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا o	اللہ کا قانون مکافات ان کے تمام اعمال کو محیط ہے
هٰاَنْتُمْ هٰؤُلَاۤءِ جٰدَلْتُمْ	دیکھو دنیاوی زندگی میں تو تم مجرموں کی وکالت کر کے اور مختلف
عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قف	ہتھکنڈوں کے ذریعہ سے انہیں قانون کی گرفت سے بچا لیتے ہو
فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ	لیکن ظہور نتائج کے وقت اللہ کے قانون مکافات سے
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	بچانے کے لئے کون ان کی طرف سے جھگڑ سکے گا

اَمْ مَّنْ یَّکُوْنُ عَلَیْهِمْ وَکِیْلًا ○	اور وہاں کون ان کا وکیل ہو گا
وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا	لہٰذا اس محکم اصول کو یاد رکھو کہ جرم خواہ کسی اور کے خلاف سرزد ہو
اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ	یا تمہاری اپنی ذات کے خلاف تو اس کے ازالے کی صرف یہ صورت ہے
ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ	کہ اپنی اصلاح کر کے ایسے کام کرو جن سے ان جرائم کے مضر اثرات سے
یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا	محفوظ ہو جاؤ اگر تم نے ایسا کیا تو اس نقصان سے تمہاری حفاظت بھی ہو
رَّحِیْمًا ○ ۱۱۰-۱۰۷/۴	جائے گی اور تمہاری ذات کی نشوونما کا مزید سامان بھی تمہیں مل جائے گا

جنہیں اللہ کی غفاریّت یا اس کا تحفظ حاصل ہوتا ہے

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ	دیکھو اللہ کی غفاریّت یا اس کا تحفظ ان کے لئے ہے
لِّمَنْ تَابَ	جو اپنی غلط روش سے باز آجائیں
وَاٰمَنَ	اور نظامِ الٰہی کے تحت زندگی بسر کریں
وَعَمِلَ صَالِحًا	اور اس کے اصلاح معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو جائیں
ثُمَّ اهْتَدٰی ○ ۸۲/۲۰	اور پھر اس روش ہدایت پر مستعدی سے چلتے رہیں۔

اللہ کے شَدِیْدُ الْعِقَابِ اور اس کے غَفُوْرٌ رَحِیْمٌ ہونے کا مطلب

اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی	حقیقت یہ ہے کہ اللہ کا ہمہ گیر قانون
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ	تمام اشیائے کائنات اور عالم انسانیت کی
وَاَنَّ اللّٰهَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○	ضروریات مصالح اور تقاضوں سے باخبر ہے
اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ	لہٰذا جان لو کہ اللہ کے قانون کی خلاف ورزی کے

شَدِيْدُ الْعِقَابِ	عواقب بھی بہت شدید ہوتے ہیں
وَاَنَّ اللّٰهَ	اور اس کے قانون کے مطابق زندگی بسر کرنے کے نتیجہ میں
غَفُوْرٌ	ہر طرح کا تحفظ بھی حاصل ہو جاتا ہے
رَّحِيْمٌ ۝ ۹۸-۹۷/۵	اور پرورش کے تمام سامان مہیا ہو جاتے ہیں۔

اہلِ علم ہی جان سکتے ہیں کہ اللہ کے نظام میں کس قدر تحفظ ہے

اَلَمْ تَرَا اَنَّ اللّٰهَ	غور کرو کہ کس طرح اللہ
اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ	بادلوں سے ایک جیسا پانی برساتا ہے
فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ	لیکن اس سے پھل پیدا ہوتے ہیں
مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ۭ	مختلف رنگوں اور ذائقوں کے
وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ	اور پہاڑوں پر غور کرو کہ ان کا مادۂ تخلیق ایک ہی تھا
بِيْضٌ وَّ حُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ	لیکن ان میں مختلف رنگوں کے خطے ہیں
اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝	کوئی سفید، کوئی سرخ اور کوئی کالا بھجنگ
وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ	اسی طرح انسان، دیگر جاندار
وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ	اور مویشی بھی مختلف قسموں کے ہیں
كَذٰلِكَ ۭ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ	لہٰذا اللہ کے ان قوانین کی عظمت کے سامنے جھکتے ہیں
مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۭ	اس کے بندوں میں سے وہی لوگ جو اہل علم ہیں
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ	اور یہی لوگ جان سکتے ہیں کہ اللہ کے قانون میں کس قدر قوت ہے
غَفُوْرٌ ۝ ۲۸-۲۷/۳۵	اور وہ کس قدر تحفظ دیتا ہے۔

اللہ کی مغفرت یا تحفظ کے ذرائع

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جن لوگوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا
وَهَاجَرُوْا	اور اس کی خاطر اگر گھر بار اور وطن چھوڑنا پڑا تو چھوڑ دیا
وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور اس کے قیام و استحکام کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے رہے
وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا	اور وہ لوگ جنہوں نے ان خانہ ویرانوں کو ٹھکانہ دیا
وَّنَصَرُوْٓا	اور اس مقصد میں ہر طرح کی مدد کی
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ	تو یہی لوگ ہیں جو حقیقی مومن ہیں
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ	انہیں اس معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہوگا
وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ ۸/۷۴	اور عزت کی روزی ملے گی۔

ایسا نظام جو زندگی کی تمام آفتوں سے تحفظ دے دے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ	کیا ہم تمہیں ایسی تجارت کا پتہ نشان بتائیں جس میں کبھی نقصان
تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝	نہ ہو اور تمہیں زندگی کی تمام پریشانیوں سے نجات مل جائے
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	تو آؤ اللہ کے لائے ہوئے نظام کے مطابق زندگی بسر کرو
وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور اس نظام کے قیام و استحکام کے لئے پوری پوری جدوجہد کرو
بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ	اپنے اموال کے ذریعہ سے بھی اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے بھی
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ	اسی میں تمہاری خیر ہے
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝	اگر تم علم کی بارگاہ سے پوچھو

يَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوبَكُمْ	یہ نظام تمہیں ان آفتوں سے تحفظ دے گا جو تمہارے پیچھے لگی رہتی
وَ يُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ	ہیں اور تمہارے لئے ایسا جنتی معاشرہ قائم ہو جائے گا
تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ	اور جنت ابدی ہو گی جس میں نہایت خوشگوار مساکن ہوں گے
ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۙ ۱۲_۱۰/۶۱	یہ بہت بڑی کامیابی و کامرانی ہے جسے نصیب ہو جائے۔

قرآنی معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ ہو گا اور عزت کی روزی ملے گی

وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ	دیکھو انسانی زندگی کا نہ کوئی چھوٹا مسئلہ ایسا ہے
وَلَآ اَكْبَرُ	اور نہ کوئی بڑا مسئلہ ہی کہ جس کا حل
اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۙ	اس کتابِ مبین میں آنے سے رہ گیا ہو
لِّيَجْزِىَ الَّذِيْنَ	یہ اس لیے کہ جزا مل جائے ان کو
اٰمَنُوْا	جو اللہ کے قوانین کو قبول کر کے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ	ان کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کر لیتے ہیں
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ	انہیں اس معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ مل جاتا ہے
وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ ۴_۳/۳۴	اور عزت کی روزی ملتی ہے۔

حقیقی مومن جن کے معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ اور عزت کی روزی ہے

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ	جو لوگ اللہ کا دیا ہوا نظامِ زندگی قائم کر کے
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝	اس کا دیا ہوا رزق مخلوقِ خدا کے لئے عام کر دیتے ہیں

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ؕ	یہی لوگ حقیقی مومن ہیں
لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِندَ رَبِّهِمْ	ان کے پروردگار کے یہاں ان کے لئے اعلیٰ مدارج ہیں
وَمَغْفِرَةٌ	اس نظام میں انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جاتا ہے
وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۚ ۴-۸/۴	اور عزت کی روزی ملتی ہے۔

اللہ کے نظام کو قرض حسنہ دے کر اپنے لئے تحفظ حاصل کر لو

إِن تُقْرِضُوا اللَّهَ	قیام نظام خداوندی کے سلسلہ میں اگر تم اپنے اموال
قَرْضًا حَسَنًا	بطور قرض حسنہ اس نظام کے حوالے کر دو گے
يُضٰعِفْهُ لَكُمْ	تو یہ مال کئی گنا ہو کر تمہارے ہی اجتماعی مفاد پر خرچ ہو گا
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ	اور اس نظام میں تمہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
وَاللَّهُ شَكُورٌ	دیکھو اللہ ہر کسی کو اس کی محنت کا بھرپور معاوضہ دیتا ہے
حَلِيمٌ ۙ ۶۴/۱۷	وہ بڑا ہی حلیم اور وسیع الظرف ہے۔

نظامِ خداوندی کی حفاظت میں آنے کے لئے دوسروں پر سبقت لے جاؤ

سَابِقُوا إِلَىٰ	اور سبقت لے جانے کی کوشش کرو
مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ	نظام خداوندی کی حفاظت میں آنے کے لئے
وَجَنَّةٍ	اور اس جنت کو حاصل کر لو
عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۙ	جس کی وسعت اس دنیا سے لے کر اس دنیا تک پھیلی ہوئی ہے
أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ	اور جو تیار کی گئی ہے ان کے لئے

اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ۵۷/۲۱ | جو اللہ کے نظام کے تحت زندگی بسر کرتے ہیں۔

اور تیزی سے اللہ کے نظام کی حفاظت میں آجاؤ

وَسَارِعُوۡۤا اِلٰى | اور تیزی سے آجاؤ
مَغۡفِرَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ | اللہ کے نظام ربوبیت کی حفاظت میں
وَجَنَّةٍ | اور اس جنت کو حاصل کر لو
عَرۡضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ ۙ | جس کی وسعت اس دنیا سے لے کر اس دنیا تک پھیلی ہوئی ہے
اُعِدَّتۡ | اور جو تیار کی گئی ہے ان کے لئے
لِلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ | جو قوانین خداوندی کی پیروی کرتے ہیں
الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ | اور قیام نظام خداوندی کے لئے اپنا مال خرچ کرتے ہیں
فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ | خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی
وَالۡكٰظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ | اور اپنی زائد قوت و حرارت کو تعمیری کاموں کی طرف منتقل کر دیتے ہیں
وَالۡعَافِيۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ | اور نوع انسان کو ہر طرح کی آفتوں سے محفوظ رکھتے ہیں
وَاللّٰهُ يُحِبُّ | اور اللہ پسند کرتا ہے ایسے لوگوں کو
الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۚ ۱۳۳-۱۳۴/۳ | جو انسانی ذات اور معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرتے ہیں۔

اللہ کے نظام کی برکتیں اور تحفظ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا | اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰهَ | اگر تم اللہ کے قوانین کی پوری پوری پیروی کرتے رہے

يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا	تو تمہیں دنیا میں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہو جائے گی
وَّ يُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ	اور تمہارے معاشرہ کی ناہمواریاں دور ہو جائیں گی
وَيَغْفِرْلَكُمْ ط	اور تمہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ ۸/۲۹	یادرکھو اللہ کا نظام بڑی عظیم خوشحالیوں کا ضامن ہے۔

اللہ کے نظام میں رحمتیں اور تحفظ

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اتَّقُوا اللّٰهَ	اس نظام کی پوری پوری پیروی کرو
وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ	اور اللہ کا رسول جو رہنمائی تمہارے لئے لایا ہے اس پر بھروسہ رکھو
يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ	اس سے تم اللہ کی دہری رحمتوں کے حقدار ہو جاؤ گے
وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا	اور تمہیں ایسی شمع بصیرت حاصل ہو جائے گی
تَمْشُوْنَ بِهٖ	جو تمہاری راہوں کو روشن رکھے گی
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ط	اور تمہیں زندگی کا ہر تحفظ حاصل ہو جائے گا
وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ۙ ۵۷/۲۸	یادرکھو اللہ کے نظام میں ہر طرح کا تحفظ اور رحمت موجود ہے۔

اللہ کے نظام میں چھوٹی موٹی لغزشوں کے مضر اثرات سے تمہاری حفاظت ہو جائے گی

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا	اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اتَّقُوا اللّٰهَ	اس نظام کی پوری پوری پیروی کرو
وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ۙ	اور جو بات کرو محکم واستوار کرو

یُصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ	اس طرح تمہارے سارے کام سنور جائیں گے اور چھوٹی
وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ ۳۳/۷۰،۷۱	موٹی لغزشوں کے مضر اثرات سے تمہاری حفاظت ہو جائے گی۔

اللہ کا وعدہ تحفظ

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ	اللہ کا وعدہ ہے ان لوگوں سے
اٰمَنُوۡا	جو نظام خداوندی کو قبول کر کے اس کے مطابق
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ	اپنے اعمال کی اصلاح کر لیں گے کہ
لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ	انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ۝ ۵/۹	اور انکی محنت کے عظیم نتائج نکلیں گے۔

ہر طرح کا تحفظ اور اجر کبیر

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	جو لوگ قوانینِ خداوندی کو قبول کر کے
وَعَمِلُو الصّٰلِحٰتِ	ان کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کریں گے
لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃٌ	انہیں اس معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
وَّ اَجۡرٌ کَبِیۡرٌ ۝ ۳۵/۷	اور اجرِ کبیر ملے گا۔

اللہ کا نظام تمہیں ہر طرح کے تحفظ کی ضمانت دیتا اور خوشحال زندگی کا وعدہ کرتا ہے

اَلشَّیۡطٰنُ یَعِدُکُمُ	دیکھو! تمہارے مفاد پرستانہ جذبات تمہیں ڈراتے ہیں کہ
الۡفَقۡرَ	اگر تم نے سب کچھ دوسروں کے لئے دے دیا تو تم خود مفلس ہو جاؤ گے
وَیَاۡمُرُکُمۡ	اور تمہیں ترغیب دیتے ہیں

بِالْفَحْشَآءِ ۚ	بخل کی اور اپنی ذات کے لئے مال جمع کرنے جیسی فحاشی کی
وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً	لیکن اللہ کا نظام تمہیں ہر طرح کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے
مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ	اور خوشحال زندگی بسر کرانے کا وعدہ کرتا ہے
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ	کیونکہ یہ اللہ کا دیا ہوا نظام ہے جو بڑی وسعتوں کا مالک ہے
عَلِيْمٌ ۖۙ ۲/۲۶۸	اور اس کی ہر بات علم و حقیقت پر مبنی ہوتی ہے۔

اور مَغفرت سے محروم لوگ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	اے وہ لوگو جنھوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ	اس نظام کی پوری پوری اطاعت کرو
وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝	اور کوئی قدم ایسا نہ اٹھاؤ جس سے تمہارا کیا کرایا ضائع چلا جائے
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	یاد رکھو جو لوگ قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کرتے ہیں
وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور اللہ کے نظام کے سامنے رکاوٹ بنے ہوئے ہیں
ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ	وہ اگر اسی انکار و سرکشی کی حالت میں مر گئے
فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝ ۳۳-۳۴/۴۷	تو اپنے اعمال کے تباہ کن نتائج سے ہرگز محفوظ نہیں رہیں گے۔

جنھوں نے پُر تحفظ زندگی کے بدلے پُر عذاب زندگی کا سودا کر لیا

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ	جو لوگ چھپاتے ہیں اللہ کے ان قوانین کو
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ	جو اس نے اپنی کتاب میں نازل کیے ہیں
وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ	حقیر حقیر فوائد کی خاطر

أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ	وہ لوگ دراصل اپنے پیٹوں میں
إِلَّا النَّارَ	آگ بھر رہے ہیں
وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ	ظہورِ نتائج کے وقت اللہ کے قانون کی رو سے ملنے والی
يَوْمَ الْقِيَامَةِ	سعادتیں اور خوشگواریاں ان سے بات تک نہیں کریں گی
وَلَا يُزَكِّيهِمْ ج	ان کی صلاحیتیں غیر نشوونمایافتہ رہ جائیں گی
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝	اور ان کی زندگیاں سخت عذاب میں گذریں گی
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ	یہ ایسے لوگ ہیں جنھوں نے گمراہی خرید لی
بِالْهُدَىٰ	ہدایت کے بدلے
وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ج	اور عذاب کا سودا کر لیا تحفظ کے بدلے میں
فَمَا أَصْبَرَهُمْ	کیا عجیب حوصلہ ہے ان کا کہ
عَلَى النَّارِ ۝ ۲/۱۷۴-۱۷۵	پُر عذاب زندگی گذارنے کے لئے تیار ہو گئے۔

نظامِ خداوندی پر جن کا ایمان پختہ نہیں ہوتا وہ اسکے تحفظ سے محروم ہو جاتے ہیں

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا	جن لوگوں کا نظامِ خداوندی پر ایمان پختہ نہیں ہوتا ان کی کیفیت ایسی
ثُمَّ آمَنُوا	ہو جاتی ہے کہ زبان سے اللہ کے قوانین کا اقرار کرنے کے باوجود
ثُمَّ كَفَرُوا	عملاً کفر کی روش پر کاربند رہتے ہیں
ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا	اور پھر اس بے عملی میں آگے ہی بڑھتے چلے جاتے ہیں
لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ	ایسے لوگوں کو اللہ کے نظام کا تحفظ حاصل نہیں ہو سکتا
وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ۝ ۴/۱۳۷	اور نہ انہیں زندگی کی خوشگواریوں کی راہ ہی مل سکتی ہے۔

قوم راہ گم گشتہ کیلئے پھر سے اللہ کی حفاظت اور رحمت حاصل کرنے کا طریقہ

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا	ایسی قوم کو راہ راست کیسے نصیب ہو سکتی ہے
كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ	جس نے نظام خدلوندی کو قبول کرنے کے بعد پھر کفر کی روش اختیار کرلی
وَشَهِدُوْٓا	حالانکہ وہ خود اس بات پر شاہد ہیں کہ
اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ	ان کے رسولؐ نے اس نظام کو عملی شکل دے کر اس کے واضح نتائج
وَّ جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ط	دنیا کے سامنے پیش کئے اور اس کا حق ہونا ثابت کر دیا تھا
وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○	سو ظاہر ہے کہ ایسی ظالم قوم، ہدایت خدلوندی سے فیضیاب نہیں ہو سکتی
اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ	ان کے اس طرز عمل کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ یہ قوم
اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ	نظامِ خداوندی کے ثمرات وبرکات سے محروم ہو جائے گی
وَالْمَلٰٓئِكَةِ	اور انہیں کائناتی قوتوں کی مدد بھی حاصل نہیں ہو سکے گی
وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ○ۙ	اور اقوام عالم بھی انہیں ذلیل و خوار سمجھ کر پھٹکار کرتی رہیں گی
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ج	یہ ذلت و خواری ان پر ہمیشہ مسلط رہے گی
لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ	اور کسی طرح کے زبانی جمع خرچ سے کمی واقع نہیں ہو سکے گی
الْعَذَابُ	ان کے عذاب میں
وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ○ۙ	اور نہ ان کے اعمال کے نتائج کے ظہور میں تاخیر کی جائے گی
اِلَّا الَّذِيْنَ	ہاں اگر یہ لوگ اس غلط روش کو چھوڑ کر
تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	پھر سے نظام خداوندی کی طرف لوٹ آئیں
وَاَصْلَحُوْا قف	اور اپنی اصلاح کرلیں
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ	تو انہیں پھر سے اللہ کے نظام کا تحفظ حاصل ہو سکتا ہے

رَّحِیۡمٌ ۝ ۸۹-۸۶/۳ اور اس کی رحمت اور سامان نشو و نما سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔

استغفار کا مفہوم

اللہ کے قوانین کے سوا کسی اور کی اطاعت نہ کرو

کِتٰبٌ اُحۡکِمَتۡ اٰیٰتُہٗ دیکھو اس کتاب کے قوانین محکم بنیادوں پر استوار ہیں

ثُمَّ فُصِّلَتۡ اور نہایت واضح اور نکھرے ہوئے انداز میں بیان کئے گئے ہیں

مِنۡ لَّدُنۡ حَکِیۡمٍ خَبِیۡرٍ ۝ یہ اس اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو حکیم بھی ہے اور خبیر بھی

اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰہَ ؕ لہٰذا اطاعت صرف اللہ کے قوانین کی کرو ان کے سوا کسی اور کی

اِنَّنِیۡ لَکُمۡ مِّنۡہُ اطاعت نہ کرو اس باب میں اور تو اور خود اس رسول کی بھی پوزیشن

نَذِیۡرٌ صرف یہ ہے کہ وہ تمہیں ان قوانین کی خلاف ورزی کے تباہ کن انجام

وَّ بَشِیۡرٌ ۝ سے آگاہ کرتا ہے اور ان قوانین کے مطابق زندگی بسر کرنے کے

وَّ اَنِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ خوشگوار نتائج کی بشارت دیتا ہے لہٰذا تم اللہ کے ان قوانین کی حفاظت

ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ ۳-۱/۱۱ میں آجاؤ اور ہر طرف سے ہٹ کر صرف انہی کی طرف رجوع کرو۔

استغفار کا مفہوم

وَّ اَنِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ دیکھو! تم اپنے پروردگار کے قوانین کی حفاظت میں آجاؤ

ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ اور ہر طرف سے ہٹ کر صرف انہی کی طرف رجوع کرو

یُمَتِّعۡکُمۡ مَّتَاعًا حَسَنًا وہ تمہیں نہایت خوشگوار اور پسندیدہ سامان زیست سے بہرہ یاب کرے گا

اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ایک مدت معینہ تک (جس کا تعین خود تمہارے اعمال و کردار کے مطابق ہوگا)

وَّ یُؤۡتِ کُلَّ ذِیۡ فَضۡلٍ اور تم جس قدر حصول معاش کی استعداد بڑھاتے جاؤ گے

فَضْلَهٗ ط	وہ تمہیں اسی قدر معاشی آسائشیں بہم پہنچاتا جائے گا
وَاِنْ تَوَلَّوْا	لیکن تم نے اگر اللہ کے قوانین سے انحراف کر لیا
فَاِنِّیٓ اَخَافُ	تو مجھے اندیشہ ہے کہ
عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ ○	تم بڑی سخت تباہیوں میں پھنس جاؤ گے یاد رکھو تمہاری
اِلَی اللّٰهِ مَرْجِعُکُمْ ج	زندگی کی ہر گردش کا رخ اس کے قانون مکافات کی طرف ہے
وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ ۴-۳/۱۱	اور اس نے عمل اور اس کے نتیجہ کے لئے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔

استغفار کا طریقہ

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ	نظام خداوندی (صلٰوۃ) قائم کر کے
وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ	نوع انسان کی پرورش و نشو و نما کا انتظام کرو اور اس مقصد
وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ	کے حصول کے لئے اپنا مال نظام خداوندی کے حوالے کر دو
قَرْضًا حَسَنًا ط	بطور قرض حسنہ کے
وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ	دیکھو اس سلسلہ میں جو بھی عمل خیر تم آگے بھیجو گے
تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا	نظام خداوندی کے اندر اسے زیادہ بہتر صورت میں پالو گے
وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ط	نیز اس کے اجر میں (تمہاری ذات کی نشو و نما اس پر مستزاد ہو گی)
وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط	لہٰذا اس طرح سے اللہ کی حفاظت طلب کرتے رہو
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ ع ۲۰/۷۳	یقیناً وہ بڑا ہی حفاظت دینے والا اور رحیم ہے۔

غلطیوں کے مضر اثرات سے حفاظت کا سامان اللہ کے قوانین کی پناہ میں ملتا ہے

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً	اہل ایمان سے اگر کوئی معیوب حرکت سرزد ہو جاتی ہے

اَوْظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ	یا کسی غلط کام سے وہ اپنی ذات پر ظلم کر بیٹھتے ہیں
ذَکَرُوا اللّٰهَ	تو فوراً اللہ کے قوانین کو اپنے سامنے لے آتے ہیں
فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ص	اور ان کے ذریعے سے غلطیوں کے مضر اثرات سے محفوظ ہو جاتے ہیں
وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ	کیونکہ غلطیوں کے مضر اثرات سے حفاظت کا سامان
اِلَّا اللّٰهُ قف	اللہ کے قانون کے سوا اور کہاں مل سکتا ہے
وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا	یہ لوگ اگر اپنے آپ پر یا کسی دوسرے پر زیادتی کر بیٹھتے ہیں
وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ○ ۳/۱۳۵	تو دیدہ دانستہ اس پر اصرار نہیں کرتے۔

استغفر اللہ

وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا	جس کسی سے معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے والا کوئی عمل سرزد ہو گیا
اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ	یا وہ اپنی ذات میں عدم توازن پیدا کر کے اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھا
ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ	پھر اس نے ان حرکات پر نادم ہو کر اللہ کے قانون کی حفاظت چاہی
یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ○ ۴/۱۱۰	تو وہ اللہ کو بڑا ہی حفاظت دینے والا اور رحیم پائے گا۔

❄ ❄ ❄ ❄ ❄ ❄ ❄ ❄ ❄